

عراقي سير

ڈارک فیس

منظور عجمي

عـ ٤٨٣ - بـ ٥٠٥

ڈاک فیس

مکمل ناول



Prepared by: S.Sohail Hussain

عمران تلاشتے سے فارغ ہو کر اخبارات پڑھتے میں صرف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے ہاتھ پڑھا کر رسیور انعاما لیا۔

من کہ مسی علی عمران ایک ایسی - ذی ایس سی (لارس) بیان خود یہاں چہاں خود بول رہا ہوں۔ عمران نے اخبار سے لکھ اتنا ہے بیٹھ رسیور انعاما کر کاں سے لگاتے ہوئے کہا۔
 مسی - یہ بذراں - یہ سب کیا کہہ رہے ہو تم دوسرا طرف سے عمران کی اماں بی کی حرمت بھری آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ اخبار اس کے باہم سے بیچ گر گیا تھا۔
 اماں بی - آپ - السلام علیکم و رحمت اللہ و برکاتہ - عمران نے بڑے خشوع و خصوص سے سلام کرتے ہوئے کہا۔
 و علیکم السلام - حیثے تو - اللہ تعالیٰ اگر مہوا سے بھی بچاتے

سماں کے گھر چلوتا کہ وہ بھی تمیں دیکھ لیں۔ اماں بی نے کہا۔

اماں بی - جوہر آباد بہت دور سے اور بہاں تین ریون جاتی ہے اور ہوائی ہجڑا اور کار میں اتنا لما سفر آپ کو تحکا دے گا۔ عمران نے جان بوجہ کر جان چھوٹے کے انداز میں کہا۔

- لیکن شریاں سے بات کر پچلی ہے۔ اچھا تم خود علیے جاؤ بہاں اور تو۔ کوئی ایسی حکمت نہ کرنا کہ جس سے شریا کی اس کے سرال میں بے عمل ہو۔ ہمتوں کی عوت کا ان کے سرال میں خاص طور پر خیال رکھتا چلتے۔ نواب احمد خاں شریا کے سراں عزیز ہیں۔ اماں نے کہا۔

ٹھیک ہے اماں بی۔ میں فرست ملتے ہی چلا جاؤں گا۔ عمران نے کہا۔

فرست ملتے۔ کیا مطلب۔ کیا کرتے رہتے ہو تم۔ کیا کام کرتے ہو کہ تم فرست ہی تھیں ملتی۔ نہ لو۔ اماں بی کو ایک بار پھر فرمائے لگ گیا تحا۔

اماں بی نیکی کے کام کرتا رہتا ہوں اور آپ خود ہی تو کہتی رہتی ہیں کہ دوسروں کی مدد کرنی چلتے۔ یہی اصل نیکی ہے۔ عمران نے ہواب دیتے ہوئے کہا۔ اب قاہر ہے وہ اماں بی کو کیا بتاتا کہ اس نے فرست کا ہماء کیوں کیا ہے۔ اچھا کرتے ہو۔ اللہ تعالیٰ جہاری نیکیاں قبول کرے لیکن یہ

تمیں۔ لیکن یہ تم نے مسکی کا جوں یہوں پہنچا شروع کر دیا ہے۔ کیا جہاری زیان پر چھالے ہو گئے ہیں۔ اور۔ میں سمجھ گئی۔ تم نے چائے زیادہ پینی شروع کر دی تھی۔ کہاں ہے وہ نامزاد سلمیمان۔ میں نے اسے کہا بھی تحا کہ تمیں چائے پہنچا کر دیا کرے۔ کہاں ہے وہ بلواء اسے۔ تھا اکی پتہ۔ اس قدر چائے پیتے ہو کہ زیان پر چھالے ہو گئے ہیں۔ اماں بی کی غصہ بنک آواز ستائی دی۔

اماں بی۔ میں تو صرف دو دو ہے۔ ہم تو میں اور یہ مسکی کا مطلب ہے۔ نہیں جو آپ سمجھ رہی ہیں۔ مسکی کا مطلب ہوتا ہے میں۔ عمران نے بو کھلاتے ہوئے لجھے میں کہا۔ اب اسے کیا معلوم تحا کہ بس بیج اماں بی کا فون آچا۔

- تم بھوے چھار ہے، ہو۔ ہے کہاں سلمیمان۔ اسے بلواء۔ اماں بی کی آواز میں غصہ پدستور موجوں ہو دی تھا۔

- وہ مار کیٹ گیا ہوا ہے۔ دوپہر اور رات کے کھانے کا سامان خریدنے۔ اماں بی۔ میں کا کہہ رہا ہوں۔ آپ سنائیں۔ آپ کی طبیعت کا کیا حال ہے۔ کل شریا کا فون آیا تھا۔ وہ ہنی خوش و فرم ہے۔ عمران نے جان بوجہ کر اماں بی کا لین بٹائے کے لئے کہا۔ بہاں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔ بیٹیاں اپنے گھر میں خوش رہیں تو اچھا ہوتا ہے اور بہاں سنو۔ شریانے لجھے کل فون کر کے بتایا ہے کہ اس نے تمہارے لئے جوہر آباد کے نواب احمد خاں کی جیئی کا رشتہ دیکھا ہے اس نے تمیں بھی بتایا ہو گا۔ اب تم ایسا کرو گے صیرے

اس کی سمجھی میں نہ آرہی تھی۔ اسی لمحے فون کی گھسنی نہ اٹھی تو عمران
نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور انعامیا۔
علیٰ عمران بول رہا ہوں۔ عمران نے اس بارہے محتاط
انداز میں صرف اپنا نام لیتے ہوئے کہا کیونکہ اسے خوش تھا کہ اماں
پی نے دوبارہ فون شکر دیا ہو۔
شریا بول رہی ہوں بھائی جان۔ دوسری طرف سے شریا کی
بھتی سوئی آواز سناتی دی۔

اڑے تم۔ میں یعنی سوچ رہا تھا کہ چہاری چھٹیا پکو کر
تمہارے سر پر اماں پی سے جوتے مروادوں۔ تم نے کس عذاب میں
ڈال دیا ہے سمجھے۔ عمران نے کہا۔

اڑے۔ اڑے بھائی جان۔ کیا ہوا ہے۔ اس قدر غصہ کیوں آ
ہاہے آپ کو بھوپر۔ اماں پی نے بتایا ہے کہ آپ اکٹلے ہی جا رہے
ہیں بوہر آباد۔ اور آج ہی جا رہے ہیں تو میں نے سوچا کہ یہاں کوئی
نواب احمد خان سے شوہر و قاری حیات کے ماموں ہیں۔ استائنر کو
رہنماؤں کے مالک ہیں اس نے آپ نے وہاں کوئی پچھوڑی حرکت
نہیں کر لی بھائی جان۔ اور شہی جو کروں جیسا بیس ہیں کر جانا ہے
ادمیوں کی عوت۔ بھی ہیں رہ جائے گی سرال میں۔ شریا
سے مزے لے لے کر بات کرتے ہوئے کہا وہ چونکہ عمران کی چھوٹی
سی تھی اس نے اسے عمران کے مزاج کا تجویزی علم تھا۔
اویسے تمہاری کیا عوت ہے سرال میں۔ جو عوت تم سمجھتی ہو۔

بھی شکلی کا کام ہے سمجھے۔ اس نے ابھی اور اسی وقت روانہ ہو جاؤ اور
ستو۔ پھر کہہ رہی ہوں کہ وہاں ایسی کوئی حرکت یا ایسی کوئی بات
نہ کرنا جس سے شریا کی عوت پر عرف آئے ورنہ شریا نے سمجھے شکلات
کی تو جو سیاں مار کر سر توڑ دوں گی۔ سمجھے آج ہی روانہ ہو جاؤ اور پھر
وہ اپس آکر سمجھے ہتاوہ کہ کیسے لوگ ہیں وہ۔ اماں پی نے جلاںی بھے
میں کہا۔

آپ بے فکر رہیں اماں پی۔ میں آج ہی جاؤں گا۔ عمران
نے یادل خواتست رہا صندی کا انہصار کرتے ہوئے کہا۔
الله تعالیٰ ہمیں اپنے حظوظ دامان میں رکھے۔ اماں پی نے
دعا دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ٹھہر ہو گیا تو عمران نے
رسیور رکھ کر دو توں ہاتھوں سے سر پکڑا۔

شریا کی بھی نے کس عذاب میں ڈال دیا ہے۔ عمران نے
پڑھاتے ہوئے کہا۔ وہیے کل شریا کا فون واقعی آیا تھا اور اس نے بھی
یہی بات کی تھی یعنی عمران نے اسے تو ہال دیا تھا یعنی وہ اب اماں
پی کو کیسے نالتا اس نے مجبوراً اسے رہا صندی کا انہصار کرنا پڑا۔ یہ بھی
قیمت تھا کہ اماں پی نے ساتھ جانے کا فیصلہ بدلتا دیا تھا یعنی اب
درمیان میں سند بن گیا تھا شریا کی سرال میں عوت کا۔ اور عمران
اماں پی کی فطرت کو کھٹا تھا کہ فرماں بات بھی ہو گی تو اماں پی
نے واقعی جو سیاں مار مار کر اس کا سر توڑ دیتا ہے۔ اس نے اب یہ سخا
وہ سوچ رہا تھا کہ اس مسئلے کو حل کیسے کیا جائے یعنی کوئی ترک

اسی لمحے دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی تو عمران سمجھ گیا کہ سلیمان
 واپس آگیا ہے۔

- سلیمان جلدی آؤ۔ فوراً - عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے
 اونچی آواز میں کہا۔

- کیا ہوا صاحب - سلیمان نے دروازے سے داخل ہوتے
 ہوئے کہا اس کے دونوں ہاتھوں پر شاپرزنچے۔

میں نے برد کھاوے کے لئے جاتا ہے۔ تم کوئی ایسا گر بیتاو کر
 میں برد کھاوے میں فیل بھی ۷۰ جاؤں اور شریا کی سرال میں عرت
 بھی قائم رہے۔ عمران نے کہا تو سلیمان بے اختیار اچھل پڑا۔
 ایک ہی کامیاب ترین گر ہے صاحب۔ میں یہ شاپرزر کہ آؤں۔
 پھر ساتا ہوں۔ سلیمان نے جواب دیا اور مژ کو گرفتے سے باہر
 چلا گیا۔

“واہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہر بے واقعی فائدہ مند ہوتے
 ہیں۔” عمران نے کہا۔ تو تھوڑی درجہ بعد سلیمان واپس آگیا۔
 پاں۔ اب جائیے۔ کیا مسئلہ ہے۔ سلیمان نے بڑے
 اطمینان پرے انداز میں کہا تو عمران نے اسے ساری تفصیل بتا
 دی۔

- مسئلہ تو واقعی ہے حد گھریب ہے۔ شریا کی عرت کا مسئلہ
 ہے۔ سلیمان نے بڑے مودہ بات لے چکے میں کہا۔
 تم کہ رہے تھے کہ تمہارے پاس کامیاب گر ہے۔ وہ کیا

وہ صرف صیری وجہ سے ہے۔ وقار حیات کو پڑتے ہے کہ تم عمران کی
 ہیں، ہو۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

- آپ درست کہہ رہے ہیں لیکن اس عرت کو قائم رہنا چاہئے۔
 میں نے نواب احمد خان کے ہاں فون کر کے کہہ دیا ہے کہ آپ ان
 کے ہاں آرے ہیں۔ شریانے جواب دیتے ہوئے کہا۔

- تم نے میرے بارے میں کیا بتایا ہے انہیں۔ عمران نے
 کہا۔

جو کچھ آپ ہیں۔ وہی میں نے انہیں بتا دیا ہے کہ آپ تو کری
 پستہ نہیں کرتے اور اہمی سادگی سے رہتا پستہ کرتے ہیں اس لئے
 آپ ایک فلیٹ میں رہتے ہیں۔ وہی بھائی جان۔ ایک بات بتا دوں
 کہ نواب احمد خان کی اکتوبر ترکی ماہ جیسیں خود بھی گریٹ یونڈ کی
 یونیورسٹی میں پڑھتی رہی ہے اور یہ حد خوبصورت ہے ایک آپ
 اسے پستہ کریں گے۔ اچھا انہے حافظ۔ شریانے کہا اور اس کے
 ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس
 لیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ شریانے کیوں یقینت رابطہ ختم کر دیا ہے کیونکہ
 اسے معلوم تھا کہ عمران اسے بھی نہ کسی کو شش کرے گا۔

“ماہ جیسیں ناتھ پر لے کیاں نہ ہے کہ میا جانجا چھوڑاں
 گی۔” عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر اٹھ کر ڈریسٹریکٹ روم کی
 طرف پڑھ گیا۔ ٹاہر ہے اپنے بھوہ آپا تو جانا ہی تھا۔ تھوڑی درجہ بعد
 ڈریسٹریکٹ روم سے باہر آیا تو اس کے جسم پر نیلے رنگ کا سوت تھا۔

طرح آپ کا کام بھی ہو جائے گا اور شریا کی عرت میں بھی اضافہ ہو گا۔

تو میں تیاری کروں۔ سلیمان نے کہا۔

- یعنی ہمارا مطلب ہے کہ نواب احمد خان اپنی بیٹی ماہ جسیں کی شادی تم سے کرنے پر تیار ہو جائیں گے ایک بات اور دوسری بات یہ کہ اس طرح شریا کی عرت میں اضافہ ہو گایا کمی۔ کیوں۔ عمران نے پختکار تھے کہا۔

- ظاہر ہے اس طرح آپ کا بھرم بھی قائم رہے گا اور اس بھرم کی وجہ سے شریا کی عرت میں بھی اضافہ ہو گا کہ جب اس کے بھائی کا باورپی ایسا ہے تو ظاہر ہے اس کا بھائی تو بہت اونچی شخصیت ہو گی۔ اب یہ دوسری بات ہے کہ آپ کیا ہیں اور کیا ہیں۔ پہر حال آپ کا بھرم تو قائم رہے گا۔ سلیمان نے جواب دیا۔

”اور انہی کا کیا ہو گا۔“ عمران نے آنکھیں لٹکتے ہوئے کہا۔

”بڑی بیگم صاحبہ بھی ظاہر ہوں گی۔ وہ بھی مجھے اپنا بیٹا ہی کھلتی ہیں۔“ سلیمان بھلا کہا۔ مجھے رہے والا تھا۔

- لٹھیک ہے۔ بھلے انہی کو فون کر کے ان سے اجازت لے لو پھر ہے لٹک چلے چانا۔ چلو انہما ذوقون اور کرو بات۔ عمران نے کہا۔

”میں انہیں کہ دتا ہوں کہ آپ خود جائے گی، جائے مجھے جائے پر بپور کرو ہے ہیں۔“ سلیمان نے جواب دیا۔

ہے۔ عمران نے کہا۔

سہی کہ آپ ماہ جسیں سے شادی کر لیں۔ پہر حال آپ نے شادی تو کرنی ہے۔ اگر شریا کے سرالی عزیزوں میں کریں گے تو شریا کی عرت میں اضافہ ہو جائے گا۔ سلیمان نے جواب دیا تو عمران نے اس طرح من بتایا جسے کوئی کاپورا پیکٹ اس کے حق میں اتار دیا گیا ہو۔

- تو یہ تھا ہمارا کامیاب گر۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ ہمارے ہند کر دیے جائیں۔ عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

- گر تو میں نے ابھی بتایا ہی نہیں۔ دیے ہوں کا اس سے کیا تعلق ہے۔ سلیمان نے مت ہناتے ہوئے کہا۔

”حررے کھانے کے باوجود اگر ہماری عحق میں کوئی اضافہ نہیں ہوا تو اتنے اخراجات آندر کیوں کئے جائیں۔“ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

آپ کی وجہ سے مجھے حررہ محتوی یادداشت کھاتا ہتا ہے۔ آپ اگر ساتھ ساتھ میرے واجبات ادا کرتے رہیں تو مجھے کیا ضرورت ہے حررہ محتوی یادداشت کھانے کی۔ سلیمان نے مت ہناتے ہوئے کہا۔

”اوے تم وہ گرہا رہے تھے۔“ عمران نے واجبات کا ذکر آتے ہی فوراً موصوع بدلتے ہوئے کہا۔

”آپ کی بجائے میں چلا جاتا ہوں وہاں پر دکھادے کے لئے۔ اس

دروازہ کھلتے کی آواز سن کر افس نیل کے یچھے بیٹھے ہوئے ایک او حسی عمر آدمی نے سراہا کر دروازے کی طرف دیکھا۔ دروازے سے ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی جس نے جیزا اور جیکٹ ہوئی تھی اندر داخل ہو رہی تھی۔ اسے دیکھ کر او حسی عمر آدمی کے ہمراہ پر ہلکی سکر اہٹ رنگ کی۔

اویسی۔ میں چہارا ہی منتظر تھا۔ او حسی عمر نے سکراتے ہوئے کہا۔

اپ نے بڑی ایر جسی کال کی ہے باس۔ کوئی خاص بات ہو گئی ہے۔ میں نے بڑے لوچدار لمحے میں کہا اور صیری کی دوسری طرف کری پر بیٹھ گئی۔

ہاں۔ ایک چھوٹا سا لیکن اہم اہم مش ہے اور میں نے اس مش کے لئے چہارا انتساب کیا ہے۔ او حسی عمر نے جواب دیتے

اے۔ اے۔ میں نے کب کہا ہے کہ تم جاؤ۔ خواہجواہ مجھ پر الزام نگار ہے ہو۔ عمران نے غصے سے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔ اب بھی آپ نے خود ہی تو پوچھا ہے۔ سلیمان نے کہا تو عمران ایک جھٹکے سے اٹھ کھرا ہوا۔ اب یہ مجھے ہی بھگتا پڑے گا۔ نجاتے صحیح کس کامنہ دیکھ دیا تھا۔ عمران نے کہا۔

ظاہر ہے صح اٹھ کر آدمی آئی ہی دیکھتا ہے۔ ویسے کہتے ہیں کہ آدمی کو صح صح کسی نیک آدمی کامنہ دیکھتا چلتے اس لئے آپ سری تصور اپنے بین روم میں لگوں ہیں۔ سلیمان نے کہا اور تیزی سے ٹر کر کرے سے یاہر چلا گیا۔

یا انہ۔ اب تو ہی صیر اعاظت ہے۔ عمران نے کہا اور تیز تنے قدم اٹھاتا دروازے کی طرف ہوتا چلا گیا۔

لئے تو میں نے اس مشن کے لئے پوری ٹم میں سے چہار انتخاب کیا ہے۔ دیے یہ شرط اس لئے لگا رہا ہوں کہ تم نے حتی الوضع کو شش کرنی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس مشن کے پارے میں اطلاع نہ ملے لیکن اگر ایسا ہو بھی جائے تب بھی یہر حال مشن تو مکمل کرنا ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ ایسا ہو جانے کی صورت میں بھی تم کامیاب رہو گی۔ باس نے کہا۔

”تحسیک ہے۔ آپ قطعی بے فکر میں باس۔ آپ مشن بتائیں باس۔“ میگی نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

”پاکیشیا اور الحکومت سے تقریباً آٹھ سو کلو میٹر کے فاصلے پر ایک چھوٹا سا شہر ہے جسے جوہر آباد کہا جاتا ہے اور جوہر آباد کے قریب ہی ایک وسیع علاقہ ہے جہاں گھننا جنگل ہے اور جنگل کے اندر ایک مقام سے اتنا تھی تین دھنات کا ذخیرہ ملنے کی روپورٹ خلافی سارے کے دریچے پاکیشیا کو ملی ہے اور پاکیشیا کے ماہرین وہاں اس سلسلے میں کام کر رہے ہیں۔ اس دھنات کا ساسائی نام کارڈس ہے۔ یہ بعد یہ تین میل سالی کی بستیا دی دھنات ہے۔ اور اتنا تھی نایاب ہے۔ ابھی وہاں اس سلسلے میں سروے ہو رہا ہے تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ وہاں اس دھنات کا کتنا ہذا ذخیرہ ہے۔ تم نے اس سروے کی روپورٹ حاصل کرنی ہے۔“ باس نے کہا۔

”پھر تو مجھے کسی خصوصی سیک اپ میں وہاں جانا ہو گا اور تو وہاں کسی غیر ملکی ہورت کو دیکھ کر سب چونک پڑیں گے اور مجھے وہاں نے کہا۔

”تحمیل گاؤ۔“ میں تو فارغ رہ رہ کر اب بڑی طرح اکتا چلی تھی۔ میگی نے کہا تو احمد عز کے پھرے پر ایک بار پھر سکراہت رکھنے لگی۔

”پاکیشیا کبھی گئی ہو۔“ باس نے کہا تو میگی بے اختیار چونک پڑی۔

”یہ میں باس۔ چار پانچ مرتبہ گئی ہوں۔“ پھر ماندہ سا ملک ہے۔ میگی نے جواب دیا۔

”وہاں کی سکرٹ سروس کے پارے میں بھی جسیں معلوم ہو گا۔“ باس نے کہا۔

”ہاں۔“ میں نے سنا ہوا ہے کہ پاکیشیا کی سکرٹ سروس بے حد فعال متعلق اور خطرناک سروس کوئی جاتی ہے لیکن آج تک اس سے کبھی واسطہ نہیں پڑا۔“ میگی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اس پار مشن پاکیشیا میں ہے اور تم نے اسے مکمل کرنا ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ پاکیشیا سکرٹ سروس کو اس کی اطلاع نہ مل سکے درست مشن تو ایک طرف تم بھی وہاں سے زندہ واپس نہ آ سکو گی۔“ باس نے کہا۔

”آپ بے فکر میں باس۔“ میگی آپ کی توقعات پر ہر لحاظ سے پورا اتے گی۔ میگی نے بڑے بامعتماد لہجے میں کہا۔

”ہاں۔“ مجھے معلوم ہے کہ تم میں میں بے پناہ صلاحیتیں ہیں۔ اسی

ویری لڈ باس - آپ واقعی گرت یاں ہیں۔
تو باس بے اختیار مسکرا دیا۔

یہ فائل تم نے ساختہ نہیں لے جانی البتہ اسے اچھی طرح پڑھ
لیتا ہے۔ جہارے کاغذات بھی تیار ہیں اور یہ کاغذات چیک ہوئے
پر بھی درست ثابت ہوں گے۔ باس نے میز کی دراز کھول کر
اس میں سے ایک لفافہ کال کر میگی کو فیت ہوئے کہا۔
ٹھیک ہے باس۔ اب وہاں باقی کام میں آسانی سے کروں
گی۔ میگی نے کہا۔

اب ایک بات اور سن لو۔ پاکیشیا سکرٹ سروس کا بظاہر اس
سارے سروے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ پاکیشیا سکرٹ سروس
وار اتحادیت میں ہوتی ہے جیکہ جوہر آباد وہاں سے آئھ سو ٹکو میز دو ر
ہے اس نے وہاں جہارا اس سے کوئی لگرا ذہن نہیں، تو سنا یعنی جہیں
پہر حال چلے دار اتحادیت جاتا ہو گا اور وہاں سے جوہر آباد جانے کے
لئے ہے جہیں کوئی شرین ملے گی اور نہ کوئی فلاٹ۔ جہیں وہاں
جانے کے لئے یکسی یا بس میں سفر کرنا ہو گا۔ ہر تر یہی ہے کہ تم
وہاں یکسی کے ذریعے جاؤ یعنی مجھے ہاشم کی طرف سے ایک روپورٹ
ملی ہے جس نے مجھے چوتا دیا ہے۔ ایک بار تو میں نے سوچا کہ فی
الحال یہ عشن ملتوی کر دیا جائے لیکن پھر میں نے سوچا کہ تم حالات
خود ہی سنبھال لو گی۔ باس نے کہا۔
کون سی روپورٹ باس۔ میگی نے چونکہ کر پوچھا۔

وہاں کام ہی نہ کرنے دیا جائے گا کیونکہ میں نے دیکھا ہے کہ پاکیشیا
کے اوگ غیر ملکی عورتوں کو اس طرح دیکھتے ہیں جیسے وہ آسانی
مخلوق ہوں اور جوہر آباد تو قاہر ہے صہیات ہو گا۔ میگی نے کہا۔

میں نے اس طبقے میں وہاں خصوصی طور پر کام کیا ہے تاکہ
جہیں وہاں کام کرنے میں آسانی ہو سکے جوہر آباد کے لارڈ ہیں تو اب
احمد خان۔ یہ جنگل اور اس کا ملکہ علاقہ بھی ان کی ملکیت ہے۔ ان
کے بہت سے شجر ہیں جن میں سے ایک شجر کو میں نے غریدا یا ہے
اس شجر کا نام ہاشم ہے۔ وہ خاصا پڑھا لکھا آدمی ہے اور دار اتحادیت کا
ہے والا ہے لیکن اب وہ مستقل طور پر جوہر آباد میں لارڈ کے محل
میں رہتا ہے۔ اس کا ایک چیخا گرت یہاں میں رہتا ہے۔ اس چیخا کا نام
کرامت حسین ہے۔ یہ اپنے پیگوں سمیت گرت یہاں میں طویل
ترے سے سیٹل ہے۔ ہاشم کا رایط اس کے چیخا سے رہتا ہے۔ تم
گرت یہاں کی تیشل یا یورٹنی کی قابل عدم ہو اور تم پاکیشیا کے
ماجنول پر خصوصی ریسرچ کر رہی ہو۔ تم کرامت حسین سے ملی ہو
اور کرامت حسین نے ہاشم سے رایدہ کیا ہے اور تم اس طرح ہاشم
کی ہمہاں ہو گی اور تم نے وہاں اس لارڈ کے محل میں رہتا ہے اور
وہاں کے جنگلات اور ہمہاں ماجنول پر ریسرچ کرنی ہے۔ سب
انتظامات ہو چکے ہیں۔ ہاشم وہاں جہارا منتظر ہے۔ اس فائل میں
پوری تفصیل موجود ہے۔ باس نے ایک فائل الحا کر میگی کے
حلمنے رکھتے ہوئے کہا۔

نہیں ہے اور ایسے سروے تو حکومت ملکوں میں ہوتے رہتے ہیں۔ باس نے جواب دیا۔

”تو پھر پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے باس۔ ویسے اگر وہ بھی سے نکرا بھی گیا تو میں اسے خود ہی ذیل کر لوں گی۔ میں ایسے لوگوں کو ذیل کرنا اچھی طرح یادتی ہوں۔ میگی نے سکراتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ مجھے تمہاری صلاحیتوں کا اچھی طرح علم ہے۔ باس نے جواب دیا۔

”باں۔ اس وحات کے بارے میں تفصیلات کیا ہیں تاکہ میں وہاں درست انداز میں کام کر سکوں۔ میگی نے کہا۔
”تفصیلات سے تمہارا کوئی تعلق نہیں ہو گا۔ تم نے اس رپورٹ کی کافی حاصل کرنی ہے جو سروے کے بعد حکومت کے لئے تیار کی جائے گی۔ باس نے کہا۔

”اس سے گرت یینڈ کو کیا فائدہ ہو گا؟ باس۔ میگی نے کہا۔
”پاکیشیا ایک پہماندہ ٹک ہے۔ وہاں کا نظام ایسا ہے کہ معاملات کو انجام ملک ہنچنے میں کئی سال لگ جاتے ہیں۔ اگر وہاں یہ نایاب وحات کا رد کس کا ذمہ دستیاب ہو گیا تو اس کی رپورٹ ملنے کے بعد اس ذمہ دستیاب کو نکلنے تک وہاں کئی سال لگ جائیں گے جبکہ اس دوران حکومت گرت یینڈ آسانی سے وہاں سے وحات نکال کر گرت یینڈ متعلق کر لے گی کیونکہ اس جنگل کے قریب ہی ایک

ہاشم نے رپورٹ دی ہے کہ دارالملکومت سے ایک آدمی جس کا نام علی عمران ہے لارڈ صاحب کی بھین کے رشتے کے سلسلے میں کسی بھی روزہ وہاں پہنچنے والا ہے اور ہاشم نے ہی بتایا ہے کہ وہ دارالملکومت کے ایک ہوٹل میں بطور اسٹریٹ شیپر کام کرتا رہا ہے۔ اس نے اس معلوم ہے کہ یہ ہی علی عمران ہے ہو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے۔ اس نے ایسا ہے کہ اس کا نکرا اور تم سے ہو جائے اور اس طرح پاکیشیا سیکرٹ سروس تمہارے بارے میں پوچنک جائے یعنی اس کی آمد کی کوئی تکریب مقرر نہیں ہے اس نے وہ یہ سیس بتا سکتا کہ وہ کب آئے گا۔ باس نے کہا۔

”تو پھر کیا ہوا باس۔ میرے بارے میں وہ کیا معلوم کرے گا۔
”میں تو وہ اپنے کام کے سلسلے میں وہاں آ رہا ہے۔ میگی نے منہ بتاتے ہوئے کہا۔

”میں نے اس کے بارے میں معلومات حاصل کی ہیں۔ وہ بالآخر ایک سخزہ اور اجتن سانوچوان ہے یعنی دراصل اجتماعی عظیر ترین المخت ہے اور اگر اسے تمہارے بارے میں معمولی سائٹ بھی پڑ گیا تو پھر معاملات یقیناً اس نیچے تک دہنچ سکیں گے جس نیچے پر ہم پہنچانا پڑتے ہیں۔ باس نے کہا۔

”کیا اسے علم ہے کہ وہاں ایسی وحات پر کام ہو رہا ہے۔“ میگی نے کہا۔

”میرے خیال میں نہیں معلوم ہو گا کیونکہ بالآخر اس کا کوئی تعلق

- اندازہ ہے کہ اس روپورٹ کی حیاری میں دوست لگ جائیں گے۔ پاس نے کہا۔
 - اوکے پاس۔ اب مجھے اجازت دیں۔ میں جلد ہی آپ کو خوشخبری سناوں گی۔ میگنے انتہے ہوتے کہا۔
 - وش یو گلڈک۔ پاس نے کہا تو میگنی السلام کر کے ہڑی اور کمرے سے باہر چلی گئی تو پاس نے ایک طویل ساقی بیتے ہوئے دوسرا فائل انٹھا کر سامنے رکھ لی۔

نہر نکالی جاتے کا منصوبہ چل رہا ہے اور گرین لینڈ نے اس کا تھیک حاصل کر لیا ہے۔ نہر نکالنے کے ساتھ ساتھ ماہرین خاموشی سے وہاں سے یہ نایاب وحات بھی نکال لیں گے اور کسی کو کافی کان خر بھی نہ ہوگی۔ پاس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

- تو پھر تو یہ روپورٹ اس سرکاری آفس سے حاصل کی جا سکتی ہے جہاں یہ بھجوائی جائے گی۔ قیلہ میں جا کر حاصل کرنے کی ضرورت نہیں ہے پاس۔ میگنے کہا۔

- تم ان سرکاری معاملات کو نہیں سمجھ سکتی۔ یہ روپورٹ ناپ سکرت ہے اور پاکیشیا میں ایسی روپورٹس کو خفیہ رکھنے کے لئے ایسی کمی قرضی روپورٹس حیاد کی جاتی ہیں کہ اگر کوئی روپورٹ وہاں سے حاصل کرنے کی کوشش کی جائے تو اصل روپورٹ تک کوئی ہیئت کے اس لئے اگر یہ روپورٹ سرکاری دفتر میں بیٹھ گئی تو پھر وہاں سے اس کا حصول تقریباً ناممکن ہو جائے گا اس لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔
 تم نے وہاں کام کرنے والے انجینئر سے اس انداز میں تحقیقات بڑھانے ہیں کہ تمہیں چاہے کتنی ہی رقم دینی پڑے کوئی بھی معاوضہ ادا کرنا پڑے تمہیں اصل روپورٹ کی کاپی بہر حال مل جائے اور مجھے مظلوم ہے کہ تم یہ کام آسانی سے کر سکتی ہو۔ پاس نے جواب دیا۔

- تھیک ہے پاس۔ لیکن یہ روپورٹ کب مکمل ہو گی۔ میگنے کہا۔

اب یہ جوہر آباد تک نہیں جا سکتی۔ کیا آپ مجھے لفٹ دیں گے۔
ٹرکی نے اسید بھرے لجے میں کہا۔
ہاں۔ کیوں نہیں۔ آپ سامان لے آئیں۔ ویسے میں دیکھ دیتا
ہوں کیا ہوا ہے انہیں کو۔ عمران نے کہا اور ٹیکسی ڈرائیور کی
طرف پڑھ گیا۔
کیا ہوا ہے ٹیکسی کو۔ عمران نے پوچھا۔

جواب۔ بس قست خراب ہے۔ دو روز پہلے انہیں تیار بندھوا یا
ہے لیکن بھاں پہنچنے پہنچنے ہیث اپ ہو گیا ہے۔ اب اسے نوچین کر
کے واپس لے جاتا ہو گا۔ اس نے ص صاحبہ کو کرائے کی رقم بھی
تجھوڑ دی ہے اور کیا کرتا جواب۔ ٹیکسی ڈرائیور نے پریشان
ہوتے ہوئے کہا۔ کار کا بودھ انہما ہوا تھا۔ عمران انہیں پر جھلک گیا
کیونکہ اکثر ٹیکسی ڈرائیور اس طرح بھی کرایہ بچاتے ہیں اور ابھی
جوہر آباد دوسو کلو میٹر کے فاصلے پر تھا۔ لیکن تجوڑی در ب بعد عمران سمجھ
گیا کہ یہ واردوات نہیں ہے بلکہ واقعی کار کا انہیں گرم ہو جاتے کی وجہ
سے سیڑہ ہو گیا ہے۔ اس دوران ٹرکی ٹیکسی انہما کے سارے سمجھنے پکی
تھی۔

کتنا کرایہ ملے کیا تھا۔ عمران نے ٹیکسی ڈرائیور سے
پوچھا۔

دو ہزار روپے۔ ٹیکسی ڈرائیور نے بواب دیا۔
کتنا دصول کیا ہے۔ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

ومران نے کار جوہر آباد جانے والی سائیڈ روڈ پر موڑی ہی تھی کہ
اسے یافت کار کو بریک لگاتا ہے کیونکہ موڑ کے قرب ہی ایک
ٹیکسی کار کھوئی تھی جس کے ساتھ ایک نوجوان قیر مکل ٹوکی پر بیٹھا تھا
کے عالم میں کھوئی اسے ہاتھ کے اشارے سے رکھ کا کر رہی تھی۔
اوھیں عمر ٹیکسی ڈرائیور بھی اس کے یتھے خاہوش کھوا تھا۔ عمران نے
کار اس ٹرکی کے قرب لے جا کر روک دی۔

کیا آپ جوہر آباد جا رہے ہیں۔ ٹرکی نے قرب اکٹھ پوچھا۔
جی ہاں۔ آپ کو کیا پراہم درجتیں ہے۔ عمران نے دروازہ
کھول کر بیچھے اترتے ہوئے کہا۔

میں بھی جوہر آباد چا رہی ہوں۔ دارالعلوم سے ٹیکسی میں
نے وہاں تک پہنچ کی لیکن بھاں پہنچ کر ٹیکسی کا انہیں سیڑہ ہو گیا ہے۔

کی طرف دیکھا ہے عمران کے سپر سینگ تک آئے ہوں۔
”ارے ارے۔ کیا ہوا۔ یہ آپ اس انداز میں مجھے کیوں دیکھ رہی ہیں۔ اگر آپ کو تعارف پسند نہیں آیا تو میں تعارف واپس لے لیتا ہوں۔“ عمران نے کہا تو میگی نے پے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”میں آپ کی ڈگریوں کی وجہ سے حیران ہو رہی تھی۔ سائنس میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کرنے والے تو زندگی سے پہنچا نظر آتے ہیں جبکہ آپ تو ایسے لگتا ہے جیسے سائنس کے قریب ہی شگرے ہوں۔ پھر آپ کی یہ خوبصورت اور جدید سپورٹس کار اور آپ کے ہمراہ پر بھرپور تمازگی۔ میگی نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔
”آپ نے شاید میرے تعارف کے آخری القاتل پر غور نہیں کیا۔ میں نے کہا ہے کہ یہ ڈگریاں میں نے جبراً حاصل کی ہیں۔“ عمران نے کہا۔

”جبراً۔ وہ کیسے۔ کیا مطلب۔“ میگی نے ایک بار پھر حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”وہ کیا کہتے ہیں گن پوائنٹ پر۔“ عمران نے بڑے معصوم سے مجھے میں کہا تو میگی بے اختیار کھل کھلا کر ہش پڑی۔
”آپ سے ملاقات پر مجھے بے حد خوشی ہوتی ہے۔ آپ اہم اہم انسان ہیں ورد میں جیلے بیکسی کے غراب ہونے پر بے حد پر بیٹھاں ہوتی تھی۔“ میگی نے بستے ہوئے کہا۔

”کچھ نہیں جتاب۔ یہ لڑکی غیر ملکی ہے۔ میں نے مناسب نہیں کیجا اس سے لمحنا۔“ بیکسی ڈرائیور نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو عمران نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور پھر بڑی مایت کے دس نوٹ نکال کر اس نے بیکسی ڈرائیور کے ہاتھ میں دے دیتے۔

”تم نے واقعی شرافت سے کام لیا ہے اور ملک کی حرمت کا بھی خیال رکھا ہے اس لئے یہ نوٹ رکھ لو۔“ اُنہیں پر کافی فرد آتے گا اور تم واقعی شریف آدمی ہو۔“ عمران نے کہا تو بیکسی ڈرائیور کی آنکھوں میں چمک سی آگئی۔

”مم۔ مم۔ مگر جتاب۔ آپ تو۔“ بیکسی ڈرائیور نے کچھ کہنا چاہا ایکن عمران اس کے گاندھے پر تھنکی دے کر واپس مڑا۔

”میرا ہام میگی ہے اور میرا اتعلق گریت یہاں سے ہے۔“ لڑکی نے کار میں بیٹھتے ہی اپنا تعارف کرتے ہوئے کہا۔ عمران نے اس کا بیگ عقیقی سیٹ پر رکھ دیا تھا۔

”اس کا مطلب ہے کہ مجھے بھی تعارف کرنا پڑے گا۔“ عمران نے کار سوارث کرتے ہوئے کہا۔

”کیا آپ ایسا نہیں چلتے۔“ میگی نے حیران ہو کر کہا۔

”اے نہیں۔ میرا تعارف اس قدر ٹوٹنا کبھی نہیں ہے۔ میرا نام علی عمران ہے اور میں نے آپ کے ملک کی اکسفورڈ یونیورسٹی سے ایم۔ ایس۔ سی اور ڈی۔ ایس۔ سی کی ڈگریاں جبراً حاصل کی ہوئی ہیں۔“ عمران نے کہا تو میگی نے اس طرح چونک کر عمران

ہے۔ میگی نے حریت بھرے لجئے میں کہا تو عمران اس کے اس
انداز پر بے اختیار پڑا۔

بھاں پاکیشیا میں شادی سے بھلے جب لوگوں کی بارشوں کی اور اس
کے والدین سے ملنے جاتا ہے تو اسے بردکھاؤ کہتے ہیں۔ عمران
نے وصاحت کرتے ہوئے کہا۔

اوہ۔ اوہ۔ تو آپ وہاں شادی کرنے جا رہے ہیں۔ دری گذ۔

مبارک ہو۔ میگی نے خلوس بھرے لجئے میں کہا۔

اے اے۔ اے۔ ابھی مبارک باد کا کوئی سکوپ نہیں ہے۔ ابھی
تو صرف بردکھاؤ ہے۔ اس کے بعد بے شمار مراحل آتے ہیں۔ پھر
مبارک باد کا وقت آتا ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ میں بردکھاؤ
میں قفل ہو جاؤں۔ عمران نے کہا۔

کیا کوئی لاڑا میں وہاں۔ جہاں آپ جا رہے ہیں۔ میگی نے
کہا۔

ہاں۔ لاڑا احمد خان جن کے میرجاپ کے میریاں ہیں۔ عمران
نے سکراتے ہوئے کہا تو میگی بے اختیار اچھل پڑی۔

دری گذ۔ پھر تو میں میرجاشم سے کہوں گی کہ وہ لاڑا صاحب
سے آپ کی سفارش کر دیں۔ میگی نے کہا تو عمران ایک بار پھر
بے اختیار پڑا۔

بھاں پاکیشیا میں لڑکی کے والد کا کوئی روں نہیں ہوتا۔ اے
بوف شو میں کے طور پر سامنے بھایا جاتا ہے۔ اصل فیصلہ لاڑا

مالک ۷۰۰ / صحیح ہے بہت۔

اے ہاں۔ یہ تو میں نے پوچھا ہی نہیں کہ آپ نے جوہر آیا
میں کہا جانا ہے۔ وہ تو تمام مہماںی علاقہ ہے۔ عمران نے
چونک کر کہا۔

وہاں کے لاڑا میں احمد خان۔ میں نے ان کی حوالی میں جانا
ہے۔ میگی نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

کیا آپ ان کی بیٹی کی مہمان ہیں۔ عمران نے بوچھا۔

اوہ نہیں۔ میں تو بھلی بار وہاں جا رہی ہوں۔ میں کہت یعنی
کی نیشنل یو یورسٹی میں ماہولیات پر ماسٹر ڈگری کر رہی ہو اور مجھے
تحمیر ملا ہے پاکیشیا کے مہماںی ماہول پر۔ لیکن بھاں میرا تو کوئی
واقف نہ تھا ایسی ایک دوست یو یورسٹی میں میرے ساتھ
پڑھتی ہے۔ اس کے والد کا نام کرامت حسین ہے۔ وہ پاکیشیا میں
نہ رہا۔ ان کرامت حسین کے بھائی لاڑا صاحب کے میرجاپ اس ان
کا نام ہاشم ہے۔ پھر انہوں کرامت حسین کے دیجے ہاشم صاحب سے
بات ہوئی اور ہاشم صاحب نے میری میریاں قبول کر لی اور اب میں
ان کی مہمان بن کر جا رہی ہوں۔ آپ وہاں کیا کرنے جا رہے ہیں۔
کیا کوئی ساتھی پر اچیک ہے۔ میگی نے کہا۔

ساتھ سے میرا تعلق ہس ڈگریوں کی حد تک ہے۔ میں تو
وہاں بردکھاؤے کے لئے جا رہا ہوں۔ عمران نے سکراتے
ہوئے کہا۔

بردکھاؤے کے لئے۔ کیا مطلب۔ یہ بردکھاؤ کیا ہوتا

کہا۔

اوہ۔ اس دعوت کا شکریہ۔ میں آپ کے فلیٹ پر ضرور آؤں گی۔ میگی نے سرت بھرے لجھے میں کہا۔ آپ یہ بات لارڈ صاحب کے ہاں کسی سے نہیں کریں گی۔ عمران نے اس بار سمجھیدہ لجھے میں کہا تو میگی بے اختیار چونک پڑی۔ کیوں۔ میگی نے چونک کر حیرت بھرے لجھے میں کہا۔ اس نے کہ جیاں پا کیشیا میں کسی اکٹلے مرد کے ہاں کسی عورت کا جانا اور رہنا اچھا نہیں سمجھا جاتا۔ عمران نے جواب دیا۔

تحمیک ہے۔ میں کسی سے نہیں کہوں گی۔ میگی نے فوراً ہی رضاخت ہوتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا وہ عورت کی قدرت کو اچھی طرح سمجھتا تھا کہ اسے جس بات سے خصوصی طور پر منع کیا جائے وہ لازماً وہ بات یافتی ہے اس نے اسے معلوم تھا کہ اب میگی تواب احمد خان کے ہاں جاتے ہی کسی نہ کسی سے یہ بات سخوار کر دے گی اور ظاہر ہے تواب احمد خان اور ان کا اگھرا نہ رکھا تو کامالک ہے تو وہ سمجھ جائیں گے کہ عمران کا کردار اچھا نہیں ہے۔ اس طرح وہ خود ہی رشتے سے انکار کر دیں گے۔ اس طرح شریا کی ہے ہر قیمتی بھی نہ ہو گی اور اس کا کام بھی یہ جاتے گا اور اگر انہوں نے یہ بات شریا کو بتا دی تو شریا خود اچھی طرح جاتی ہے کہ اس کا کروار کیسا ہے اور عمران بھی آسانی سے کہ سکتا ہے کہ اس نے تو

صاحب کی بیگم نے اپنی بیٹی کے ساتھ مل کر کرنا ہے عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ آپ بے فکر ہیں۔ میں ان کی بیگم اور ان کی بیٹی سے سفارش کر دوں گی آپ کی۔ میگی نے پھونک کی طرح خوش ہوتے ہوئے کہا۔

اور اگر انہوں نے تمہارے پارے میں سفارش کر دی تو۔ عمران نے کہا تو میگی بے اختیار اچھل پڑی۔ میرے پارے میں۔ میکن مجھے تو پرپوز کیا جا چکا ہے۔ میگی نے کہا۔

پھریں ہمارے ساتھ جو ہو گا سو ہو گا۔ آپ تو ہمارک باد قبول کریں۔ عمران نے کہا۔

اوہ۔ یہ حد شکریہ۔ میں یہ ذکری یعنی کے بعد جاپ کر دوں گی اور پھر شادی کر دوں گی۔ میگی نے کہا۔

آپ کو جیاں لکھنے دن لگیں گے۔ عمران نے پوچھا۔ پچھے نہیں کہ سکتی۔ ایک ہفتہ بھی لگ جاتا ہے اور وہ ہمارہ دن بھی۔ سبھی حال زیادہ سے زیادہ پندرہ دن لگ جائیں گے۔ کیوں آپ کیوں پوچھ رہے ہیں۔ میگی نے کہا۔

میں آپ کو دعوت دنچاہتا ہوں کہ آپ جب جیاں سے والپیں دار الحکومت جائیں تو آپ میرے فلیٹ پر ضرور آئیں۔ میں پہاں اکٹلا اپنے پاؤ پتی کے ساتھ رہتا ہوں۔ عمران نے مسکراتے ہوئے

صرف اخلاص و عوت دی تھی اس لئے عمران کے پھرے پر اب اطمینان
کے تاثرات اپنے آئے تھے ورنہ اب سے پہلے وہ سلسلہ یہی سوچ رہا
تھا کہ کس طرح اس پر دکھاوے میں فیل ہو کہ بات شریا کی ہے
عوقی پر معمول نہ ہو ورنہ انہاں لی واقعی اس کا سر توڑ دینے میں بھی
دریغ نہ کریں گی۔ اب میگی نے اس کی مشکل آسان کر دی تھی۔

میگی نواب احمد خان کی حوالی کے علیحدہ ہے میں بنے ہوئے
سمان خانے کے ایک کمرے میں موجود تھی۔ عمران کے ساتھ ہمارا
پہنچنے کے بعد شیر باشم نے اسے سب سے پہلے زبان خانے میں بھجوادیا
تھا اور میگی نواب صاحب کی ہیئت ماہ جسیں سے مل کر بے حد خوش
ہوتی تھی کیونکہ ماہ جسیں گرتی لینڈ میں پڑھتی رہی تھی۔ نواب
صاحب سے بھی اس کا تعارف کرایا گیا اور نواب صاحب کی بیگم سے
بھی۔ لیکن نواب صاحب کی بیگم اسے پسند نہیں آئی تھی کیونکہ وہ
بے حد سخت گیر طبیعت اور اہتمامی سخت گیر پھرے کی مالک تھیں۔
اور انہوں نے میگی کو اس انداز میں شریٹ کیا تھا جیسے میگی کوئی
بہت بڑی بحروم ہو۔ میگی نے ماہ جسیں سے عمران کے بارے میں
خوب دل کھول کر باتیں کی تھیں۔ اس نے اسے یہ بھی بتا دیا تھا کہ
ومران نے اسے واپسی پر اپنے فلکیت میں آئے اور رہنے کی دعوت بھی

نے آپ کے بارے میں کوئی شک و شب محسوس نہ کیا تو صیری جان
میں جان آئی۔ ہاشم نے کری پر بیٹھنے ہوئے کہا۔

آپ خواہنواہ پر لشکر ہو گئے ہیں۔ اب صیرے پر تو نہیں
لکھا ہوا کہ میں ہمارا کس مقصد کے لئے آئی ہو۔ میگی نے مذ
یناتے ہوئے کہا۔

ویسے آپ کی وجہ سے عمران صاحب کا درشت تھکرنا دیا گیا ہے۔
ہاشم نے کہا تو میگی نے اختیار اچھل پڑھی۔

صیری وجہ سے۔ کیوں۔ کیا مطلب۔ میگی نے حیران ہو کر
کہا۔

آپ نے مس صاحب کو بتایا تھا کہ عمران نے آپ کو اپنے فلیٹ
میں رہنے کی دعوت دی ہے جہاں وہ اکیلے رہتے ہیں۔ یہ بات یکیم
صاحب اور نواب صاحب تک پہنچ گئی اور وہ سمجھ گئے کہ عمران کا
کروار اچھا نہیں ہے اس لئے انہوں نے رشته سے انکار کر دیا۔ ہاشم
نے کہا۔

اوہ۔ وہی۔ صیرے تو یہ تصور میں بھی نہ تھا کہ ایسا بھی ہو
سکتا ہے۔ حالانکہ عمران نے خصوصی طور پر منع کیا تھا کہ میں یہ بات
جہاں کسی کو نہ بتاؤں لیکن میں یا توں میں بات نکل گئی
صیرے منہ سے۔ بہر حال اب کیا کیا جا سکتا ہے کچھے اب جا کر عمران
صاحب سے صحافی مانگنا پڑے گی۔ میگی نے افسوس بھرے لئے
ہیں کہا۔

دی ہے۔ گو عمران نے اسے خصوصی طور پر یہ بات بتائے سے منع
کیا تھا لیکن یا توں میں وہ یہ بات بھی کر گئی تھی۔ دیے بھی
اس کے نزدیک یہ کوئی معیوب بات نہ تھی بلکہ عمران نے تو اسے
اس طرح دعوت دے کر اس کی عرت افزائی کی تھی۔ پھر رات کا
کھانا انہوں نے اکٹھے کھایا۔ عمران دوپہر کو ہی واپس چلا گیا تھا اور
رات کا کھانا کھا کر میگی اس کمرے میں آئی تھی اور اب بیٹھی سوچ
رہی تھی کہ جب پاس کو معلوم ہو گا کہ اس کی ملاقات عمران سے ہو
چکی ہے تو پاس حیران رہ جائے گا۔ گو پاس نے عمران کے بارے
میں جو کچھ بتایا تھا میگی کو عمران سے ملنے کے بعد اس پر یقین نہ آیا تھا
کیونکہ اسے عمران کسی بھی انداز میں مistrataک آدمی محسوس نہ ہوا تھا
وہ تو ایک کھلنشہ راخوش باش اور دلچسپ انسان تھا اور اگر عمران دیسا
تحابھی جیسے کہ پاس نے بتایا تھا صیری عمران کو اس پر کسی
صورت بھی شک نہ پڑ سکتا تھا۔ وہ بیٹھی ہی باتیں سوچ رہی تھی کہ
دروازے پر دستک کی آواز ستائی دی تو وہ جو نکل پڑی۔

لیکن کم ان۔ میگی نے اوپنی آواز میں کہا تو دروازہ کھلا اور
ادھیر عمر نیجہ ہاشم اندر داخل ہوا۔

میں نے آپ کے پاس کو تفصیلی روایت دے دی ہے۔ انہوں
نے پیغام دیا ہے کہ عمران سے ملاقات کے بعد اب آپ نے بھلے سے
زیادہ تھاٹ رہتا ہے۔ ویسے جب میں نے آپ کو عمران کے ساتھ آتے
ویکھا تو میں بے حد غصہ رکھا گیا تھا۔ لیکن عمران کی گھنٹی میں جب میں

"اب آپ کا کیا پروگرام ہے مجھے بتائیں تاکہ میں اس کے مطابق
تم انتظامات کر لوں۔" ہاشم نے کہا۔

"میں کل جنگل میں جا کر وہاں لوگوں سے ملا چاہتی ہوں اور
خاص طور پر اس آدمی سے جس نے رپورٹ تیار کرنی ہے۔" میگی
نے سنجیدہ لمحے میں کہا۔

"میں آپ کے ساتھ چاؤں گا۔ نواب صاحب کی وجہ سے وہاں
آپ کو وی آئی پی ٹرین کیا جائے گا۔ ویسے میں نے اپنے طور پر جو
معلومات حاصل کی ہیں اس کے مطابق وہاں کام کرنے والوں میں
سے ایک صاحب کا مران رپورٹ تیار کرنے کا مہر ہے۔ وہ نوجوان
آدمی ہے اور بقاہر اہمی سنجیدہ اور کم گواہی ہے۔" ہاشم نے
کہا۔

"آپ بے فکر ہیں۔ میگی اپنا کام کرنا جانتی ہے۔" تھر بھی میگی
کے سامنے مومن بن جاتے ہیں۔ میگی نے سکراتے ہوئے کہا تو
ہاشم بے اختیار انس پڑا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ کل دس بجے جیادہ رہیں۔" میں آپ کو لے
چبوں گا۔ ہاشم نے اٹھتے ہوئے کہا اور میگی نے اشیات میں سر جا
دیا۔ ہاشم واپس چلا گیا تو میگی نے بہاس بدل اور کچھ درجہ دہ کر کے
میں موجود فی وی آن کر کے دیکھتی رہی اور پھر لی دی آف کر کے وہ
سوگئی۔

عمران اپنے قلیٹ میں یہاں ایک ساتھی رسالے کے مطالعہ میں
معروف تھا۔ اسے جو ہر آباد گئے ہوئے تقریباً دوستے گزار بچے تھے۔
جو ہر آباد سے واپسی پر وہ بچے کو سمجھی گیا تھا اور اس نے اماں بی کو
وہاں جاتے اور وہاں ہونے والی ساری باتیں چیز سے آگاہ کر دیا تھا
اور اس نے اماں بی کو یہ بھی بتا دیا تھا کہ کس طرح راستے میں میگی
اسے ملی اور اس نے اسے نواب صاحب کی حوصلی ہمچنیا کیونکہ اسے
معلوم تھا کہ یہ بات شریا کو معلوم ہو جائے گی اور اگر اس نے اماں
بی کو یہ بات نہ بتائی تو اماں بی کا غصہ عروج پر ہستی جائے گا اور پھر
یہیجے ہیں اس کی سرضی کے مطابق پر آمد ہوا کیونکہ شریا نے اسے فون
کر کے بتایا کہ اس نے میگی کو قلیٹ میں ملاقات کی جو دعوت دی
تھی وہ میگی نے نواب صاحب کی بیٹی اور بیگم کو بتا دی اور نواب
صاحب کی بیگم نے اس کا برا منایا اور رشتے سے انکار کر دیا۔ شریا نے

چاہی مخصوص جگہ پر رکھی اور سیچیاں اترتا ہوا نیچے آگیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیز رفتاری سے سڑل سیکھنست کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ کار کو مخصوص پارکنگ میں روک کر وہ نیچے اترنا اور تیز تیز قدم اٹھاتا سرسلطان کے آفس کی طرف بڑھا چلا گیا۔ باہر کھرے چڑاں نے اسے سلام کیا تو عمران نے سر بلاؤ کر اس کے سلام کا جواب دیا اور پھر دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوا۔ سرسلطان میز کے پیچے کری پر بیٹھے رسمیور اٹھائے کسی سے یاتوں میں صرف تھے۔ عمران خاموشی سے جا کر سیج کی دوسری طرف کری پر بیٹھ گیا۔ سرسلطان نے بات شتم کی اور رسمیور کریڈل پر رکھ کر وہ عمران کی طرف متوجہ ہو گئے۔

“السلام علیکم و رحمة الله و برکاتُ - جواب سلطان نادر شاہ ساحب۔” عمران نے بڑے خشوع و خصوص سے سلام کرتے ہوئے کہا۔

و نسلیکم السلام۔ یہ نادر شاہ سر اس نام کے بن گیا۔ سرسلطان نے سیکی دراز کھول کر اس میں سے ایک فائل نکلتے ہوئے کہا۔

“جس انداز میں آپ نے حکم دیا ہے ایسے حکم کو نادر شاہی حکم کہا جاتا ہے اور آپ بہر حال سلطان بھی ہیں۔” عمران نے کہا تو سرسلطان بے اختیار اس پڑے۔

“جسیں ملانے کے لئے اب آخری طریقہ کارہیں رہ گیا ہے۔” سرسلطان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اس سے گلا کیا کہ کیوں اس نے ایک اتحق لڑکی کو ایسے دعوت دی تو عمران نے اسے بتایا کہ یہ تو اس نے اخلاق اسے کہا تھا۔ اس میں کوئی ایسی بات تو شامل نہ تھی جس سے کوئی غلط مطلب نکالا جاسکے اور شریانے بھی اس کی تائید کی تھی اس نے عمران اس رشتے سے بال پال نیچ گیا تھا اور پونکہ بات ختم ہو گئی تھی اس نے عمران کے ذمہ سے میگی بھی اتر گئی تھی۔ سلیمان حب عادت شاپنگ کے لئے گی ہوا تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھٹنی نیچ انہی تو عمران نے پاہنچ پڑھا کر رسمیور اٹھایا اور کان سے لگایا۔

“علی عمران ایم۔ ایس۔ ڈی۔ ایس۔ سی۔ آکس بڈیاں خود بلکہ پڑیاں خود بول رہا ہوں۔” عمران نے کتاب سے نظریں ہٹانے پر بغیر اپنے مخصوص لمحے میں کہا۔

“سلطان بول رہا ہوں۔ فوراً میرے آفس پہنچو۔” دوسری طرف سے سرسلطان کی اہتمامی سنجیدہ اور اسناتی دلی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ شتم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسمیور کو دیا۔

“نادر شاہی حکم اسے ہی کہتے ہیں۔” عمران نے پڑھاتے ہوئے کہا لیکن پونکہ سرسلطان کے لمحے میں بے پناہ سنجیدگی تھی اس نے فوراً ہی جانے کا ارادہ کر رہا۔ اس نے کتاب ہند کر کے ایک سائیڈ پر رکھی اور پھر اس کو داریستگ روم کی طرف پڑھ گیا۔ بیاس تجدیل کر کے وہ واپس آیا۔ اس نے فلیٹ کا خصوصی حصہ قائم آن کیا اور پھر فلیٹ سے باہر اک اس نے دروازہ لاک کیا اور پھر

سمنے رکھتے ہوئے کہا۔ عمران نے فائل کھولی اور پورپورت کو پڑھنا شروع کر دیا۔ پورپورت دو صفحات پر مشتمل تھی۔ پورپورت پڑھ کر عمران نے فائل بند کر دی۔

“کارڈ کس نامی وحات کے سلسلے میں پورپورت ہے۔” عمران نے کہا۔

“اصل بات تو تم نے مارک ہی نہیں کی کہ اس پورپورت کی باقاعدہ کیفیت سے قوتوں کرنی کی گئی ہے۔” سرسلطان نے کہا۔
“بماں۔ اس کے نشانات موجود ہیں۔ جس سمجھا کہ ایسا سرکاری خود پر کیا گیا ہوا۔” عمران نے کہا۔

“اب تفصیل سن لو۔ کارڈ کس نامی وحات نایاب وحات ہے جو وہ میراں سازی کے کام آتی ہے۔ لیکن اس پورپورت کے مطابق یہ صرف کارڈ کس وحات نہیں بلکہ کارڈ کس نانو لا نامی وحات ہے جو کہ اس سے بھی زیادہ نایاب ہے اور کارڈ کس نانو لا وحات کیمیائی

تھا۔ تمہارا مطلب ہے کہ تم میری سمجھیوں کا تو لس تیس لے جائے۔

“تھیاں کی حیماری میں کام آتی ہے اور کیمیائی، تھیاں کی سیاری سرسلطان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

“اب مجھے کیسے معلوم ہو کے گا کہ اب واقعی سمجھیدے ہیں یا نہیں۔

الاتھاںی صاحبہ سے پروگرام کے ہوئے ہیں کہ وہ کیمیائی، تھیاں سیار

سرسلطان مجھی پے اختیار نہیں پڑتے۔

یہ فائل دیکھو۔ اس میں ایک معدنیاتی سردوے کی رپورٹ کوئی ملک بھی اسے بروائش نہیں کر سکتا لیکن اس کے باوجود تمام

ہے۔ سرسلطان نے میری دراز سے نکالی ہوئی فائل عمران کے سارے خوبی طور پر کیمیائی، تھیاں سیار کرتے رہتے ہیں لیکن انہیں

وہ شیر آیا۔ شیر آیا والی بات ہے ہو جائے کسی روز۔” عمران نے متینت ہوئے کہا۔

“شیر آیا۔ کیا مطلب۔” سرسلطان نے چونک کر پوچھا۔

“کمال ہے دنیا بھر میں مشہور ہے یہ کہانی۔ لیکن آپ کو معلوم نہیں۔ ایک لڑکا اکیلا جنگل میں رہتا تھا۔ گاؤں دہاں سے ہٹ کر تھی

لڑکا اکثر شرارت کے طور پر ایک سلیپ پر جوہ کر شور پھار دیتا تھا کہ شر آیا، شیر آیا لور وہ بے کجا جانے گا۔ پہنچا نے لوگ سب کام کاچ چھوڑ کر

اسے بچانے کے سے دوڑ پڑتے لیکن دہاں کوئی شیر نہ ہوتا اور لڑکا اپنی شرارت پر خوب ہنسا اکھر لوگ شر مند ہو کر واپس ٹپے جاتے۔”

تین بار السعادی ہوا لیکن ایکسر روز واقعی شیر آگیا۔ لڑکے نے خوب

شور پھایا لیکن گاؤں کے لوگ نہ اکھے اور انہوں نے بھی سمجھا کہ لڑکا پھر شرارت کر رہا ہے اس نے وہ نہ آتے اور شیر اس لڑکے کو کھا

گیا۔ عمران نے پوری کہانی ساتھ ہوئے کہا۔

“تمہارا مطلب ہے کہ تم میری سمجھیوں کا تو لس تیس لے جائے۔

“تھیاں کی حیماری میں کام آتی ہے اور کیمیائی، تھیاں کی سیاری سرسلطان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

“اب مجھے کیسے معلوم ہو کے گا کہ اب واقعی سمجھیدے ہیں یا نہیں۔

الاتھاںی صاحبہ سے پروگرام کے ہوئے ہیں کہ وہ کیمیائی، تھیاں سیار

سرسلطان مجھی پے اختیار نہیں پڑتے۔

یہ فائل دیکھو۔ اس میں ایک معدنیاتی سردوے کی رپورٹ کوئی ملک بھی اسے بروائش نہیں کر سکتا لیکن اس کے باوجود تمام

اطلاع ملی کہ یہ لڑکی میگی جو ہر آباد کے رئیس نواب احمد خان کی
سمان تھی۔ وہاں سے پتہ چلا کہ اسے تم ساعتے لے کر جو ملی آئے تھے
جب تھارا نام سامنے آیا تو یہ ساری بات بخوبی ہمچنانی کی اور سی
نے جیسی اس نے کال کیا ہے کہ وہ لڑکی کون تھی اور تم اسے وہاں
کیوں لے گئے تھے۔ مرسلطان نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

کیا یہ بات ملتے ہے کہ اس روپورٹ کی کاپی اس لڑکی نے ہی کی
ہے۔ عمران نے اہتمائی سنبھیجہ بچے میں کہا۔ دیے دہ سمجھ گیا تھا
کہ یہ اس میگی کی بات ہو رہی ہے جو اس کے سامنے کار میں پہنچ کر
جو ہر آباد کی تھی۔

تھیں۔ کامران کے مطابق وہ لڑکی چونکہ نواب احمد خان کی
سمان تھی وہ ساتھی کرنے آجاتی اور ایک دو گھنٹے گوار کر واپس چلی
جاتی۔ اس نے کبھی ریسرچ میں ڈپی ٹھیک نہیں لی۔ کبھی نہیں پوچھا کہ
بھوپال کیا کر رہے ہیں اور کیوں کر رہے ہیں۔ روپورٹ کے
پروٹوکول کامران ساعتہ سامنے لیتا رہا۔ پھر اس نے دو روز لگا کر ان
پروٹوکول کی مدد سے روپورٹ تیار کی۔ اسے لفاظتے میں ڈال کر سیلہ
کیا اور دوسرے دوڑا سامان سیست کر دے دار الحکومت ہمچنان اور اس نے
روپورٹ اپنے افسران کے ہوالے کر دی۔ البتہ اس نے یہ بتایا ہے
کہ جس روز اس نے روپورٹ فائل کی اور سیلہ کی ہے اس روز بھی
سمانے آئی تھی اور وہ ٹھنڈے پہنچ کر چلی گئی تھی یعنی یہ نشانات بتا
اسے ہیں کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔ اس نے لاپرواہی سے کام لیا ہے

سب سے چمپایا جاتا ہے۔ معدنیات کو چھیک کرنے والے خلائی
سیارے نے جب اطلاع دی کہ پاکیشیا کے ایک علاقے جو ہر آباد کے
قریب واقع جنگل میں کارڈ کس نانو لا کا کافی بڑا ذخیرہ موجود ہے تو
ہمارے ماہرین نے فوری طور پر اس روپورٹ کو تبدیل کیا اور اسے
صرف کارڈ کس دعات خاہر کیا گیا جو تایاب ہونے کے ساعتے ساعتے
صرف میانگل سازی میں کام آتی ہے تاکہ اقوام متحده اسے نکلنے
یا بندی نہ لگاوے اس کے بعد ماہرین نے اس ذخیرے کا ذمہ
سردے شروع کر دیا اور پھر یہ روپورٹ ماہرین نے تیار کر کے وزارت
معدنیات کو دی ہے۔ یہ تاپ سیکرت ہے کیونکہ اس میں کارڈ کس
نانو لا درج ہے۔ پر ڈگرام یہ تھا کہ اس روپورٹ کو تبدیل کر دیا جائے
گا اور قرضی روپورٹ ملٹے لائی چاٹے گی جب یہ روپورٹ وزارت
معدنیات نے وصول کر کے وزارت دفاع کو ارسال کی تاکہ اس
ذخیرے سے فائدہ اٹھانے کی پلاتیگ کی جائے لیکن وہاں ماہرین نے
ویکھا کہ سائیئر روپورٹ پر ایسے نشانات موجود ہیں جیسے اس کی باقاعدہ
کمیرے سے کاپی ہتائی گئی ہو۔ یہ اہتمائی سطر ناک بات تھی۔ اگر یہ
کامی اقوام متحده تک ہمچنانی کی تو پاکیشیا پر اہتمائی حفظ پابندیاں
لائیں گا ویسا جیسیں گی۔ ہونکو امنی کی گئی ہے اس سے یہ بات ملتے
آئی ہے کہ وہ ماہر جس نے یہ روپورٹ تیار کی ہے اس کا نام کامران
ہے اور کامران سے اس جنگل میں گردی یا ٹکڑی ایک لڑکی میگی
ماجنولیا پر کوئی تحریر لکھ رہی تھی، ملتے آئی رات تھی۔ پھر جب

ماہر اور مخصوص مشیری منکوانی پڑے گی۔ اس میں کافی حصہ لگ جائے گا۔ دیے تم بناو کہ یہ لڑکی کون تھی۔ یہ بھی ہو سکتا ہے یہ واردات اس لڑکی نے کی ہو۔ سلطان نے کہا تو عمران نے مختصر طور پر انہیں ملکی کے یارے میں تفصیل بتا دی۔

”تم ان محاملات میں پے حد تحریر کار ہو۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ یہ لڑکی ایسا کر سکتی ہے۔“ سلطان نے کہا۔

”جب اور کوئی غیر وہاں گیا ہی نہیں تو لا حالت یہ کام اس ملکی نے یہی کیا ہے۔ میں نے اسے واپسی پر اپنے قیمت پر آنے کی دعوت دی تھی اور اس نے آئے کا وعدہ بھی کیا تھا لیکن وہ نہیں آئی۔ اس سے یہی لکھتا ہے کہ اسے ہاں سے نٹنے کی پے حد جلدی تھی۔ اس کی واپسی کا اندازہ سارہ ہا ہے کہ واردات اسی نے کی ہے اور وہ آتی بھی اسی کام کے لئے تھی۔ اگر میرے کاموں میں سعولی سی بحثک بھی اس بلادے میں پڑ جاتی تو میں اسے کو رکریتا لیکن مجھے تو معلوم ہی نہ تھا کہ وہاں کوئی سروے، وہاں ہے یا نہیں۔“ عمران نے کہا۔

”میں نے گریٹ یمنڈ کے چیف سکندری سے بات کی ہے۔ انہوں نے ایسی کسی رپورٹ سے یمن لا علی کا اکھدار کیا ہے پہلے انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ وہ خود اس کی انکوائری کرائیں گے اور اگر یہ رپورٹ گریٹ یمنڈ پہنچی ہے تو وہ اسے واپس پہنچوادیں گے۔“ سلطان نے جواب دیا۔

”مگر یہ ہے کہ اس رپورٹ کی واپسی کے لئے کام کیا جائے یا

اور اس لڑکی نے کسی کیرے کی مدد سے اس رپورٹ کی کاپی کی ہے اور اس لڑکی کے یارے میں جب معلومات حاصل کی گئیں تو پتہ چلا کہ وہ کامران کی واپسی سے ہجتے ہی رات کو دارالحکومت پہنچ گئی اور اسی رات چہلی دستیاب قلاں سے گریٹ یمنڈ واپس چلی گئی ہے۔“ سلطان نے مزید تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”آپ کا خیال ہے کہ گریٹ یمنڈ اس رپورٹ کی کاپی اقوام متحده کے حوالے کر دے گا۔“ عمران نے کہا۔

”گریٹ یمنڈ خود کی جانبی ہتھیار بنتا ہے اس لئے وہ ایسا نہیں کرے گا لیکن اگر یہ رپورٹ اسرائیل یا کافرستان کے ہاتھ لگ گئی تو پھر لازماً یہ اقوام متحده سنک ہجتے گی اور ایک تو ہم یہ ذخیرہ نہ نکال سکیں گے اور دوسرا نام پر پابندیاں بھی لگ سکتی ہیں۔“ سلطان نے جواب دیا۔

”لیکن اب اس کا حل کیا ہے۔ اس کاپی کی تو مزید کا پیاس ہو گی۔“ عمران نے کہا۔

”ہاں۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ ایسا نہ ہو۔“ سلطان نے کہا۔

”آپ کا مطلب ہے کہ یہ نقل واپس آتی جائے۔ وہی یہ نہیں ہو سکتا کہ آپ فوری طور پر وحدات کا ذخیرہ وہاں سے نقل لیں۔“ عمران نے کہا۔

”نہیں۔ اتنی جلدی یہ ممکن نہیں ہے۔ اس کے لئے مخصوصی

ہیں۔ عمران نے کہا۔

“کام ضرور کرو۔ بعد میں جو ہو گا دیکھا جائے گا۔” سلطان نے کہا۔

اوکے۔ یہ رپورٹ آپ واپس بھجوادیں تاکہ اس کے پارے میں ہیاں جو کام ہوتا ہے وہ، ہو جائے۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ انہ کھرا ہوا۔ اس نے سلطان کو سلام کیا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اس کے پہرے پر گہری سنجیدگی طاری تھی کیونکہ سلطان نے ڈھکے چھپے الفاظ میں پات کی تھی لیکن اسے علوم تھا کہ اگر کمیابی ہتھیاروں کی تیاری کے سلسلے میں بات اقوام متحده تک پہنچ گئی تو نہ صرف یہ تمام ذمہ اقوام متحده نکال کر لے جائے گی بلکہ پاکیشیا پر پاہندیاں بھی لگ جائیں گی کیونکہ اقوام متحده کے چاروں کے تحت ایسا ذمہ ملتے پر اقوام متحده کو اعلان دی جاتی ضروری ہے اور پاہندیاں لگتے سے پاکیشیا واقعی جہاں ہو کر وہ جائے گا اس نے وہ بے حد سنجیدہ ہو رہا تھا۔

دروازے پر دلک کی آواز سن کر آفس نیشنل کے بیچے بیٹھے ہوئے او صبح عمر باس نے سر اٹھایا اور پھر سیز کے کنارے پر موجود یعنوں کی قطار میں سے ایک ہٹن پر لیں کر دیا تو دروازہ میکا نکی انداز میں کھلتا چلا گیا۔ دروازے پر سیگی موجود تھی۔
آؤ میگی یہ سٹو۔ باس نے کہا تو سیگی نے سلام کیا اور سیز کی دوسری طرف موجود کری پر بیٹھ گئی۔

آپ نے فون پر بتایا کہ آپ اس پاکیشیائی رپورٹ کے پارے میں بات کرنا چلتے ہیں۔ سیگی نے حریت پھرے لجئے میں کہا۔

ہاں۔ جس رپورٹ کی کاپی تم لے آئی ہو وہ رپورٹ غلط ہے۔ باس نے کہا تو سیگی بے اختیار اچھل پڑی۔

غلط ہے۔ کیا مطلب باس۔ میں نے تو اصل رپورٹ کی کیرہ فونو کھینچی ہے۔ وہ کیسے غلط ہو سکتی ہے۔ سیگی کے لجئے میں بے

حکومت تھی۔

"جو رپورٹ تم لے آئی، ہو اسے ماہرین کے پاس بھجوایا گیا اور ماہرین نے جب اسے چیک کیا تو اس رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ جو ہر آباد میں جو ذخیرہ موجود ہے وہ کارڈ کس کا نہیں بلکہ کارڈ کس سے تریا دہ تایاب وحات کارڈ کس تاثوڑا کا ہے۔ کارڈ کس تاثوڑا میانک سازی میں نہیں بلکہ کیمیائی اختیار بنانے کے کام آتی ہے اور اس پر اقوام متحده کے تحت اہمائي بخت پاہندیاں ہیں۔ لیکن ماہرین نے اس رپورٹ کا جو تجزیہ کیا ہے اس کے مطابق یہ کارڈ کس تاثوڑا بھی نہیں، ہو سکتی کیونکہ کارڈ کس تاثوڑا زمین کی جن طبقی ساختوں کے اندر پیدا ہوتی ہے ایسی کوئی ساخت اس علاقے میں موجود ہی نہیں ہے اس لئے یہ کارڈ کس تاثوڑا تو کسی صورت ہو ہی نہیں سکتی۔ جس نے یہ رپورٹ تیار کی ہے وہ ماہر کی بجائے اتنی آدمی ہے۔" وحات صرف کارڈ کس ہے۔ جو دراصل اسیں چلہتے۔ اس لحاظ سے رپورٹ تلفظ ہونے کے باوجود ہمارے لئے اہمائي فائدہ مند ہے۔ اب ہم خود ہی اسے حاصل کرنے کے قابل پروف انتظامات کر لیں گے لیکن مسئلہ یہ پیدا ہو گیا ہے کہ تم ان کی نظر وہ میں آگئی ہو۔" باس ٹھہر کے ہمچنانچہ انتیار پوچھ پڑی۔

"میں وہ کیسے پاس۔ میں نے اس کامران کو بھی معلوم نہیں ہونے دیا کہ میں نے اس رپورٹ کی کاپی کر لی ہے۔" میگر نے کہا۔

میں نے بھی حکومت کو سہی رپورٹ دی تھی کہ کسی کو معلوم نہیں ہو سکا لیکن پاکیشیا کے سیکرٹری وزارت خارجہ سرسلطان جو کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے اسلامی انجمن ہے، نے اس بارے میں گرست یونیٹ کے چیف سیکرٹری سے بات کی اور اسیں کہا کہ گرست یونیٹ کی ایک ایجنسی میگی نامی لڑکی اس رپورٹ کی کاپی لے گئی ہے۔ چیف سیکرٹری صاحب کو ہونکہ اس کا علم ہی نہیں تھا اس نے انہوں نے اس کی بھروسہ ہو گئی سے انکار کر دیا۔ اب انہوں نے دونوں ممالک کی دوستی کے پیش نظر انکو اتری کرنے کا وعدہ کر دیا۔ اس کے بعد انہوں نے اس بارے میں جب سیکرٹری و فائٹ سے بات کی کیونکہ گرست یونیٹ میں تمام سرکاری اور غیر سرکاری مکتبیاں وزارت و فائٹ کے تحت ہیں تو انہیں تفصیلی رپورٹ دی گئی لیکن سیکرٹری و فائٹ کے تھوڑے میں بھی آگاہ کر دیا۔ میں نے فوراً پاکیشیا کے ایک گروپ کے ذریعے معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ رپورٹ پر ایسے واضح نشانات ہو ہو رہے تھے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس رپورٹ کی کاپی کی گئی ہے اور اس سلسلے میں جو انکو اتری ہوئی ہے اس میں تم مرکزی حیثیت اختیار کر گئی ہو اور پھر یہ کسی سرسلطان کے ذریعے فوجان تک پہنچا دیا گیا ہے اور اب الاماکالہ فوجان خود دیا پاکیشیا سیکرٹ سروس اس سلسلے میں تھیں نارگز بنائے گئی۔" میں نے کہا۔

میگر نے کہا۔

ہو گا اور کسی سے نہیں اور تم وہاں مستقل میک آپ اور تھے نام
سے رہو گی۔ پاس نے کہا۔

ٹھیک ہے۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ اگر اس طرح مسئلہ حل
ہوتا ہے تو ٹھیک ہے۔ میگی نے فوراً رضا مند ہوتے ہوئے
کہا۔

اوکے۔ نے کافیات کل تھارے پاس پہنچ چائیں گے اور تم
نے ایکریساڑوانہ ہو جاتا ہے۔ اب تم جا سکتی ہو۔ پاس نے کہا
تو میگی اٹھی۔ اس نے سلام کیا اور واپس دروازے کی طرف مڑ گئی۔

” یہ لوگ ڈیتوں کے بیچے نہیں دوڑتے۔ تم سے خود ہی انکو
لیں گے اور اس کے بعد یہ رپورٹ حاصل کرنے کے لئے آخری حد
تک چلے جائیں گے۔ پاس نے کہا۔

” تو پھر آپ کیا چاہتے ہیں۔ مجھے کیا کرنا چاہتے۔ میگی نے
کہا۔

” ایک پوست ہمارے حق میں جاتا ہے کہ ہماری ۶جنی بظاہر
سرکاری ۶جنی نہیں ہے بلکہ اسے بھی پرائیوٹ قایم کیا گیا ہے۔
ویسے میں نے اس بارے میں سوچا ہے اور میں اس سیکھ پر چھپا ہوں
کہ چیف سینکڑی صاحب انہیں بتائیں گے کہ یہ رپورٹ ایک
پرائیوٹ تنقیم جس کا کوئی بھی نام یا جا سکتا ہے سے حاصل کی گئی
ہے البتہ تمہیں اب کچھ عرصہ کے لئے اندر گراونڈ ہوتا پڑے گا۔ اس
وقت تک جب تک ذخیرہ وہاں سے حاصل نہیں کریا جاتا۔ پاس
نے کہا۔

” جیسے آپ کہیں۔ یہ میک معاملات ہیں اس لئے آپ بہتر فور پر
اسے سمجھ سکتے ہیں اور ذیل بھی کر سکتے ہیں لیکن جب ذخیرہ اپنائیک
ٹائپ ہو گا تو پھر وہ لوگ سمجھ سکتے گے کہ یہ کام گرت یہاں نے
کیا ہے۔ میگی نے کہا۔

” ذخیرہ واپس نہیں لے جایا جا سکتا۔ رپورٹ لے جائی جا سکتی
ہے۔ ذخیرہ ہمارے ہاتھ لگ جائے پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا تم ایسا
کرو کہ طویل رخصت پر ایکریساڑی چلی جاؤ۔ تھارا رابطہ صرف مجھ سے

- کیا ہوا عمران صاحب لکھا ہے کہ قائل نے آپ کو بور کر دیا ہے۔ بلیک زر و نے مسکراتے ہوئے کہا۔

- اس میں سوائے بورست کے اور کیا ہے۔ صرف یہ اطلاع ہے کہ خطرناک ۶ بھٹوں کا کوئی گروپ پاکیشیا کا درخ کرتے والا ہے۔ سرسلطان اب واقعی بولجھے ہو گئے ہیں معمولی معمولی یاتوں سے پریشان ہو جاتے ہیں۔ ایسی فائنس تو روشنیں میں ٹکلوں کے درمیان آتی جاتی رہتی ہیں۔ میں نے سمجھا تمہا تعالیٰ کیا طوفان برپا ہو گیا ہے جب یہ گروپ آئے گا تو پھر دیکھ لیں گے۔ مرنے سے بچنے والے ایلے کا کیا جواز ہے۔ عمران نے کہا اور سامنے ہی وہ چانے بھی سپ کرتا رہتا۔

- عمران صاحب۔ وہ سیگی والے مسئلے کا کیا ہوا۔ بچنے تو آپ نے اس میں کافی دلچسپی لی تھی۔ پھر آپ نے یہ بحث اس میں دلچسپی لئی حکم کر دی۔ بلیک زر و نے کہا۔

- وہ سلسلہ حکم ہو گیا تعالیٰ۔ میگر کسی پرائیوٹ تنقیم کی بحث تھی اور ایسی تنقیم دوست کانے کے لئے ایسی روپوشنیں اڑاتی رہتی ہیں لیکن گرت یونیٹ کے چیف سکرٹری نے سرکاری ۶ بھٹوں کو اس روپوشت کی واپسی کا حکم دیا تو سرکاری ۶ بھٹوں نے دباو ڈال کر اس پرائیوٹ تنقیم سے وہ روپوشت حاصل کر کے چیف سکرٹری تک پہنچا دی اور ایسے ہوئے یہ روپوشت سرسلطان کو بھجوادی۔ یہ روپوشت اصل روپوشت کی کمیرہ کاپی تھی لیکن یہ کاپی ایسے کاغذ پر کی گئی تھی کہ

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں اپنی شخصیوس کر سی پریسٹھا سامنے موجود ایک قائل پڑھنے میں معروف تھا جبکہ بلیک زر و نے ہمیں تھا۔ یہ قائل ایکریجیا سے بھجوادی گئی تھی اور سرسلطان نے اسے عمران کو بھجوادیا تھا لیکن عمران کی عدم موجودگی کی وجہ سے ایسے نہ ہے۔ قائل عمران کے فلیٹ پر سلمیان کو بھجوادی اور سلمیان نے یہ قائل سرسلطان کے پیغام کے مطابق دانش منزل بھجوادی تھی۔ اب عمران اس قائل کے لئے دانش منزل آیا تھا اور بلیک زر و نے قائل عمران کے سامنے رکھی اور خود چانے لانے کے لئے اٹھ کر پکن میں چلا گیا تھا۔ تھوڑی در بعد بلیک زر و نے کی دو پیالیاں ثرے میں رکھے داہک آیا۔ اس نے ایک پیالی عمران کے سامنے رکھی اور دوسری المحتا۔ وہ اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔ عمران نے قائل بعد کر دی اور چانے کی پیالی انھا لی۔ اس کے پھرے پر بورست کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

ٹھیک ہے۔ میں اب واقعی پے فکر ہو گیا ہوں۔ اللہ حافظ۔
سر سلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے
بھی سکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

”سر سلطان جتنا آپ پر اعتماد کرتے ہیں اتنا شاید کوئی اور چاہے
بھی تو نہیں کر سکتا۔ بلیک زر دنے سکراتے ہوئے کہا۔

” یہ ان کی بجت اور خلوص ہے ورنہ اصل کام تو پاکیشیا کی
سیکٹ سروس کرتی ہے یا اس کا چیف کرتا ہے۔ عمران نے
جواب دیا تو بلیک زر دنے کی بات سن کر بے انتیار سکرا دیا۔

” عمران صاحب ہولیا کا قون آیا تھا کہ چونکہ طویل عرصے سے
سیکٹ سروس کے پاس کوئی کام نہیں ہے اس لئے پوری ٹیم ایک
بننے کے لئے کسی ہزاری مقام پر جانا چاہتی ہے لیکن میرے ذہن میں
نہیں والی بات موجود تھی اس لئے میں نے اسے کہ دیا کہ چند
اطلاعات ایسی مل رہی ہیں جس کے بعد شاید کوئی مشن سلمتے آ
جائے۔ اس لئے ابھی وہ نہیں رہیں۔ اب آپ نے کہ دیا ہے کہ وہ
معاملہ ختم ہو گیا ہے تو پھر کیا خیال ہے انسیں اجازت دے دی
جائے۔ بلیک زر دنے کہا۔

” اگر میرا غرض ہی سرکاری طور پر ادا کیا جائے تو پھر بے طیک
اجازت دے دو۔ عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔

” آپ کا غرض کیا مطلب۔ بلیک زر دنے حرمت بھرے
لچھے میں کہا۔

” جس کی مزید کاپی کسی طرح بھی نہ ہو سکتی تھی اس لئے معاملہ ختم کر
دیا گیا۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ پھر اس سے جھٹ
کہ مزید کوئی بات ہوتی قون کی گھٹنی نہ اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا
کر رسیور انٹھا لیا۔

” ایکسو۔ عمران نے شخص بھے میں کہا۔
” سلطان بول رہا ہوں۔ عمران ہمارا موجود ہے۔ دوسری
طرف سے سر سلطان کی آواز ساتھی دی۔

” نہ بھی، ہر سب بھی کان سے پکڑ کر دربار سلطان میں حاضر کیا جا
سکتا ہے۔ عمران نے اس پاراپتے اصل بھے میں کہا۔

” تم نے وہ فائل دیکھی ہے۔ سر سلطان نے کہا۔
” ہاں۔ روشنین کی فائل ہے آپ خوا گتوہ پر بیشان ہو جاتے ہیں۔
جب یہ گرد پ آئے گا تو پھر دیکھ لیں گے۔ عمران نے کہا۔

” ٹھیک ہے۔ میں اسے صرف تمہارے نوٹس میں لاتا چاہتا تھا
کیونکہ جب تک معاملہ تمہارے نوٹس میں نہ ہجئے ہمارا جتنا
نکل رہا ہے لیکن جب وہ تمہارے نوٹس میں آجائے تو پھر میرے
خود یک وہ جیونٹی سے بھی چھوٹا ہو جاتا ہے۔ سر سلطان نے کہا۔

” یہ تو آپ کی بجت ہے سر سلطان۔ ہر حال میں نے اسے دیکھ دیا
ہے اور میں اس سلسلے میں الٹ رہوں گا۔ آپ بے فکر رہیں۔
” عمران نے سکراتے ہوئے جواب دیا۔ وہ سر سلطان کے اس خلوص
سے واقعی پے حد مستقر ہوا تھا۔

رپورٹ کی کافی اڑالی گئی تھی وہ دعات پوری ہو گئی ہے ساب وہاں کوئی دعات نہیں ہے۔ سرسلطان نے کہا تو عمران نے اختیار اچھل پڑا۔

کیا مطلب۔ کیسے کیا وہاں باقاعدہ کھدائی کی گئی ہے۔ اس کے لئے تو خاصی ایسوی مشیزی کی ضرورت تھی۔ عمران نے حریت پھرے بھے میں کہا۔

اس دعات کے سلسلے میں غائب گیم کھیلی گئی ہے۔ اصل میں دعات کارڈ کسی بھی یہیں رپورٹ تیار کرنے والے ماہر کامران نے اسے دانتے نقطہ طور پر کارڈ کس تائو لا کار روپ میں دیا۔ اب معلوم ہوا ہے کہ اس نے کافرستان سے بھادڑی صحاوخت اس سلسلے میں حاصل کیا تھا کہ پاکیشیا کے خلاف بین الاقوامی پابندیاں لگوائی جائیں۔ کارڈ کس تائو لا کے لئے ایسوی اور قیمتی مشیزی کی ضرورت ہوتی ہے۔ صرف کارڈ کس دعات کے لئے نہیں۔ اسے عام مشیزی سے بھی آسانی سے نکالا جا سکتا ہے۔ ایک اور ماہر کی رپورٹ آئی تو معاذر مشکوک ہو گیا اور جب کامران پر دیا وفا الا گیا تو اس نے اصل دعات سماوی تو وزارت معدیات نے اس دعات کو فوری نکلنے کے لئے نیم وہاں پہنچی تو پست چلا کہ وہاں بھلے ہی کھدائی کر کے دعات نکالی جا چکی ہے۔ اب وہاں اس دعات کا ایک ذرہ تک موجود نہیں ہے اور کسی کو بھی نہیں معلوم کہ یہ کس کی حرکت ہے۔ پاکیشیا کو بست پرواقن پہنچایا گیا ہے اتنا بڑا کہ شاید اس کا اندازہ بھی نہ کیا

”ظاہر ہے وہ مجھے بھی ساتھ لے چائیں گے اور میں اس قابل نہیں ہوں کہ اپنا فرقہ خود اٹھا سکوں اور دوسروں پر میں بوجھ بینا نہیں چاہتا ہاں۔ اگرچہ میرا فرقہ بھی سرکاری کردے تو پھر مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ عمران نے وصاحت کرتے ہوئے کہا۔ ”ان میں سے کسی کا فرقہ بھی سرکاری نہیں ہے۔ وہ سب اپنے طور پر چائیں گے حکومت کی طرف سے نہیں۔ بلکہ زردوئے بھی وصاحت کرتے ہوئے کہا۔

”وہ تھوڑیں اور الاؤنسر تو لیتے ہیں اور اس پیریٹ کی تھوڑیں اور الاؤنسر بھی لیں گے جب وہ تفریح کریں گے تو یہ سرکاری فرقہ ہوا۔ عمران نے باقاعدہ دلیل دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے بھلے کہ بلکہ زردوں کوئی جواب دستاون کی گفتگی نہ اٹھی تو عمران نے پاکتھے پڑھا کر رسیور اٹھایا۔

”ایکسٹو۔ عمران نے منصوص بھئے میں کہا۔ ”سلطان بول رہا ہوں۔ عمران بھی ہیما ہے کہ نہیں۔ سرسلطان نے کہا۔

”یہ بلکہ زردو چائے دے کا تو جاؤں گا۔ چائے پلانے کا دعوہ کر کے بھول جاتا ہے اور میں ہیما ہیمنا چائے کا انتظار کرتا رہتا ہوں۔“ عمران نے اس بار اپنے اصل بھئے میں کہا۔

”عمران بیٹھے۔ ایک خوفناک واردات ہو گئی ہے۔ وہ دعات جوہر آباد کے جنگل سے دستیاب ہوئی اور جس کی صرفے

سر سلطان نے جواب دیا۔
 ”اوکے۔ نحیک ہے۔ میں کوشش کرتا ہوں کہ پاکیشیا کے اس
 خاتمے کو واپس لایا جاسکے۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے
 ہوئے کہا۔
 ”عمران بھی۔ یہ جذباتی صد تھیں ہے۔ ملک کو واقعی اس کی
 ضرورت ہے۔ سر سلطان نے کہا۔
 ”نحیک ہے۔ میں تجھماں ہوں۔ آپ بے قلمرویں۔ اب یہ میری
 ”صدواری رہی۔ عمران نے کہا۔
 ”اللہ تعالیٰ تمہیں کامیاب کرے۔ اللہ حافظ۔ دوسری طرف
 سے کہا گیا اور اس کے ساتھ یہ رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور
 کا روپاں
 ”سے۔ خیال ہے عمران صاحب کہ یہ کارروائی گرست لینڈٹ کی
 ہے۔ یہ لیکر زرہ نے کہا تو عمران بے اختیار پوچھ پڑا۔
 کیسے اندازہ لگایا ہے تم نے۔ کیا اس میگی کی وجہ سے۔ عمران
 نے پوچھ کر کہا۔
 ”میں۔ میگی۔ وہ پورٹ لے گئی تھی وہ واپس آگئی ہے لیکن
 جس کسی نے یہ دھات لکالی ہے اسے معلوم تھا کہ یہ کارڈ کس
 دھات ہے کارڈ کس ناؤلا نہیں ہے۔ اس نے اس تے عام مشیزی
 استعمال کی اور دھات لے لیا۔ میں نے گرست لینڈٹ کا نام اس نے بیا
 بے کہ گرست لینڈٹ کے ماہرین نے تینا اس روپورٹ کا تجزیہ کیا ہوا
 ہے۔

جا سکے۔ سر سلطان نے کہا۔
 ”کتنی دھات تھی۔ میرا مطلب ہے کہ اس کی مقدار کتنی
 تھی۔ عمران نے پوچھا۔
 ”ماہرین کے مطابق اس کا وزن وس پونڈ ہے اور اس دھات کو
 ایک گرام بھی ادویں ڈالر مالیت کا ہے یہ اہمیتی نایاب دھات ہے
 اور اس دھات کی وجہ سے پاکیشیا کے ماہرین پاکیشیاتی میراں
 سازی کو آگے لے جانے کا سوچ رہے تھے لیکن پوری دھات ہی
 چوری کر لی گئی ہے۔ سر سلطان نے جواب دیا۔
 ”اس دھات کو تینا کسی خاص کیپول میں ہی لے جایا جاسکتا
 ہے۔ عمران نے کہا۔
 ”ہا۔ تمہاری بات درست ہے۔ مجھے تفصیل کا تو علم نہیں ہے
 البتہ ہو گا ایسی ہی۔ سر سلطان نے جواب دیا۔
 ”اب تک تو یہ دھات منزل مقصود بیک ہیچ ٹکی ہو گی۔ پھر اب
 کیا کیا جائے۔ عمران نے پہنچ لئے خاموش ہستے کے بعد کہا۔
 ”نہیں یہ دھات ہماری ہے اور ہم نے اسے ہر صورت میں واپس
 لینا ہے۔ اس سے ہمارے ملک کا دھان ہے حد میتوڑ ہو سکتا
 ہے۔ سر سلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
 ”اس کامران کا کیا ہوا جس کی وجہ سے یہ سب کچھ ہوا ہے۔
 عمران نے پوچھا۔
 ”اسے گرفتار کر دیا گیا ہے اس کے خلاف مقدمہ علیے گا۔

اور انہیں معلوم ہو گیا، وہ گاک رپورٹ سیار کرنے والے نے ظلط بیانی کی ہے۔ یہ دھات کارڈ کس ہے۔ انہوں نے رپورٹ واپس کر دی تاکہ ہم مطمئن ہو جائیں اور ساختہ ہی ہم ہیوی مشیری کا یندویست کرتے رہ جائیں جبکہ وہ اس دوران خاموشی سے یہ دھات لے گے۔ یلیک زردو نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”وری گٹ بلیک تزو۔ اس کا مطلب ہے کہ اب دانش نے تمہارے اندر بھی اترتاشروع کر دیا ہے۔ تم نے درست تجزیہ کیا ہے لیکن ایک ہپلو اور بھی ہے۔ سرسلطان نے بتایا ہے کہ کامران نے کافرستان کے بکتے پر ظلط رپورٹ دی ہے اس کا مطلب ہے کہ کافرستان کو اس بارے میں معلومات جیٹے سے تھیں اور ہو سکتا ہے کہ اصل رپورٹ اس کامران نے کافرستان بھجوادی ہے اور وہ دھات لے گئے ہوں۔“ کامران نے کہا۔
”اوہ۔“ واقعی ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ تو اب آپ کیا کریں جو۔ یلیک تزو نے کہا۔

”کامران سے مٹا پڑے گاتا کہ معلوم ہو سکے کہ کافرستان میں اس کارایط کس سے ہے۔ اس کو پھر ناٹران کے دریجے پہنچ کر اتنا ہو گا جب کہ اس دوران گرت یںڈ کو بھی پہنچ کر اناپڑے گا۔“ کامران نے کہا اور اس کے ساختہ ہی اس نے رسیور انھایا اور تیزی سے نہ پرنس کرنے شروع کر دیتے۔

”انکوارری پلیز۔“ رایطہ قائم ہوتے ہی ایک سوائی آواز سنائی

دی۔

”بین الاقوامی شہرت کے مالک ماہر محدثیات راؤ افضل کی بہائش گاہ واقع چیلڈن کالونی کافون سبر پڑھئے۔“ عمران نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”ہولڈ کریں۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”بلیو۔“ چند لمحوں بعد سوانحی آواز دوبارہ سنائی دی۔

”سی۔“ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نہ سمجھا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دیا یا اور پھر پا تھہڑا کر ٹوں آجائے پر اس نے تھیس سے نہ پرنس کرنے شروع کر دیتے۔

”راتا افضل ہاؤس۔“ رایطہ ہوتے ہی ایک مرداش آواز سنائی دی۔

”راتا افضل صاحب سے بات کرائیں۔ میں علی عمران ہوں رہا ہوں۔“ عمران نے کہا۔

”وہ تو بے حد بیمار ہیں جتاب۔ ڈاکٹروں نے ملاقات پر بھی پاہندی لگائی ہوئی ہے۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہوش و حواس میں تو ایں اور بات تو کر سکتے ہیں۔“ صرف ایک دو باتیں کرتی ہیں آپ ان تک میراثام ہمچاویں۔“ عمران نے کہا۔

”بھی اچھا۔“ ہولڈ کریں۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

نشانی ہے کہ اس میں سے مسلسل ایسی چک نکتی ہے جیسے اس سی سلیپ پر شعلے ہر کٹ کر رہے ہوں۔ یہ اس کی خاص نشانی ہے۔ اس پر کوئی پیش نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اصل حالت میں ہی رہتی ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ کارڈ اکس مخصوص رکھنے کے لئے کراسیٹ کیپول کو نکمل طور پر ہوا بند یا جاتا ہے اور اس کا دھنکن بند نہیں ہوتا بلکہ کیپول کی طرح دونوں ہمراہ حصوں کو جوڑ کر اس کا کراسیٹ دھات سے ہی جوڑ بند کیا جاتا ہے۔ یہ استعمال کرنے کے نتے میں آخری لمحات میں اس کیپول سے گھٹائی جاتی ہے۔ پھر نہیں کیوں نہ کراسیٹ میں بند ہونے کے بعد اس کی خاصیت ضریب بڑھ جاتی ہے۔ راتنا افضل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

یہ صرف سرماں سازی میں کام آتی ہے یا اس سے کوئی دوسرا کام بھی یا جاتا ہے۔ عمران نے کہا۔

= سرماں سازی کے دو دو ان ایسے ایم ڈی ہن کے طور پر کام کرتی ہے جس سے سرماں کی رفتار عام حالات سے دس گنا زیادہ ہو جاتی ہے۔ راتنا افضل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

اے سرماں جس کہاں رکھا جاتا ہے۔ عمران نے کہا۔

اس کی صرف معمولی ترین مقدار ایم ڈی ہن میں آخری لمحے میں شامل کی جاتی ہے اور پھر یہ سب کچھ کلوڑ کر دیا جاتا ہے۔ پھر یہ واپس میں گھٹائی جاتی۔ راتنا افضل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

آپ کا بے حد شکر یہ۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو سخت کامل عطا

ہے۔ چند لمحوں بعد ایک صحیفہ و تزاری آواز سنائی دی۔
رانا صاحب - تھائی سیارے کے ذریعہ معلوم ہوا ہے کہ پاکیشیا کے علاقے ہوہر آباد کے قریب جنگل میں کارڈ اکس دھات کا ذخیرہ موجود ہے۔ باقی تو طویل کہانی ہے مختصر طور پر یہ بتا دوں کہ کسی دشمن ملک کے آدمیوں نے یہ ذخیرہ خاموشی سے نکال لیا ہے اور اب ہم نے اسے واپس لاتا ہے لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ ہمیں اس دھات کی مایست کا پوری طرح علم ہو کہ یہ مخصوص دھات کس انداز میں کس طرح پیک کر کے لے جائی گئی ہے۔ بتایا گیا ہے کہ اس کا کل وزن تقریباً اس پونٹ ہے۔ عمران نے کہا۔

”اس پونٹ اس قدر صحیق ذخیرہ۔ اس کا تو ایک گرام بھی نایاب ہے۔ بہر حال میں یہ بتا دوں کہ کارڈ اکس دھات کو دیں سے نکلنے کے بعد زیادہ ایک گھنٹے کے اندر کراسیٹ دھات کے پے ہوئے کیپول میں بند کرنا ضروری ہوتا ہے۔ وہ یہ دھات ایک گھنٹے سے زیادہ کھلی ہوا میں رو چاٹے تو کیساں طور پر صاف ہو جاتی ہے۔ راتنا افضل نے اسی طرح الحجہ لجھے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

کراسیٹ دھات کی کیا تفصیل ہے تاکہ ہم اسے ہمچنان لکھیں۔ عمران نے کہا۔

کراسیٹ دھات نیکوں رنگ کی ہوتی ہے اور اس کی خاص

عمران نے تکمیل کئے میں کہا۔
- میں سر۔ حکم فرمائی۔ دوسری طرف سے مزید مودبادلہ کئے
میں کہا گیا۔

- آپ کی فورس مسافروں اور ان کے سامان کی تلاشی تو ہی ہو گی
تاک کوئی تھیار یا پشتوں رسان چیز ٹھیارے پرست لے جائی جائے۔
عمران نے کہا۔

- میں سر۔ ہم آلات کی مدد سے مکمل تلاشی لیتے ہیں۔ کمانڈر
نے جواب دیا۔

- میں روپورٹ ملی ہے کہ گذشتہ ایک ماہ کے دوران ایک
وحادت کا تھا صابرا کیپول بذریعہ فلاست گرت لینڈ لے جایا گیا ہے
= کیپول نیلے رنگ کا ہے اور اس پر جیسے شعلے حرکت کرتے نظر
آتے ہیں۔ کیا آپ کی نظروں سے یہ گزر رہے۔ اہمانتی سوچ کر جواب
دیں۔ یہ اہمانتی اہم ملکی معاملہ ہے۔ عمران نے کہا۔

- میں سر۔ تقریباً اس روز بھلے ایک مسافر کے بڑے بیگ میں یہ
کیپول موجود تھا۔ ہم نے اسے روکنے کی کوشش کی کیونکہ ایسا
مغلب و غرب کیپول میں نہ ہے کبھی = دیکھا تھا تو مسافر نے
گرد لینڈ کے سفارت خاتے فون کر دیا۔ وہاں سے ایک اعلیٰ افسر
آیا اور اس نے اسی تھہارت دی کہ اس میں ایسی کوئی چیز نہیں ہے
جس سے ٹھیارے کو نقصان پہنچ سکتا ہو۔ اہمیوں نے بتایا کہ اس میں
کوئی سائنسی چیز نہیں ہے۔ یہ تحریر بھارے آفس کی قابل میں موجود

کرے۔ اللہ حافظ۔ عمران نے کہا اور رسیور کہ دیا۔
” دس پاؤنڈ کے لئے تو غاصباً کیپول تیار کیا گیا ہو گا۔ بلکہ
ترور نے جو ساری گفتگو لاوڈر کی وجہ سے سن رہا تھا یات کرتے
ہوئے کہا۔

- ہاں۔ اور اسے ایسپورٹ پر چنیک کیا جانا ضروری تھا۔ عمران
نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نیز
پرلس کرنے شروع کر دیے۔

- انکو اتری پلیز۔ رابطہ قائم ہونے ہی نسوانی آواز سنائی دی۔
- ایسپورٹ کی سکھرٹی فورس کے کمانڈر کا نمبر دیں۔ عمران
نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دیا یا
اور پھر ٹوں آتے چر اس نے نمبر پرلس کرنے شروع کر دیے۔

- اے پی ایس ایف آفس۔ دوسری طرف سے ایک مردانہ
آواز سنائی دی۔

- کمانڈر سے بات کرائیں۔ میں سڑل اٹھیلی جس کا ڈپی ڈائرکٹ
بول رہا ہوں۔ عمران نے تکمیل کئے میں کہا۔

- میں سر۔ میں سر۔ دوسری طرف سے قدرے بوکھاں
ہوئے لئے میں کہا گیا۔

- ہمیلو۔ کمانڈر اشرف بول رہا ہوں۔ چند لمحوں بعد ایک
بھاری آواز سنائی دی۔ بچھے مودبادلہ تھا۔

- میں سڑل اٹھیلی جس سے ڈپی ڈائرکٹ آتا بول رہا ہوں۔

گے ہیں۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔
 - کب گئے ہیں۔ عمران نے پوچھا۔
 - آج ایک ہفت ہو گیا ہے۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو
 عمران نے اوکے کہ کر کریم اور دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک
 بار پھر نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیے۔
 - ایس پورٹ انکوائری۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک تسویہ
 آواز سنائی دی۔
 - ایس پورٹ میجر سے بات کرائیں۔ میں سترل اشیلی جس بیورو
 سے بول رہا ہوں۔ عمران نے تیر اور سمجھاتے لچھے میں کہا۔
 - ہو لٹک کریں۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔
 - ہیلو۔ ایس پورٹ میجر فراست خان بول رہا ہوں۔ پھر
 لمون بعد ایک بھاری آواز سنائی دی تو عمران پونک پڑا کیونکہ وہ
 فراست خان سے کئی بار مچکا تھا اور فراست خان بھی اس سے اچھی
 طرح واقع تھا۔
 - میں علی عمران ایم ایس ہی۔ ذہنی ایس ہی (اکسن) بول رہا
 ہوں۔ عمران نے اس بار اپنا تعارف کرتے ہوئے کہا۔
 - اوہ۔ عمران صاحب آپ۔ فرمائیے کوئی حکم۔ دوسری
 طرف سے پونک کر کہا گیا۔
 - خان صاحب۔ بارہ تاریخ کو گرست لینڈ چانے والی قلاسٹ سے
 ایک سافر گریفن نامی گیا ہے جس کے پاس ایک کیپوں تھا جسے

ہے۔ کمانڈر نے جواب دیا۔
 - دری گل۔ آپ واقعی اہتمامی قرض شناس کمانڈر ہیں۔ اس تحریر
 کو فوراً چیک کر کے بتائیں کہ یہ کس تاریخ کی تحریر ہے اور مسافر کا
 نام بھی تھیں اس میں درج ہو گا۔ وہ بھی بتا دیں۔ عمران نے
 کہا۔
 - میں سر۔ ہو لٹ فرمائیں۔ میں چیک کرتا ہوں۔ دوسری
 طرف سے کہا گیا تو عمران کے پھرے پر چمک آگئی۔
 - ہسل سر۔ تھوڑی در بعد کمانڈر کی آواز سنائی دی۔
 - جتنا ب۔ یہ بارہ تاریخ کی تحریر ہے اور مسافر کا نام گریفن ہے
 اور یہ تحریر گرست لینڈ کے سفارت خانے کے سینکڑ سیکڑ شری سر
 بر جوڑ کی طرف سے ہے۔ کمانڈر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
 - اوکے۔ اس تحریر کو اپنے پاس رکھیں۔ شاید اس کی ضرورت پڑے
 جائے۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریم اور دبایا
 اور پھر ٹون آنے پر اس نے انکوائری سے گرست لینڈ سفارت خانے کا
 ٹون نمبر معلوم کر کے دہاں قون کر دیا۔
 - سفارت خانے گرست لینڈ۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک
 تسویہ آواز سنائی دی۔
 - میں وزارت خارجہ سے حیشن آفیسر بول رہا ہوں۔ سینکڑ
 سیکڑ شری سر بر جوڑ سے بات کرائیں۔ عمران نے کہا۔
 - سینکڑ سیکڑ شری صاحب تو ایک ماہ کی رخصت پر گرست لینڈ پلے

- نہیں - نہیں امکانات پر کام کرنا پڑتا ہے۔ ظاہر ہے ہمیں الہام تو نہیں ہو سکتا۔ جو تفصیل کیپول کے بارے میں راتا افضل نے بتائی ہے۔ اسے لازماً چیک کیا جاسکتا ہے۔ ہر حال اس سے ایک بات تو ملے ہو گئی ہے کہ یہ دعات کافرستان نہیں گئی بلکہ گستینہ گئی ہے۔ عمران نے کہا اور بلیک زرد نے اثبات میں سرہلا دیا۔ پھر تقریباً پندرہ میٹ بعد عمران نے فون کار سیور انٹھایا اور نسیب میں کر دیتے۔

- ایئر پورٹ انگوامی۔ رابطہ قائم ہوتے ہی تو اتنی آواز سنائی دی۔

- ایئر پورٹ شجر سے بات کرائیں۔ میں علی عمران یوں رہا ہوں۔ عمران نے کہا۔

- ہو گئے کریں۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

- اے۔ فراست خان یوں رہا ہوں۔ چند لمحوں بعد فراست خان کی آواز سنائی دی۔

- علی عمران یوں رہا ہوں۔ رپورٹ آگئی ہے۔ عمران نے کہا۔

- ہاں عمران صاحب۔ توٹ کر لجئے۔ فراست خان نے کہا اور پھر اس نے تفصیل بتانا شروع کر دی۔

- اُو کے۔ اس رپورٹ کی کاپی میں آہمی آکر اپ سے لے جائے گا اس کا نام سقدر ہے۔ عمران نے کہا۔

ایئر پورٹ سکورٹی فورس کے کمائڈر نے روک لیا تھا۔ پھر گرس لینڈ سخاوت خانے کے سینئر سکرٹری نے ایئر پورٹ پر آکر تحریری طور پر ضمانت دی کہ اس کیپول میں کوئی دھماکہ خیزیاً نقصان ہنچانے والی چیز نہیں ہے تو سکورٹی نے اسے لکنیر کر دیا۔ عمران نے سنجیدگی سے بات کرتے ہوئے کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ میں الاقوامی ایئر پورٹ کے بیزل شہر کو اتنی فرصت نہیں ہو سکتی کہ وہ گپیں مار سکے۔

- ہاں۔ میں خود اس روز ایئر پورٹ پر تھا اور میرے سامنے یہ پر ایلام پیش آیا تھا لیکن آپ کیوں پوچھ رہے ہیں۔ فراست خان نے کہا۔

- اس سافر گریپن کے کالغات سے اس کا تفصیلی پتہ اور دیگر کوائف مجھے قوری چاہیں۔ عمران کہا۔

- تھیک ہے۔ آپ وس میٹ بعد دوبارہ فون کر لیں۔ میں کسیوں سے دیکارڈ کی کاپی مل گواتا ہوں۔ یا پھر اپنا پس دے دیں۔ میں خود فون کر کے آپ کو تفصیل بتا دوں گا۔ فراست خان نے کہا۔

- میں پندرہ میٹ بعد خود ہی دوبارہ فون کر لوں گا۔ اللہ حافظ۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

- کیا آپ کو معلوم تھا کہ ایسا ایئر پورٹ پر ہوا ہو گا۔ بلیک روشنیت بھرے لجئے میں کہا۔

سینہ فرست خان سے عمران کا حوالہ دے کر ایک پہنچ کی رپورٹ لے آئے اور یہ رپورٹ دانش صیل ہنچا دے۔ اسے فوراً بھجو۔ میں اس رپورٹ کے انتظار میں ہوں۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد آپریشن روم میں تیز سینی کی آواز گونج اٹھی تو بلیک زرروپونک چڑا جکہ عمران انھیں بند کئے یعنہا ہوا تھا وہ دیے ہی یعنہا رہا۔ سینی کی آواز بتاری تھی کہ باہر سے کوئی چیز مخصوص باکس میں ڈرپ کی گئی ہے اور پھر اس میکانگی سٹم کے تحت یہ چیز خود بخوبی میز کی سب سے نچلی دراز میں بیٹھ جائے گی۔ سہ تاخندہ جب سینی کی آواز بند ہو گئی تو عمران نے انھیں کھو لیں اور سیدھا ہو کر بیٹھ گیا وہ دونوں ہی سمجھ گئے تھے کہ صدر نے ایئر پورٹ سے رپورٹ حاصل کر کے ہبھاں ہنچائی ہے۔
بلیک زردوتے میز کی دراز کھوئی اور ایک خاکی رنگ کا لفافہ تکال کر اس نے اسے عمران کے سامنے کھو دیا۔ عمران نے لفافہ کھوا اور اس میں موجود ایک لفافہ تکال کر اسے کھوا اس پر گریفن کی تصور بھی موجود تھی اور اس کے دیگر کوائف کے ساتھ ساتھ اس کا وہ پتہ بھی موجود تھا جو ایئر پورٹ سینہ فرست خان نے قون پر بتایا تھا۔ پتہ تو عمران کو قون پر ہی معلوم ہو گیا تھا یہیں دراصل وہ گریفن کی تصور دیکھنا پڑتا تھا اس لئے اب وہ غور سے اس تصور کو دیکھ رہا تھا کافی۔
رنگ اسے غور سے دیکھنے کے بعد عمران نے کاغذ والیں رکھ دیا۔
”مرن جلد والی ڈائری دو مجھے۔ عمران نے کہا تو بلیک

”ٹھیک ہے۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے کریڈل دیا اور پھر نون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیے۔
”جو لیا بول رہی ہوں۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے جو لیا کی آواز سنائی دی۔
”ایکسو۔ عمران نے مخصوص لجے میں کہا۔
”میں سر۔ جو لیا کا لجے یافتہ بے حد مودیات ہو گیا۔
”ایک اہم مشن گرست لینڈ میں دریش ہے۔ تم صدر۔ کیپشن تکمیل اور سور کو بتاری کا حکم دے دو اور تم بھی بتاری ہو جاؤ۔ کل جس پہلی قلاصہ سے تم سب نے جانا ہے۔ عمران تھیں لینڈ کرے گا اور وہی تھیں بھی کر دے گا۔ عمران نے کہا۔
”سر۔ وہ تفصیل تھیں بتاتا۔ بے حد حلق کرتا ہے۔ جو لیا نے کہا۔

”میں نے کہا کہ وہ تھیں بڑی کرتے گا۔ تفصیل کی بات نہیں کی اور تم پاکیشیا سیکٹ سروس کے صبران، ۰۔ پاکتمری سکول کے بچے نہیں ہو کہ تھیں سب کچھ تفصیل سے بتایا جائے۔ بننگ سے خود ہی سب کچھ سمجھ جایا کرو۔ عمران کا بھو لیکٹ اہمیتی سرو ہو گیا۔

”لیکن سر۔ جو لیا نے کہے ہوئے تھے میں کہا۔
”صدر کو کہہ دو کہ وہ فوراً ایئر پورٹ جا کر ایئر پورٹ کے ہنزل

تھے کہا۔
- آپ کا نام - کہاں سے بول رہے ہیں آپ۔ دوسری طرف
تھے کہا گیا۔
- سیرا نام علی عمران ایم ایس سی - ذی ایس سی (آکسن) ہے اور
سی پاکیشیا سے بول رہا ہوں۔ عمران نے باقاعدہ تفصیل سے
اپنا تعارف کرتے ہوئے کہا۔
- ہی بولڈ کریں۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔
- ہی بولڈ - ایم ایس بول رہی ہوں۔ چند لمحوں بعد ایک اور
نوافی آواز سنائی دی یعنی مجھے میں خاصی کر ٹھکی تھی۔
- سافت کلب نام رکھ لینے کے باوجود تمہارے گلے کی گزاریاں
اہم جگ سافت ہیں ہوئیں۔ تم ایسا کرو کہ مجھے میں بحیثیت کی
گریں گلوایا کرو۔ عمران نے منہ بتاتے ہوئے کہا۔
- ارے۔ ابھی تو میں نے ہڑے سافت مجھے میں بات کی ہے
کیونکہ میری سیکنڈری نے جب مجھے تمہاری ڈگریاں بتاتا شروع کیں
تو میں مجھے کہی کہ تم سب سے زیادہ میری ہارڈ و اس پر ہی طنز کرو
گے۔ ایم ایس نے ہستے ہوئے کہا۔
- اگر یہ حال ہے کہ تم ابھی اسٹھائی سافت مجھے میں بول رہی ہو
 تو وہ سروں کے لئے تو تمہاری آواز فولادی گزاریوں سے بھی زیادہ
کر دتے ہوئی ہو گی۔ میں نے ہٹلے بھی کئی بار تھیں یہ نہ سمجھتا یا ہے
جتنی تم اس لئے پر عمل نہیں کرتی۔ عمران نے کہا۔

زرو نے میز کی ایک دراز سے سرخ جلد والی **ٹھیکم** ڈائری نکال کر
عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران نے ڈائری کھوی اور پھر اس نے صفحے
پلٹنے شروع کر دیئے کافی درستک وہ صفحات پلٹنتا رہا پھر ایک صفحے پر
اس کی نظریں جنمی گئیں۔ وہ کافی درستک اس صفحے کو دیکھا رہا ہے
اس نے ڈائری پنڈ کر کے رکھ دی اور ہاتھ بڑھا کر رسیور انٹھایا اور
تیزی سے نسپریس کرنے شروع کر دیئے۔

- سافت کلب۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نوافی آواز سنائی
دی۔

- میڈم ہارڈ سے بات کرائیں میں پاکیشیا سے بول ۲
ہوں۔ عمران نے کہا تو بلیک زرو نے پونک کر اس کی طرف
دیکھا۔

- سوری۔ رائلک نہیں۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے
ساتھ ہی رابطہ مٹھم ہو گیا۔

- کیا آپ نے مذاق کیا تھا سافت کلب کی وجہ سے۔ بلیک
زرو نے کہا۔

- ارے نہیں۔ یہ مخصوصی کوڈ ہے۔ عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا اور ایک بار پھر نسپریس کرنے شروع کر دیئے۔

- سافت کلب۔ وہی نوافی آواز سنائی دی جس نے بھٹک
جواب دیا تھا۔

- میڈم ہارڈ اگر نہیں ہے تو میڈم ایم ایس سے ملوا دو۔ عمران

- چہاری صدیات والا سند کیا جل رہا ہے۔ عمران نے کہا۔
 - صدیات کیا مطلب۔ ایرلین نے چونک کر پوچھا۔
 - گرت لینڈ کی تمام صدیاتی فلکریاں اور صدیات استعمال کرنے والی لیبارٹریاں وزارت صدیات اور صدیات تلاش کرنے والی نیمیں سب چہارے ہی تو اندر ہیں۔ عمران نے کہا تو ایرلین ایک بار پھر پڑی۔
 - تم نے تو مجھے ملک صدیات بتا دیا ہے۔ چہارا صند کیا ہے کھل کر بات کرو۔ ایرلین نے کہا۔
 - ایک آدمی ہے گری芬۔ اس کا پتہ ہے تحری ون سماکا ایو نیو ڈارڈش گرڈن ایونیو گرت لینڈ۔ میں اس کا حلیہ بھی بتا دتا ہوں۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے حلیہ بھی تفصیل سے بتا دیا۔
 گریفن نامی یا آدمی پاکیشیا سے دس پونڈ وتن کی اہتمامی تایاب صدیات کا رد کس لے کر گوشہ بارہ تاریخ کو گرت لینڈ پہنچا ہے کجے اس بارے میں تفصیلات چاہئیں۔ عمران نے کہا۔
 - کتنا وقت دے سکو گے۔ ایرلین نے اس بار سمجھدہ مجھے میں کہا۔
 - تم کتنا پاہتی ہو۔ عمران نے کہا۔
 - اگر تم محلومات دو روز بعد حاصل کرنا چاہتے ہو تو ایک لاکھ

- ہزار بار کوشش کی ہے میں آواز سن کر لوگ بھاگ جاتے ہیں اب تم ہاؤ میں کیا کروں۔ کہو تو پاکیشیا آجائوں تم سے گرسنگوانے کے لئے۔ ایرلین نے ہستے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

- ہباں اصل گرسنگی نہیں سہاں تو آلو کی بی ہوئی گرسنگی ہے۔ عمران نے کہا۔

- آلو کی گرسنگی کیا مطلب۔ دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

- ہباں آلو بے حد ستا ہے۔ اس نے آلو کو ایال کر اور کھل کر اس سے گرسنگی بنتی جاتی ہے۔ اس طرح ایک ڈالر میں بنتے والی گرسنگی دو سو ڈالر میں آسانی سے فروخت ہو جاتی ہے اصل گرسنگی کے نام پر۔ اب یہ اور بات ہے کہ آلو کی گرسنگی سے چہارے ٹگی کی گراریاں مزید کرخت ہو جائیں گی۔ عمران نے کہا تو ایرلین کافی درست کہتی رہی۔

- چہاری سی یا تیس یا دو رہتی ہیں۔ اب ہاؤ کیسے فون کیا ہے۔ دوسری طرف سے ہستے ہوئے کہا گیا۔

- چہاری کرخت آواز سمنے کے لئے۔ یکونک تجھے چہاری آواز کی کر ٹکلی بھی پسند ہے۔ عمران نے کہا۔

- شکریہ۔ چبو کم از کم اس دنیا میں ایک تو ایسا آدمی ہے جسے میری آواز بھی پسند ہے۔ ایرلین نے ہستے ہوئے کہا۔

زمرہ بے اختیار کھل کھلا کر اس پر اور پھر تقریباً دیڑھ گھنٹے بعد عمران نے دوبارہ رابطہ کیا۔

“ایم لین بول رہی ہوں۔” ایم لین کی کرہت آواز ساتھی دی۔

“علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (اکسن) فرام دس اینڈ۔” عمران نے کہا۔

تم نے مجھے سافت کلب سے نکلوانے کی دھمکی کیوں دی تھی۔ ایم لین نے غصیلے لہجے میں کہا لیکن صاف محسوس ہو رہا تھا کہ اس کا خص مخصوصی ہے۔

اس نے کہ وہ سافت کلب ہے اور تم ہارڈ۔ تمیں معاونہ پڑے اور وہ بھی پیشگی۔ عمران نے کہا۔

وہ تو میں مذاق کر رہی تھی۔ آئی ایم سوری عمران تمیں سیری بات محسوس ہوئی ہے بہر حال میں نے معلومات حاصل کر لی ہیں لیکن تم اس گرینفون سے وہ محدثیات واپس حاصل کرنا چاہتے ہو تو پھر جہاڑے پاس دو طریقے ہیں ایک تو یہ کہ تم کھربوں ڈالر ز معاونہ ادا کر کے وہ محدثیات واپس حاصل کرو اور دوسرا طریقہ یہ کہ تم اسے ہمیشہ کے لئے بھول جاؤ۔ ایم لین نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ میز کی دوسری طرف بیٹھنے ہوئے بلکہ زمرہ کے بہرے پر بھی حریت کے تاثرات اپنے آئے تھے۔

کیا مطلب۔ کھل کر بات کرو۔ عمران نے تین لمحے میں

ڈالر معاونہ ہو گا اور اگر آج ہی چاہتے تو دس لاکھ ڈالر ز۔ فیصلہ تم کرو۔” ایم لین نے کہا۔

“میں ایک گھنٹے بعد دوبارہ فون کروں کروں کا معلومات حتیٰ اور تفصیل سے ہوں چاہئیں۔” عمران نے کہا۔

ٹھیک ہے۔ مل جائیں گی لیکن معاونہ پیشگی اور دس لاکھ ڈالر ز۔ ایم لین نے اس بار کاروباری لمحے میں کہا۔

مل جائے گا معاونہ۔ پیشگی کی بات دوبارہ میرے ساتھ کی تو سافت کلب سے باہر کھڑی نظر آؤ گی۔ تکھی۔ اب میں ایک گھنٹے بعد فون کروں گا۔ عمران نے احتیاط سرد لمحے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

آپ نے غصے کا اظہار کر دیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اب وہ معلومات حاصل ہی نہ کرے۔ بلکہ زمرہ نے کہا تو عمران نے اختیار اس پردا۔

اسے معاونہ سے زیادہ سافت کلب میں ہے اور اسے معلوم ہے کہ سافت کلب کا اصل مالک سر ربان الدین ہیں جو میرے انفل ہیں اور انفل نے میرے ہی کہنے پر اسے سافت کلب دے رکھا ہے اور سر ربان الدین قدر با اشیاء کے وہ اگر حکم دے دیں تو ایم لین کو واقعی پورے گستاخیں میں کہیں جائے پناہ نہ طے۔ اس نے اب دیکھنا وہ نہ صرف معلومات حاصل کرے گی بلکہ معاونہ بھی نہیں لے گی ورنہ اس کا معاونہ ہڑھتا ہی چلا جاتا۔ عمران نے کہا اور بلکہ

• تمہیں اتنی جلدی یہ ساری تفصیل کیسے مل گئی۔ عمران

نے حریت بھرے لجئے میں کہا۔

• جب تم تے گری芬 کا نام اور اس کا حلیہ بتایا تو میں فوراً ہمچنان گئی کہ یہ کریں لائسٹ کا گری芬 ہے۔ سچانپے میں تے آر تھر کی پرستی سکرٹری سے رابطہ کیا۔ وہ سیری ایجنت ہے جس کے نیچے میں یہ ساری تفصیل مجھے مل گئی ہے۔ ایمیلین نے کہا۔

• کیا یہ بات حق ہے یا اس آر تھر نے اپنے تھوڑتکے طور پر یہ فرضی کہانی کھوڑی ہے۔ عمران نے کہا۔

• ارے نہیں۔ محدثیات سے تعلق رکھنے والا ہر ادمی ڈارک فیس کے بارے میں بہت اچھی طرح جانتا ہے کہ پوری دنیا سے محدثیات پھوڑی کرتے اور پھر اسے قروخت کرتے ہیں۔ تھیم ایکریسا اور یورپ میں بے حد بدنام ہے۔ آج تک تمام حکومتوں نے زور لگایا ہے یہیں وہ ڈارک فیس کے خلاف معمولی سی کامیابی بھی حاصل ہیں کر سکیں۔ ایمیلین نے کہا۔

• اگر ہم اس سے یہ دعات غیرید کرنا چاہتے ہیں تو نہیں کیا کرنا ہو گا۔ عمران نے کہا۔

• اس کا منصوص طریقہ یہ ہے کہ تم ڈارک فیس کے نام ایکریسا، یورپ یا گریٹ لینڈ کے کسی معروف اخبار میں اشتہار دو جس میں درج ہو کہ تم ڈارک فیس سے غریدہ اوری کرنا چاہتے ہو اور اپناتپت اور قون نہیں کرنا چاہدے وہ تم سے خود ہی رابطہ کر لیں گے۔ ایمیلین نے

کہا۔

• میں نے جو معلومات حاصل کی ہیں ان کے مطابق گریفن گریٹ لینڈ کی ایک بظاہر غیر سرکاری تھیم گریٹ لائسٹ کا صبر ہے۔ گریٹ لائسٹ دراصل سرکاری تھیم ہے اسے ظاہر غیر سرکاری کیا گیا ہے۔ تھیم پوری دنیا سے ساستی فارموں لے۔ ساستی معلومات اور تایاب محدثیات جو دفعہ کے کام آسکیں حاصل کرتی ہے اس کی ایک اہم ایجنت سمجھی ہے وہ ان دونوں ایکٹری میاں ہے۔ اس کے پاس کا نام آر تھر ہے۔ بہر حال گریفن نے یہ دعات پاکیشیا سے حاصل کی اور آر تھر کو ہمچندا ہی۔ آر تھرنے یہ دعات سکرٹری دفعہ جو ان کی ہبکتی کا انچارج ہے کو ہمچندا ہو۔ سکرٹری دفعہ تے آر تھر کو یہ دعات گریٹ لینڈ کی معروف سیاہ لیباوری میں بھجوانے کا حکم دے دیا۔ آر تھر نے گریفن کو یہ دعات جو ٹیلے رنگ کے شسلے مارتی ہوئی دعات کے کیپوں میں بعد تھی لیباوری ہمچنانے کا حکم دیا لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ گریفن کی لاش ہاتی ہے پر اس کی کارگے اندر پڑی ہوئی ہی ہے اور کیپوں الالیا گیا۔ دوسرا بے دعا آر تھر کو قون پر بتایا گیا کہ یہ دعات بد نام نمائش تھیم ڈارک فیس نے حاصل کر لی ہے۔ اب اگر گریٹ لینڈ سے غریدنا چاہے تو وہی الگہ ڈال رہی گرام قیمت پر غریدہ سکتا ہے۔ اس پر آر تھر نے سکرٹری دفعہ سے بات کی لیکن انہوں نے اس قدر بھاری قیمت پر اسے غریدنے سے اکار کر دیا ہے۔ ایمیلین نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

کہا۔

مال دیتے کے لئے اپس سامنے تو آتا ہو گا۔ عمران
نے کہا۔

نہیں۔ ان کا طریقہ کار اتنا فیکھیہ ہے۔ یہر حال مال خریدار
کے پاس بیٹھ جاتا ہے اور مال بھیجتے والے کو کوئی نہیں کر
سکتا۔ ایم لین نے کہا۔
کیا اس کے بارے میں کوئی معلومات نہیں ہے۔ عمران
نے کہا۔

ہیں تو ہی مگر۔ ایم لین نے کہا۔

نہیں پھر محادثے کا دوڑہ پڑتے لگا۔ میں فکر مت کرو۔
محادثہ غرور دوں گا۔ عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔

شکریہ۔ صرف اتنا معلوم ہے کہ ڈارک فیس کا کوئی نہ کوئی
تحقیق گرد لینڈ کے بدنام نہاد لٹک کپ سے ہے کیونکہ اکثر
لٹک کپ کا فون ہی ہے لوگ استعمال کرتے ہیں لیکن آج تک
اصل حقیقت تک کوئی نہیں پہنچ سکا۔ ایم لین نے کہا۔

اوے۔ اب تم اپنا اکاؤنٹ نہ اور بیک کے بارے میں بتا۔
” عمران نے کہا تو دوسری طرف سے تفصیلات بتا دی گئی اور
اوے عمران نے اس کا شکریہ داکر کے رسمیور رکھ دیا۔

تفصیلات نوٹ کر لی ہیں تم نے۔ ایک لاکھ ۱۰ روپیہ جو
” عمران نے کہا تو بیک لیو نے ایجاد میں سرطان دیا۔

بھرا کاہل کے ایک دورافتارہ ہرے پر بی ہوئی ایک خاصی بڑی
خمارت کے اندر کرے میں ایک سانڈ کی طرح پلا ہوا آدمی کری پر
بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے میر سفید رنگ کا ایک کیپول رکھا
ہوا تھا جس کی سطح پر ایسے عجوس ہو رہا تھا جسے شعلے بیجے سے اوپر اور
اوہ سے بیجے سلسلہ حرکت کر رہے ہوں۔ اس آدمی کی تھریں اس
کیپول پر بنتی ہوئی تھیں۔ کیپول سائز میں زیادہ بڑا تھا لیکن
بہت پچھنا بھی نہ تھا۔ میر سفید رنگ کا ایک فون موجود تھا۔

حریت ہے اس کیپول میں اتنا دوست بند ہے کہ اس سے پورا
بھرا کاہل خریدا جا سکتا ہے۔ اس آدمی نے بڑا تھا
اسی لمحے سفید رنگ کے فون کی گھنٹی بیج اٹھی۔ یہ فون بغیر تار کے تھا
یہ عجوس فون تھا جسے ایک تجارتی سیٹلائیٹ سے مسلک کیا گیا تھا
اور اس بات کا عجوصی اقتalam کیا گیا تھا کہ اس فون کو کوئی بھی

ہوئے کہا۔

- اور سنو۔ مجھے اطلاع مل چکی ہے۔ کہ اس کیپول کے حصول کرنے پا کیشنا سکت سروں بھی حرکت میں آچکی ہے۔ اس بارے میں معلوم ہوا ہے کہ یہ لوگ اہمیت تر اور شااطر ہیں ان کا ایک آدمی دوسروں کی آواتروں اور لگوں کی نقل اس قدر کامیابی سے کر رہا ہے کہ خود اصل آدمی ہیں، ہبھان سکتا اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ کسی بھی سری آواتر اور مجھے میں جس کیپول کے بارے میں حکم دے تو تم نے اسکی کوئی بیت نہیں مانتی۔ لارڈ نے کہا۔

- تو پھر لارڈ آپ مجھے کیے کیپول کیے واپس لیں گے۔ ٹریگ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

سچی بیت میں جس قونیتے والے ہوں۔ کان کھول کر غور سے سن لو۔ میں اب تمہیں قون اس وقت کروں گا جب اس کیپول کا کسی حکومت سے سودا ہو جائے گا۔ اس سے بھلے نہیں۔ چاہے اس سے الیک سال کیوں نہ لگ جائے اور اب میں لارڈ کی بجائے لارڈ ٹھیکرے کے نام سے کال کروں گا۔ کیا نام بتایا ہے میں نے۔ لارڈ نے کہا۔

- لارڈ ٹھیکرے۔ ٹریگ نے جواب دیا۔

- یہ نام یاور کھانا اور دوسرا حکم من او۔ اب فراگو میں اس وقت لگ کوئی آدمی داخل نہ ہو گا جب تک یہ کیپول ہبھان موجود ہے۔ بلکہ وہ میں آتے والی ہر لائچ اور ہر جہاز کو بیلا توقف اڑاتا۔

پڑے سے بڑا مو اصلاحی انجیئر بھی ٹریں نہ کر سکے۔ قون کی گھنٹی بچتے ہی اس آدمی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور انٹھا لیا تھا۔

- لیں۔ ٹریگ بول رہا ہوں۔ اس سانڈ کی طرح پڑے ہوئے آدمی نے رسیور انٹھا کر کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

- لارڈ بول رہا ہوں۔ دوسری طرف سے ایسی آواز سناتی دی جسے کوئی خونخوار بھیریا انسانی آواز میں بول رہا ہو اور یہ آواز سنتے ہی سانڈ کی طرح پڑے ہوئے آدمی کے ہمراہ پر خوف کے تاثرات ابھر آئے۔

- حکم دو۔ لارڈ حکم دو۔ ٹریگ نے اہمیت مودباد لجھے میں کہا۔

- کیپول تمہارے پاس بیٹھ گیا۔ لارڈ نے اسی لجھے میں پوچھا۔

- لیں لارڈ۔ ایک ٹھنڈے جملے خصوصی ہیلی کا پڑیر لایا گیا ہے اور اس وقت میرے سامنے پڑا ہے۔ ٹریگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

- یہ دھیا کا سب سے قیمتی کیپول ہے اور پوری دیبا عنقریب پانگوں کی طرح اس کے یونچے بھاگ پڑے گی اس لئے اسے میں نے کسی بیک لاکر میں رکھنے کی بجائے تمہارے پاس بھیجا ہے۔ تم اسے کے سپیشل سین میں رکھو۔ لارڈ نے کہا۔

- لیں لارڈ۔ حکم کی تعییں ہو گی۔ ٹریگ نے جواب دیتے

آدمیوں سیت سندھ کے کیروں کی خوراک بنادیتے جاؤ گے۔ لارڈ
کے لئے میں ایک بار پھر غراہت ابھرائی تھی۔

”آپ بے فکر میں لارڈ۔ کیپول سہماں ہر طرح سے محفوظ رہے
ہو۔“ ٹریگ نے کہا۔

”اور سنو۔ میرے اور تمہارے علاوہ اس پوری دنیا میں اور کسی
کو معلوم نہیں ہے کہ کیپول کہاں موجود ہے اور یہ راز تم نے بھی
صرف اپنے تک ہی رکھتا ہے۔“ لارڈ نے کہا۔

”میں لارڈ۔“ ٹریگ نے کہا اور دوسری طرف سے اوکے کہ کر
ریٹھ ختم کر دیا گیا اور ٹریگ نے ایک طویل ساتھ لیتے ہوئے
رسیور رکھ دیا۔ پھر وہ انعام اس نے کیپول کو انعامیاں اور پھر اس کرے
سے نکل کر وہ ایک راہداری سے گزر کر ایک اور چھوٹے سے کرے آ
گی اس نے دیوار کی جڑیں سیر بارا تو کرے کے فرش کا ایک حصہ
کی سندوق کے داخلکن کی طرح انداخت گیا اور ٹریگ یعنی جاتی ہوئی
سیحیاں اترتا چلا گیا۔ اب وہ ایک خاصے دینے کے خانے میں تھا۔
جہاں اس نے ایک دیوار کی شخصی جگہ پر اپنا دایاں ہاتھ رکھ کر
اسے دیا یا تو سر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار درمیان سے کھل کر
سانیدھیوں میں چلی گی۔ اب وہاں ایک قد آدم سیف نظر آئے رکھا تھا۔

ٹریگ نے ایک بار پھر اپنا دایاں ہاتھ اس سیف پر رکھا تو لکھ کی
آواز سے سیق خود بخود کھل گیا۔ ٹریگ نے کیپول سیف کے ایک
خانے میں رکھا اور پھر سیف کو بند کر کے اس نے اپنا دایاں ہاتھ اس

سب تک سہماں ریڈ الرٹ رہے گا جب تک یہ کیپول سہماں موجود
ہے۔“ لارڈ نے کہا۔

”میں لارڈ۔ حکم کی تعسیل ہو گی۔“ وہے بھی اس بلکہ وہے پر
سوائے ہماری لانچوں کے اور کوئی لانچ سفر کر ہی نہیں سکتی۔ پرانی
میں چپی ہوئی چھاتیں جلد ہی نئی لانچوں کے پر پہنچے الادیتی ہیں۔“
ٹریگ نے کہا۔

”اپنی لانچیں تو چلتی ہیں میں گی کیونکہ کاروبار تو جاری رہے گا
یعنی کوئی لانچ یا کوئی آدمی فراؤ گورے پر شہرے گا نہیں۔“ البتہ
صرف سپلانی لانچ والی لانچ رک سکے گی اور کوئی نہیں۔“ لارڈ
نے کہا۔

”میں لارڈ۔ آپ بے فکر میں سہماں تک دے بھی کوئی نہیں
ہنچ سکتا۔“ ٹریگ نے ہدے اعتماد بھرے لہے میں جواب دیتے
ہوئے کہا۔

”نادو پر ریڈ لائٹ جلا دوتا کہ کوئی ایسی کاپڑ بھی فراؤ کے اور
سے۔ گزرے اور جو گزرنے لگے اسے فحاشی ہی جعلہ کر دتا۔“
لارڈ نے ایک اور حکم دیتے ہوئے کہا۔

”لکھ لارڈ۔ حکم کی تعسیل ہو گی۔“ ٹریگ نے جواب دیا۔

”میری ان شخصی ہدایات سے تمہاری لکھ میں یہ بات آگئی ہو
گئی کہ یہ کیپول کس قدر قیمتی ہے اس نے اس کی حالت تمہارا
بھلما فرش ہوا کا۔ اگر تم نے اس میں کوتاہی کی تو تم اپنے جس سے اور

- اوہ بان - اے میرے پاس بھجو دینا۔ اس کے علاوہ اور کوئی جسمے پر نہیں آئے گا۔ ٹریک نے چونک کر کہا۔

- یہ بان - حکم کی تعلیل ہو گی۔ دوسری طرف سے کہا گی تو ٹریک نے دوبارہ بیٹن پر لس کر دیا اور پھر آدھا کر میز کی دراز میں رکھ کر اس نے میرے ساتھ ہی موجود ریک سے شراب کی بڑی ہی بول انعامی اس کا ذھکر ہشایا اور بول کو منہ سے لگا کر اس طرح شراب پینے لگا جیسے پیاسا اوت پانی پیتا ہے۔

پر رکھا تو کنک کی آواز کے ساتھ ہی سیف لاک ہو گیا تو ٹریک والپ مڑا اور سری ہیاں چھڑتا ہوا اپر کمرے میں بیٹھ گیا۔ فرش کو برابر کرنے کے بعد وہ اس کمرے سے باہر آیا اور دوبارہ لپٹنے آفس میں آکر کری پ بیٹھ گیا۔ اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک چھوٹا سا ریمبوٹ کنٹرول ہنا آدھہ نکال کر اس نے اسے میز پر رکھا۔ اس آلے پر فون کے ڈائل کی طرح نہ رہتے۔ اس نے ایک نمبر پر لس کر دیا تو آلے کے سرے پر سرخ رنگ کا بلب جمل انعام سپرد ہوئے بعد بلب سین ہو گیا۔

”ٹوٹی بول رہا ہوں ما سڑ۔“ ایک مرد ان آواز سنائی دی۔ بھر پے حد کرخت تھا۔

”جسے پر ریڈ الرٹ کر دو ٹوٹی۔“ تاؤر پر ریڈ لائٹ جلا دو۔ سوائے سپلانی لائچ کے کوئی لائچ چاہے اس پر کوئی بھی سوار ہو جسے پر ایک لمحے کے لئے بھی نہیں ٹھہرے گی۔ جو ٹھہرے اسے سرماں کوں سے الادو۔ جسے کے اوپر سے گزرنے والے ہر ایسی کاپڑ کو گزنوں سے الادو۔ جسے پر موجود تمام افراد کو حکم دے دو کہ یہ اطلاع ثانی جسے پر ریڈ الرٹ رہے گا ان میں سے کسی نے بھی ریڈ الرٹ کی خلاف ورزی کرنے کی کوشش کی تو اسے لندہ لین پر دفن کر دیا جائے گا۔ ٹریک نے چیچی کر بولتے ہوئے کہا۔

”باس۔ آپ نے میں ایس کو کال کیا ہوا ہے وہ کسی بھی لمحے سکتی ہے اس کے بارے میں کیا حکم ہے۔“ ٹوٹی نے کہا۔

پاکیشیا کی نسبت میں کافی زیادہ سردی تھی۔ اس دوران تقریباً سب ساتھیوں نے عمران سے مشن کے بارے میں تفصیلات پوچھنے کی کوشش کی لیکن عمران انہیں پاکیشیا ایرپورٹ سے لے کر اپ تک نہ آپلا آ رہا تھا۔ سستھو تھے میں پھائے کی پیالیاں رکھے اندر داخل ہوا اور اس نے ایک ایک پیالی سب کے سامنے رکھی اور خاموشی سے اپنی چلا گیا۔

”عمران صاحب۔ کیا تم میں چائے پینے آئے ہیں۔“ اپناں
مخدومے کہا۔

”میرا تو واقعی دل چاہ رہا ہے کہ بس سلسل چائے پیتاں ہوں۔“
ابھی سلمان کی لاگہ متین کرو لاکھ دھنکیاں دو لیکن وہ نہ سے مک نہیں ہوتا۔ میں ناشتے کے ساتھ ایک پیالی دے کر پھر بات ہی نہیں ستا اور سچاں دیکھو سستھو سے کہوا اور سستھو قوراً چائے پیتا لانا ہے کلارک کے ذریعے وہ ایرپورٹ سے اس کوٹھی سے جائیں گے۔“ وہ سب اصل بھروسی میں تھے سچاں ایک طازم سستھو تھا جس کے یادے میں کلارک نے بتایا تھا کہ سستھو ہر لحاظ سے بال استفادہ اور ذمہ دار آؤں ہے۔ کوٹھی میں دو نئی گارس، ضروری اسٹک، میک اپ کا سامان اور نہاد اور مرداتہ لباسوں سے بھری ہوئی دوالہاریاں بھی موجود تھیں۔“ میں نے بھٹے کبھی بتایا ہے جواب بتائے گا۔“ تقریبے سے وہ سب اس وقت ایک بڑے گردے جس کر سیوں پر ہیٹھے ہوئے تھے ہتھے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب۔ میرا عجیب ہے کہ آپ کو کلارک کی طرف سے جب سے وہ سچاں آئے تھے وہ دوسری بار چائے پی رہے تھے کیونکہ کسی انفار مشن کا انتقال ہے۔“ کیپشن شکیل نے کہا۔

عمران اپنے ساتھیوں جویا، صفرہ، کیپشن شکیل اور تقریبے کے ساتھ گرست لینڈ کی ایک رہائشی کا نوٹی کی ایک کوٹھی موجود تھا۔“ وہ سب ایک گھنٹہ ہیلے پاکیشیا سے سچاں جائیں گے۔ ایرپورٹ پر گرست لینڈ میں پہنچنے والے ایک جگہ کلارک نے ان کا استقبال کیا تھا اور ہم کلارک کے ذریعے وہ ایرپورٹ سے اس کوٹھی سے جائیں گے۔“ وہ سب اصل بھروسی میں تھے سچاں ایک طازم سستھو تھا جس کے یادے میں کلارک نے بتایا تھا کہ سستھو ہر لحاظ سے بال استفادہ اور ذمہ دار آؤں ہے۔ کوٹھی میں دو نئی گارس، ضروری اسٹک، میک اپ کا سامان اور نہاد اور مرداتہ لباسوں سے بھری ہوئی دوالہاریاں بھی موجود تھیں۔“ میں نے بھٹے کبھی بتایا ہے جواب بتائے گا۔“ تقریبے سے وہ سب اس وقت ایک بڑے گردے جس کر سیوں پر ہیٹھے ہوئے تھے ہتھے ہوئے کہا۔

• تم کبھی سلک کلب گئے، وہ عمران نے پوچھا۔
 • نہیں عمران صاحب۔ میں کبھی وہاں نہیں گیا کیونکہ وہاں کسی
 شریف آدمی کو بروادشت نہیں کیا جاسکتا۔ یہ پورے گردت یعنی کا
 بے بد نام ترین کلب ہے۔ کارک نے جواب دیا۔
 • اُو کے تجھیں کیوں؟ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔
 • یہ کس ذیل کا سلسلہ ہے عمران صاحب۔ صدر نے کہا تو
 عمران نے اختیار ہش پڑا۔

• اب تمہیں ہاتھا پڑے گا درست ایسا ہو کہ تم انھی کر دیوار سے
 سر بنا شروع کر دو۔ عمران نے کہا۔
 • اپنے خود پری ہمیں اس سینچ سکتے ہیں۔ صدر نے
 سکرتے ہوئے جواب دیا۔

• تو پھر کافی کھول کر سنو۔ قصہ بھلے درویش کا لیکہ اصل درویش کا
 ایک تھا یاد شاہ۔ ہمارا تھا راشماد یاد شاہ۔ عمران نے باقاعدہ
 فتحی اور ہتھ پخت ٹھاٹ آدمی ہو سکتا ہے۔ یعنی ماٹی ایجاد
 بھی بروادشت نہیں کر سکتا۔ دوسری طرف سے کارک کی آواز
 لائی۔ صدر نے کہا تو سب بے اختیار کھل کھلا کر ہش
 سناتی دی۔

• جیسی کیسے معلوم ہوا کہ وہ میرا مطلوب آدمی ہو سکتا ہے۔ پس۔

• اندھائی نے ایک صرف ایسی بیدا اگی ہے جس کی زبان کی
 گزشتہ سال ڈارک فس کی ایک ذیل اس کے ذریعے ہوئی تھی۔ بھلے ہیں، وہ تیس اور وہ صرف ہے سورت جبکہ مردہ کی زبان اول تو
 یہ اظلاء جتی ہے۔ کارک نے جواب دیا۔

• ہاں۔ میں نے اس کو ذمے لگایا کہ وہ چیک کر کے بتائے کہ
 ہم کے کلبوں میں سے کس کلب میں سب سے زیادہ جو اکھیلا جائے
 ہے تاکہ ہم بھی وہاں ٹرانی کریں۔ شاید آغا سلیمان پاشا کا تمام امور
 ایک ہی جھٹکے میں صاف ہو جائے۔ عمران نے جواب دیئے
 ہوئے کہا اور پھر اس سے بھلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گئی
 تھی انھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور انٹھا لیا۔

• میں۔ علی عمران ایم ایس سی۔ ذی ایس سی (آکسن) پر دلیکس سے
 ہونے کے باوجود بول بہا ہوں جب کہ اماں بی کہتی ہیں کہ پر دلیکس
 میں بولا بھی کم کرو ایسا ہے، ہو کہ القاٹ کا ذخیرہ ختم ہو جائے اور تر
 پر دلیکس سیں دوسروں سے القاٹ لائیتے پھر وہ۔ عمران کی زبان واقعی
 شتر بے ہمار کی طرح چل رہی تھی۔

• عمران صاحب۔ کارک بول رہا ہوں۔ سلک کلب
 ایک تھا یاد شاہ۔ ہمارا تھا راشماد یاد شاہ۔ عمران نے باقاعدہ
 وہشی اور ہتھ پخت ٹھاٹ آدمی ہے۔ وہ اپنے مقابل کی اوپری آواز
 کاٹتی۔ کاش چماری زبان کی بیکھیں ہوتیں اور جیکیں سیرے پاس
 سناتی دی۔

• عمران نے سکرتے ہوئے کہا۔

• اگر شستہ سال ڈارک فس کی ایک ذیل اس کے ذریعے ہوئی تھی۔ بھلے ہیں، وہ تیس اور وہ صرف ہے سورت جبکہ مردہ کی زبان اول تو
 یہ اظلاء جتی ہے۔ کارک نے جواب دیا۔

واثقی مسلسل ہلاتے چلے آ رہے ہو۔ انہیں مشن کے متعلق تفصیل
بنا دو۔ ویسے گرت لینڈ کے چیف سیکرٹری نے سر سلطان کو فون پر
بیان ہے کہ کارڈ کس دفاتر گربت لینڈ کی ایک پرائیورٹ سٹیم نے
اہمیت ہے اور انہوں نے اس سٹیم کے خلاف اہمیت حث ایکش یا
ہے یعنی بسا تھی ہی انہوں نے بتایا ہے کہ یہ دفاتر اپ ایک اور
خوبیاں ڈارک فیس کے قبیلے میں چلی گئی ہے اور انہیں
اعلامات ملی ہیں کہ وہ اس کا سوداراما سی کی حکومت سے کر رہی ہے
کیونکہ گرت لینڈ میں راما سی کا ایک ایجنت ایک روڈ ایکسپریس ٹرین میں
ہماں ہوا تو اس کی جیب میں موجود ڈائری میں راما سی حکومت
ہلاک کس کیپول اور ڈارک فیس کے بارے میں درج تھا اور آگے
وہ لوب ڈائری کی رقم بھی لکھی ہوئی تھی۔ چیف نے تفصیل
باتے ہوئے کہا۔

اس اعلان کا شکریہ۔ میں تو سوچ رہا تھا کہ اس ڈارک فیس کو
اکی بارہ روپے دے کر کیپول حاصل کر کے اپ سے کوئی بڑا
چیک وصول کروں گا لیکن لگتا ہے کہ یہولی سیری توقع سے تیارہ لگتا
ہر صورت ہو گئی ہے۔ عمران نے اس پار سنجیدہ لمحے میں جواب
دیتے ہوئے کہا۔

”جس قدر جلد ممکن ہو سکے اسے حاصل کرو۔ ورنہ جس قدر ویر
بوجی معاملات اپنچھتے چلے جائیں گے۔“ ایکسٹو نے کہا۔

”اپ بڑی مالیت کا چیک دیئے کا وعدہ کریں تو میں ابھی جو یہاں کے

کی زبان ہلانے کی بجائے دس ٹکوکا سر ملادیتے ہیں اور اگر وہ زبان کو
حرکت دینے پر آمادہ ہو جائیں تو ہیکم کی ایک ہی گھری پر اس طرح
کام جاتے ہیں جیسے سائب کی پھنکار سن کر چڑیاں کام جاتی
ہیں۔ عمران کی زبان ایک بار پھر روان ہو گئی۔

”خدا کی پناہ۔ تم واقعی ناقابل علاج ہو۔“ جو یہ نے طویل
سائنس لیتے ہوئے کہا اور سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔ پھر اس سے
چلتے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی ایک بار پھر بچ انھی اور
عمران نے رسیور اٹھایا۔

”علی عمران ایم ایس سی۔“ ایس سی (اکسن) بول رہا ہوں۔
عمران نے اپنے مخصوص چھتے ہوئے لمحے میں کہا۔

”ایکسلو۔“ دوسری طرف سے چیف کی مخصوص آواز ستائی دی
تو۔ صرف عمران بلکہ سارے ساتھی بھی اس طرح اچھل ہے جسے
انہیں ہاتھی دو لمحہ کا الیکٹرک کرنس ٹلک گیا۔

”آپ بھاگ بھی بھیجا نہیں چھوڑتے۔“ کتنے اٹھیناں سے ہیٹھے،
گئی ہاتھ دے تھے کہ آپ کی آواز سن گئی یہاں لگا جیسے ہمارے
سر دین پر ایک بہم پھٹ پڑا ہو۔ عمران نے کہا تو جو یہاں تھے لفکت
انہیں نکالیں۔ ظاہر ہے جس طرح سر سلطان صدر محکمت کی توہین
برداشت نہیں کر سکتے تھے اس طرح جو یہاں بھی چیف کی توہین
برداشت نہ کر سکتی تھی۔

”میں نے تمہیں کہا تھا کہ تم ساتھیوں کو بریف کر دنا یہیں تم

بھی بتا دیا کہ کس طرح اس گرینن کے بارے میں معلوم ہوا اور پھر
گرینن کی بلاکت کے بعد معلوم ہوا کہ یہ دعات اب ایک اور خلیٰ
خلیم ڈارک فیس کے قبیلے میں چلی گئی ہے اور اس سلطے میں کلگ
کلب کا نام سامنے آیا تھا اور اب کلارک نے بھی بتایا ہے کہ کلگ
کلب کا استثنی شیر ماٹی اس ڈارک فیس سے منسلک ہے اور
چیف نے اطلاع دی ہے کہ ڈارک فیس اس دعات کا سودا اہتمانی
گراں قیمت پر حکومت رامائی سے کرنے والی ہے۔ عمران نے
کہا۔

”وہی ہیڈ مال بھی ہمارا ہے اور تم چوروں کے بھیجے احتقون کی
طرح بھاگ رہے ہیں۔ چلو انہوں میرے ساتھ۔ میں ابھی اس ماٹی کے
 حق سے سب کچھ انگوالوں گا۔“ تشور نے اہتمانی عصیلے لمحے میں
کہا۔

”ہم نے اس ماٹی گو دہان سے اس طرح انداز کرتا ہے کہ کسی کو
معلوم ہو سکے ورنہ کلگ کلب کے لوگ اور پھر وہ ڈارک فیس کے
اوی ہمارے بھیجے لگ جائیں گے اور ہم لمحہ کر رہ جائیں گے۔“ عمران
نے اس بار سمجھیدہ لمحے میں کہا۔

”عمران صاحب۔ اس بھرے پڑے کلب سے اسے انداز تھیں کیا
جا سکتا اور ہی اس نے کسی کے بارے میں بتانا ہے۔ یہ باتیں اس
کے آفس میں ہی پوچھی جا سکتی ہیں۔“ صدر نے کہا۔
”میں اس سے خود پوچھے لوں گا۔“ تشور نے اسی طرح عصیلے

بیاس سے کیپول برآمد کر سکتا ہوں۔“ عمران نے کہا۔

”دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا۔“

” یہ تم چیف سے اس توہین آمیز لمحے میں بات کیوں کرتے
ہو۔“ جسے ہی عمران نے رسیور رکھا جو یا نے آنکھیں نکلتے
ہوئے عصیلے لمحے میں کہا۔

”اور وہ بھی ڈپٹی چیف کے سامنے۔“ صدر نے گرہ لگاتے
ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”ایسی باتیں کر کے یہ اپنا احساس کتری دور کرتا ہے۔“ تشور
نے مزید گرہ لگاتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب۔ پلیس ہمیں مشن کے بارے میں بتائیں۔“
کیپشن شکیل نے اہتمانی سمجھیدہ لمحے میں کہا۔

”ہا۔“ بتاتا ہوں یعنی چیف کو جہاں ہونے والی باتوں کا کیے
علم ہو گیا۔ کیا یہ چیف قوم جاتیں میں سے تو نہیں۔“ عمران نے
کہا تو سب بے اختیار چوٹک پڑے۔

”اوہ واقعی۔“ باتیں ہم جہاں کر رہے تھے اور ہاں یعنی چیف
سب کچھ سن رہا ہے۔ یہ کیا چکر ہے۔“ تشور نے کہا۔

” یہ ساری دنیا ہی ایک چکر ہے۔ اب ڈپٹی چیف کے سامنے
چیف کے بارے میں مزید کوئی ریمارکس پاس کرنا مناسب نہیں
ہے اس لئے اب مشن کے بارے میں سن لو۔“ عمران نے کہا اور
پھر اس نے تفصیل سے کاردا کس دعات کے بارے میں بتا دیا اور یہ

لنجے میں کہا۔

”ٹھیک ہے۔ تم صدر اور کپیشن ٹھیکیل کے ساتھ ہیاں جاؤ اور اس مائی سے معلوم کر کے آؤ کہ ڈارک فیس کا ہینڈ کوارٹر کہاں ہے اور اس کا چیف کون ہے۔“ عمران نے کہا۔

”اور آپ کیا کریں گے۔“ صدر نے کہا۔

”میں اور جو یا ایک اور آدمی جیزے کے پاس جائیں گے۔ یہ آدمی گہست یہندہ کی ایسی ہجنسی کا چیف رہا ہے جس کا کام ہی ایسی خفیہ ٹھیکیوں کو تربیت کرتا اور پھر ان کا تھامہ کرتا تھا۔ وہ اب ایک کلب چلاتا ہے اور لا محلہ اسے اس تھیم کے بارے میں معلومات ہوں گی۔“ عمران نے کہا۔

”تو پھر ہمیں اس سے بات کر لیں۔ یہ مائی تو چھوٹا آدمی ہو گا۔ اس سے شاید زیادہ تفصیل معلوم نہ ہو سکے۔“ صدر نے کہا۔

”نہیں۔ ہمیں ہر امکان پر ہمیک وقت کام کرنا ہو گا۔ اب واقعی تمہارے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔“ عمران نے کہا تو سب نے اشیاءت میں سریطاء ہی۔

ڈارک فیس کا چیف لارڈ اکرہے بدن اور بے قدر کا اوھی عمر آدمی تھا۔ البتہ اس کی آواز میں غراہت کا عصر قدرتی تھا۔ وہ گہست یہندہ کا ہی پاشدہ تھا اور گہست یہندہ کی ایک ہجنسی میں بھی کافی عرصہ تک کام کرتا رہا تھا اور اس ہجنسی کا سپریکٹ کھلاتا تھا۔ اس کا اصل نام نادر من تھا لیکن اب وہ لارڈ کھلاتا تھا۔ ہجنسی سے فارغ ہونے کے بعد اس نے ہین الاقوامی سٹل پر اٹکے کی اسٹلٹک کا کاروبار شروع کر لیا اور پھر آہست آہست اس کا یہ کاروبار اس قدر پڑھ گیا کہ اس نے بکر انکال کے جنوب مشرق میں واقع چار جزیروں پر اپنے اڈے قائم کر لئے۔ یہ سارا علاقہ بلیک وے کھلاتا تھا اور عام جہاز اور لاٹھیں اور ہر کا دن دن کرتی تھیں کیونکہ ہمہاں جگہ جگہ پانی میں چھپی ہوئی چھانیں موجود تھیں اور کسی بھی پستان سے نکلا کر جہاز یا لائن کے پر ٹھے اور بلاتے تھے۔ ان زیر آب چھانتوں کی وجہ سے یہ چاروں جزیرے جو

بُوسائی میں بے پناہ عربت تھی۔ وہ رائل کالونی کی ایک اہمیٰ شاندار کوئی میں اکیلا ملازموں کے ساتھ رہتا تھا کیونکہ آج تک اس نے خادی نہ کی تھی۔ اپنے شاندار کوئی کے ایک خلیٰ ہے خانے میں اس نے ڈارک فس کا مخصوصی آفس بنایا ہوا تھا جہاں ایسا فون موجود تھا جس کا تعلق ایک مخصوص سینٹلائز سے تھا اس لئے اس فون کو کوئی ٹریس نہ کر سکتا تھا۔ اس فون سے وہ اپنے آدمیوں سے رابطہ کرتا تھا جنکہ عام حالات میں وہ اپنی کمپنی کے آفس میں رہتا تھا اور وہاں بیٹھ کر کمپنی کا کام کرتا رہتا تھا۔ اس وقت بھی وہ کمپنی کے آفس میں بیٹھا ایک برف فائل کے مطالعہ میں صروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھستی بخ انجی اور اس نے پا تھا بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”میں۔۔۔ اس نے سمجھیدہ بچے میں کہا۔

”آپ کے دوست جیفرے کی کال ہے سر۔۔۔ دوسری طرف سے اس کی لینڈی سکرٹری نے کہا تو نارمن بے اختیار بچوںک پڑا۔

”اوہ اپھا۔۔۔ کراو بات۔۔۔ نارمن نے کہا کیونکہ جیفرے اس کا الیہا دوست تھا جسے اس کے بارے میں تمام تفصیلات کا علم تھا۔ جیفرے خود بھی گرت لینڈل کی ایک سرکاری ہبھی کا چیف رہتا تھا اور پھر رٹائر ہو کر اس نے ایک کلب بنایا تھا اور ابھی تک اس کلب کو چلانے کے ساتھ ساتھ وہ تحریری کا ایک جیٹ ورک بھی چلاتا تھا۔ کافی عرصہ بعد اس کا فون آیا تھا۔

قدرتی طور پر ایک ہی سیدھے میں تھے وہ ران تھے لیکن نارمن نے اس سارے علاقے کا سردے کرنے کے بعد ایک مخصوصی راست ٹریس کر یا تھا جس میں زر آب چنانیں موجود نہ تھی۔ اس طرح اس کے آدمیوں کی لاپچیں آسانی سے ہبھا آتی جاتی رہتی تھیں۔ اس طرح بغیر کسی رکاوٹ اور چینٹنگ کے وہ اس راستے سے اسلیٰ کی سرکش آسانی سے کرتا رہتا تھا۔ اس طرح اس کی تنظیم اور بڑھتی چلی گئی اور پھر اس نے ایک چھوٹی ہبھی بھی بنالی۔ اس میں اس نے تجربہ کار ہبھتوں کو اکٹھا کیا۔ اس نے ہبھی کے ذریعے اہمیٰ قسمی سائنسی فارموں یا اہمیٰ قیمتی سائنسی وعاءوں پھوری کرنا شروع کر دیں اور پھر وہ یہ مال اہمیٰ گروں ہبھتوں پر مختلف حکومتوں کو فروخت کر دیتا۔ اس طرح اس کی بھٹے سے بے پناہ دولت میں مزید اضافہ ہوتا چلا گیا۔ یہ ہبھی اس کے تحت تھی لیکن اس ہبھی کو اس نے انداز میں قائم کیا تھا کہ اس میں کام کرنے والے ہبھتوں کا ایک دوسرے سے کوئی رابطہ نہ ہوتا تھا اور نہ ہی ان کا رابطہ لارڈ سے ہو سکتا تھا ابتدہ لارڈ ان سے رابطہ رکھتا تھا اس نے ڈارک فس کے بارے میں پاوجوہ کوششوں کے کوئی نہیں بات آج تک کسی کو معلوم نہ ہو سکی تھی جبکہ نارمن بیٹا ہر ایک درست ایکسپورٹ کا بڑے بیجانے پر بڑی کسی نے پھر اس کی کمپنی کا نام بھی نارمن انڈر انڈر تھا جو گرت لینڈل کی چند بڑی کمپنیوں میں سے ایک تھی اور نارمن گرت لینڈل کا ایک عربت دار بڑی میں تھا جس کی

- تو پھر نارمن - اپنے آپ کو اور اپنی تنظیم کو بچالو اور وہ سائنسی
دھات پا کیشیا کو واپس کر دو۔ جیفرے نے کہا۔
یہ کیسے ہو سکتا جیفرے - میں نے اس دھات کو اہمیتی بھاری
قیمت پر فروخت کرتا ہے۔ حکومت رامائی سے بات چیت ہو رہی
ہے اور چند دوسری حکومتوں سے بھی بات چیت ہو رہی ہے اور تم
یقین کرو کہ یہ دھات انہوں ذارز میں آسانی سے فروخت ہو جائے
گی اور پھر میں نے اسے پا کیشیا سے نہیں پورایا۔ مجھے تو اعلان میں تھی
کہ گرت لینڈ کی تنظیم گرین لائٹ نے پا کیشیا سے اہمیتی قیمتی
دھات کا ایک کیپول چوری کیا ہے تو میں نے اسے ادا کیا۔
ہارمن جب بولنے پر آیا تو بوتائی چلا گیا۔

پا کیشیا سیکرٹ سروس اس دھات کی واپسی کے لئے گرت لینڈ
نئی تجھی ہے اور انہیں ساری تفصیل معلوم ہے۔ جیفرے نے
کہا۔

یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے جیفرے - جب میرے آدمیوں کو
مجھ سے بارے میں علم نہیں ہے اور تم خود بدلنے ہو۔ پھر اسی بات
لکھن کر رہے ہو۔ نارمن نے قدرے عصیلے مجھے میں کہا۔

اُن کا اہم ادبی جس کا نام علی ٹھران ہے میرے پاس ایک
دوسری شراو لڑکی کے ساتھ آیا تھا اور اسے ساری تفصیل معلوم ہے
اور وہ اب ذارک فیس کا سراغ لگاتا پھر رہا ہے۔ اس کا خیال ہے کہ
مگر تینا تھا اسے بارے میں کچھ نہ کچھ جانتا ہوں لیکن میں نے اسے

"ہسل نارمن بول رہا ہوں۔" نارمن نے رسیور اٹھاتے
ہوئے کہا۔

"جیفرے بول رہا ہوں نارمن۔" چند لمحوں بعد جیفرے کی
مخصوص آواز سنائی دی۔

"ہست دنوں بعد فون کر رہے ہو۔ کیا کہیں گے، ہوئے تھے۔" نارمن نے بے تکلفات لجھے میں کہا۔

"نہیں۔" میں نے کہاں جانا ہے۔ بس فرصت ہی تھیں ملی اور
اب بھی میں نے ہی فون کیا ہے تم نے تو نہیں کیا۔ جیفرے
نے بھی بے تکلفات لجھے میں کہا۔

"یہ فرصت ہی تو اس دور میں عطا ہو چکی ہے۔" نارمن نے
ہٹے ہوئے کہا۔

"اچھا یہ بتاؤ کہ تمہارا یہ فون محفوظ ہے۔" دوسری طرف سے
جیفرے نے کہا تو نارمن ہونک پڑا۔ اس نے ہاتھ پڑھا کر فون میں
کے تھلے حصے میں موجود ایک سفید رنگ کا لیٹن پرنس کرڈیا۔
ہاں۔ محفوظ ہے کیوں۔" نارمن نے کہا۔

"کیا پا کیشیا سے گرت لینڈ لائی گئی کسی سائنسی دھات کا
کیپول تمہارے قبیلے میں ہے۔" جیفرے نے کہا تو نارمن اس
پا واقعی کری سے اچھل پڑا۔

"ہاں۔ لیکن تمہیں کس نے بتایا ہے۔" نارمن نے حیرت
بھرے مجھے میں کہا۔

رہا ش کے بارے میں تو میں نے تھیں پوچھا اور اگر پوچھ لیتا تو
وہ بیٹھ بیٹتا۔ البتہ دونوں کے طبقے بتا رہا ہوں۔ جیفرے
کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے طبیعی تفصیل سے بتایے
یہ ہمارے کلب کا درمیں آئے تھے یا کسی دیکھی پر۔ نارمن
پوچھا تو دوسری طرف سے جیفرے بے اختیار ہنس پڑا۔
تم واقعی ایک اچھے سیکرٹ ایکٹر ہو۔ میں نے بھی اس
میں معلومات حاصل کی تھیں۔ یہ دونوں ایک کار میں آئے
تھے اور اس کا رجسٹریشن نمبر اور ماذل کے بارے میں بھی
بڑی بولنے سے معلومات مل گئی تھیں جو میں تھیں بتا رہا
ہوں۔ جیفرے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار کے
میں تفصیلات بتادیں۔
قہینک یو جیفرے۔ تم نے واقعی دوستی کا حق ادا کر دیا ہے۔
اب میں خود ہی ان سے نہ لوں گا۔ نارمن نے کہا۔
بہت زیادہ بھاط رہتا۔ اور کے۔ گذ بانی۔ جیفرے نے کہا
اور اس کے ساتھ ہی رابطہ قائم ہو گیا تو نارمن نے ایک طویل
ہال پڑتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ وہ کچھ دریٹھا سوچتا رہا۔ پھر اس
تھیکی دراز کھوی اور اس میں سے کارڈ میں فون ہسک کر اس
کے اس لامبیں پریس کر دیا۔
لیکن۔ جیلر بول رہا ہوں۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک
برداشت آواز سنائی دی۔

بیایا ہے کہ دارک فسیں کا صرف نام سامنے آتا ہے۔ آج تک کوئی
اہم آدمی سامنے نہیں آیا۔ جس پر وہ واپس چلا گیا اور میں نے جسیں
اس نے فون کیا ہے نارمن کہ یہ آدمی دنیا کا مخترن اک ترین سیکرٹ
ایکٹر کھا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ جو بات اس سے یہ جتنی چھپائی
جانے یہ اتنی جلدی اس سے واقف ہو جاتا ہے۔ خوش قسمت بھی اس
کے ساتھ ساتھ چلتی ہے اور وہ جو چاہتا ہے حاصل کر لیتا ہے۔ اس
میں دیے بھی بے پناہ مخصوصیات ہیں۔ جیفرے نے کہا۔
تم اس سے خاصے مرعوب لگتے ہو جیفرے۔ مجھے بھی اس کے
بارے میں کافی معلومات حاصل ہیں اور مجھے بھتی ہی اس بات کی
اطلاع مل گئی تھی کہ عمران اپنے گروپ کے ساتھ دعات حاصل
کرنے ہیاں پہنچتا ہے اس نے میں نے یہ دعات ایسی جگہ بہیجا دی
ہے کہ جہاں عمران کا تصور بھی نہیں پہنچ سکتا۔ نارمن نے کہا۔
اس خیال میں نہ رہتا نارمن۔ بکھشت ایک دوست میں تھیں
کہہ رہا ہو کہ یہ عمران بہت تجھ اور شاطر آدمی ہے۔ جیفرے نے
کہا۔
اور میں بھی دوستی کی وجہ سے ہماری باتیں سن رہا ہوں۔ مجھے
محظوم ہے کہ وہ کسی بھی آدمی یا عورت کی آواز کی ہو۔ ہر لائل اتار لیتا
ہے۔ میں نے اس کا پیشگوئی بندوبست کر دیا ہے۔ تم مجھے یہ بتاؤ کہ
اس کا اور اس کی ساتھی لڑکی کا طبیعی کیا تھا اور اس کی رہائش کہاں
ہے۔ نارمن نے کہا۔

"لارڈوں رہا ہوں۔" نارمن نے بدلے ہوئے بچے میں کہا۔
"لیں لارڈ۔ حکم لارڈ۔" دوسری طرف سے اہتمامی مواد بائش لئے
میں کہا گیا۔

"ایک مرد اور ایک عورت کے جلیس نوٹ کرو۔" نارمن نے
کہا اور پھر اس نے جیفرے کے باتے ہوئے طیوں کی تفصیل دو ما
دی۔

"لیں لارڈ۔" جیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب ایک کار کے بارے میں تفصیل نوٹ کرو۔" نارمن
نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار کی تفصیل بھی بتا دی۔

"لیں لارڈ۔" جیگر نے کہا۔

"اس کار کو تلاش کرو۔" اس کار میں جو مرد تھا جس کا طیاری میں
نے بتایا ہے وہ پاکیشیا کا عمران نامی آدمی ہے۔ یہ اہتمامی طفرباک
سیکرٹ ایجنت سمجھا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ عورت بھی اس کی
دوست ہو گی۔ اصل اہمیت اس عمران کی ہے اور یہ عمران پاکیشیا
سیکرٹ سروس کا گروپ لیڈر ہے اس نے الائنا اس کے ساتھ سیکرٹ
سروس کا گروپ بھی آیا ہو گا۔ تم ان کو ٹرینیز کر کے ان کی مشینی
نگرانی کرو اور جب یہ گروپ کہیں اکٹھا ہو تو ان کا خوری اور بیعنی
خاتمہ کرو۔" لارڈ نے کہا۔

"میں اس عمران کو ذاتی طور پر جانتا ہوں لارڈ۔ میں جس "جنسی
میں رہا ہوں اس کا کہی بارے میں نکراوہ ہو چکا ہے۔" آپ بے لکر

میں اسے آسانی سے ٹرینیز کر لوں گا اور اس عمران سیت اس
پرے گروپ کو بھی۔" جیگر نے جواب دیا۔

سون۔ تم نے یا تمہارے کسی آدمی نے خود سامنے نہیں آنا اس
میں نے مشینی نگرانی کی بات کی ہے۔ ایکشن تم نے خود نہیں
ہے۔ کسی اور سے کرانا ہے جس کا کوئی تعلق ذارک فیکس سے
نہیں۔ ارادتے کہا۔

لیں لارڈ۔ یہ کام لنگ لنگ کا مائنی آسانی سے کر لے گا۔ میں
اس کے ذمے نکال دتا ہوں۔" جیگر نے کہا۔

بومرنگی آئے کرو یعنی کام فوراً اور بیشی ہونا چلتے یا لکل ہے
اگر آذا ہے۔ وہ سہ تم جلتے ہو کہ تم سیت جہارا گروپ زین
میں انعام و فن کر دیا جائے گا۔" لارڈ نے خاتمے ہوئے بچے میں
سیکرٹ ایجنت سمجھا جاتا ہے۔

آپ بے لکر رہیں لارڈ۔ جیگر اپنی ڈیوٹی کو سمجھتا ہے۔ دوسری
بوف سے گلا گیا تو نارمن نے کارڈ لیں فون آف کر کے اسے واپس
سروس کا گروپ بھی آیا ہو گا۔ تم ان کو ٹرینیز کر کے ان کی مشینی
نگرانی کرو اور جب یہ گروپ کہیں اکٹھا ہو تو ان کا خوری اور بیعنی
خاتمہ کرو۔" لارڈ نے کہا۔

پڑیں۔ صدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔
تم فکر مت کو بلکہ سیرا خیال ہے کہ تم دونوں ہال سیں پینچھے کر
اجوائے کرو۔ میں اس سے خود ہی نہت اون گا۔ تصور نے کہا تو
صدر پر اختیار ہنس پڑا۔

تم وہاں پینچھے کر شراب تو پی تھیں سکتے اور شراب اور مشیات
کے علاوہ سہماں اور کچھ ملے گا تھیں اس نے تم قوری مارک ہو جائیں
گے۔ البتہ ایک کام ہو سکتا ہے کہ تم ماٹی تک پہنچنے تک خاموش
ہو۔ جب تم ماٹی تک پہنچ جائیں گے تو پھر تم آگے بڑھتا۔ صدر
نے کہا۔

چھوڑو صدر اس پچر بازی کو۔ یہ لوگ اس طرح داؤ میں تھیں
اسکے کہ تم کسی سڑیکیٹ کا نام لو یا کہک بن کر ماٹی سے ملنے کی
کوشش کرو۔ یہ گست لینڈ کا سب سے خطرناک کلب ہے سہماں
کوئی ایسی بات تھیں ستائے سہماں تو طاقت کا لوہا مانا جاتا ہے اور
اس۔ تصور نے مت بنتے ہوئے کہا۔ وہ تینوں پارکگ سے
تل کر کلب کے میں گیٹ کی طرف بڑھے ٹپے جاوے تھے۔

صدر۔ تصور تھیک کہ رہا ہے۔ ایسے لوگوں کا علاج صرف
حافتہ ہی ہوتی ہے۔ کیپشن شکلی نے ہسلی پار یو لے ہوئے کہا
تو تصور کے چہرے پر چمک آگئی۔

اوے تھیک ہے۔ تم مدائلت تھیں کریں گے بلکہ جہار اساتھ
لیکن ماٹی تک پہنچنے کے لئے بھی تباہ کئے مرا حل ملے کر۔ ایں گے۔ صدر نے کہا۔

کلگ کلب خاصے دیتا ایسے میں پھیلا ہوا تھا۔ اس کی عمارت
دو منزلہ تھی۔ کلب میں رونق بھی پے حد تھی لیکن کلب میں آس
جانے والے لوگ سب کے سب جرام پیٹھے افراد ہی لگ رہے تھے۔
ان سب کے چہرے اور انداز ایسا رہے تھے کہ وہ لے زہن دیوار
لوگ ہیں۔ تصور اور کیپشن شکلی تینوں ٹار میں سوار چل
پہنچنے اور انہوں نے کار پار کلگ میں روک دی۔

اب جہار اپر و گرام کیا ہے تصور۔ صدر نے کار سے اتر
ہوئے کہا۔

وہی جو میں نے راستے میں بنا یا تھا۔ ماٹی سے پوچھ چکھے۔ تصور
نے متہ بنتے ہوئے کہا۔

لیکن ماٹی تک پہنچنے کے لئے بھی تباہ کئے مرا حل ملے کر۔ ایں گے۔ صدر نے کہا۔

پہنچ کیشن شکیل نے سکراتے ہوئے کہا اور صدر بھی سر
پھراں کے ساتھ ہوا اس پڑا جبکہ سورہ کے بھرے پر ہلکی سی بو کھلاہٹ طاری تھی
خاید اس کا خیال تھا کہ وہ کاؤنٹر موجود مرد کا گلا پکڑ کر اس سے مائی
کے بارے میں پوچھ لے گا لیکن ہمارا توہر طرف عورتوں کا راج تھا
جو لوگوں بعد وہ کاؤنٹر پہنچ گئے۔

"میں سرفرمائی۔" سٹول پر بیٹھی ہوئی لڑکی نے سورہ سے
چاہیے ہو کر کہا کیونکہ کاؤنٹر کے سامنے سورہ کی تھا جبکہ صدر اور
کیشن شکیل اس کے عقب میں تھے۔

"اسست شیر ماٹی سے ملتا ہے۔ کہاں بیٹھتا ہے وہ۔" سورہ کا
بیہقی اس قدر کرخت تھا کہ وہ لڑکی پہنچ کر اپنے کھری ہوئی۔ اس
طریقے سے اسٹول سے نجی ہر آئی تھی۔ وہ اس طرح عورت سے سورہ کو
دیکھ دی تھی۔

"نجیے کیا دیکھ دی، ہو۔ جو میں پوچھ رہا ہوں وہ یہاں۔" سورہ
نے فراہم آمیز لمحے سے کہا۔

"جیسی معلوم ہے کہ تم کہاں موجود ہو۔" لڑکی کا ہمہ لفکت
کر دیتے ہو گیا۔

"ہاں۔ لگ کلب میں۔ کیوں۔" سورہ نے منہ بتاتے
ہوئے کہا۔

"ہمارا ایسے لمحے میں بات کرنے والے دوسرا سانس نہیں لیا
کرتے۔ کچھے۔ جاؤ اور زندہ نجی چانے پر خوشیاں مناؤ۔ یاں مائیں

"شکریہ۔ تم دیکھنا کہ کیا ہوتا ہے وہاں۔" سورہ نے کہا اور
پھراں کے ساتھ ہی اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر جیب میں موجود
مشین پشنل کو چھک کیا۔ اسلئے وہ کوئی سی ہی لپٹ ساتھ لے آئے
تھے۔ ان دونوں کی چیزوں میں بھی مشین پشنل، جن میں قل
سیگریں تھے موجود تھے۔ کلب کا میں دروازہ شیشے کا تھا لیکن وہ
مستقل کھلا ہوا تھا اور وہاں کوئی دربان وغیرہ نہ تھا۔ اندر ایک
وسيع و عريض ہال تھا جو عورتوں اور مردوں سے بھرا ہوا تھا۔ ہر
طرف قیقتے۔ اوپنی اوپنی باتیں کرنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں
مشیات کا دھوان ہر طرف چکراتا پھر رہا تھا اور شراب کی تیزبو سے
بیسے پورا ہاں بھرا ہوا تھا۔ ایک طرف کونے میں وسیع و عريض کاؤنٹر
تھا لیکن سورہ اور اس کے ساتھی یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ پورے
کاؤنٹر ایک بھی مرد نہ تھا۔ آنھے کے قریب لڑکیاں وہاں کام کر رہی
تھیں جن میں سے سات سروس دے رہی تھیں جبکہ ایک لڑکی لڑکی قوں
سامنے رکھے سٹول پر بیٹھی ہوئی تھی۔ دیگر ایک بھائی دیڑس تھیں اور
کہیں بھی کوئی سچے ادھی نظر نہ آ رہا تھا۔

"اے یہ تو جا مہذب کلب ہے ہمارا تو کوئی سچے ادھی بھی
نظر نہیں آ رہا بلکہ سرے سے انتقامیہ کا کوئی ادھی نہیں۔ ہر طرف
عورتیں ہی عورتیں ہیں۔" صدر نے اندر واصل ہو کر اوہر اور
دیکھتے ہوئے حریت بھرے لمحے میں کہا۔

"اس بات پر تو اس کا نام لگ کی جائے کوئیں کلب ہوتا

چیز ایک بازو رخی ہو چکا تھا جبکہ کیپن شکل اور صدر دونوں
اس کے یچھے موجود تھے اس لئے گویا ان کی پنڈیوں میں لگی تھیں
یعنی گویا براہ راست نہیں لگی تھیں بلکہ ان کا گوشت کامی ہوتی
تھیں گویا - جوابی گویا سور کی طرف سے برسائی گئی تھیں اور
بندگی میں موجود سوراخوں کو نشانہ بنایا گیا تھا۔ اس کے ساتھ
یہ یعنی میں یکٹ اچھل کر کھوے ہو گئے۔ سور کے بازو سے خون
بہا تھا۔ جبکہ صدر اور کیپن شکل دونوں کی پنڈیوں سے خون
بہا تھا۔ اب کیپن شکل گئے تھے اور اُنھیں یہ یعنی نے
یکٹ چلا گئیں نکانی تھیں اور پلک چھپنے میں وہ یعنی قرب ہی
موجود مختلف ستونوں کی اوٹ میں ہو گئے اور اس بار بھی صرف ایک
لمحہ کو وقت پڑا اور اس بار گویا ان کے داؤں میں گھس جاتی ہے۔ یہ
گویا سمنے کی بندگی میں سائیٹ سے چلانی گئی تھیں۔ اب
اُنھیں نے دیکھا تھا کہ بندگی میں ہوئے بڑے سوراخوں کی ایک
وری قطار موجود تھی اور سبی سورت ان کے عقب میں موجود بند
گی میں کی تھی لیکن چونکہ وہ اس کے سین پیچے تھے اس لئے اس طرف
سے ان پر گویا نہ برسائی جاسکتی تھیں۔ اب اُنھیں ہاں کی
سکرتی کا نظام بھی میں آگیا تھا اور گویا بستے ہی ہال میں موجود
بافروں بھلی کی سی تیزی سے کریاں چھوڑ کر میزوں کے نیچے چلے
گئے جبکہ وہ لڑکی ہے سور نے کاؤنٹر سے اٹھا کر باہر لا کھوا کیا تھا دوڑ
کر ایک ستون کی اوٹ میں ہو گئی تھی اور کاؤنٹر موجود تمام لڑکیاں

کی سے نہیں ملتا۔ اس لڑکی نے جملے سے زیادہ کرخت لجھے میں
کہا۔

- تم چہارمی یہ جرأت کہ تم مجھ سے اس لجھے میں بات کرو۔
تھوڑے سے ہی اکھر گیا اور دوسرے لمحے اس کا ہاتھ بھلی کی سی تیزی
سے بڑھا اور لڑکی اچھل کر کاؤنٹر کے اوپر سے ہوتی ہوتی اس کے
سلمنے آکھڑی ہوتی۔ سور نے اسے گردن سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے
انھا کر لپٹے سلمنے کھوا کر دیا تھا۔ سردس دیتے والی دوسری لڑکیاں
یکٹ ساکت ہو گئی تھیں۔

"اب بولو۔ کہاں ہے ماں۔ بولو ورنہ۔" سور نے فراتے
ہوئے کہا تو دوسرے لمحے وہ لڑکی یکٹ اچھل کر دو قدم یچھے ہٹی۔
اب اس کا پہرہ کسی ملی جسمیا ہو رہا تھا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
اپنا ایک ہاتھ اور انھا یا ہی تھا کہ تیزی سے سو آوازوں کے ساتھ
یہ اور بندگی میں سے گویوں کی بوچھا لٹکلی تو تھیں، کیپن
شکل اور صدر یعنی پیچھے ہوئے اچھل کر پشت کے مل فرش پر
گرے۔ گویا بندگی سے براہ راست ان پر ہی رہا۔ لگی تھیں۔ اس
اور چونکہ ان کے ڈاؤں میں اس بات کا تصور تک دیکھا اس نے
گویا سیدھی ان کی طرف آئیں اور وہ یعنی گویا کھا کر پشت
کے مل نیچے گرے ہی تھے کہ وہ یعنی بھلی کی سی تیزی سے ساتیزوں
پر اول ہو گئے اور اس کے ساتھ ہی ایک بار پھر تیزی سے کی آواز
ستائی دی اور بندگی کے یچھے سے انسانی چیخ کی آواز ستائی دی۔

ہے کہا۔
ہاں۔ شکریک ہے ہے جیس فرست ایڈ ملی چاہے۔ آدمی سے
ساخت۔ اس لڑکی نے کہا اور تیری سے ایک سائٹھ پر موجود
ہماری کی طرف بڑھ گئی۔ ہال میں اس طرح خاموشی تھی جسے وہ
کسی بھرے پرے ہال کی بجائے کسی قبرستان میں بیٹھ گئے ہوں۔
ہماری کے آخر میں ایک دردلاعے پر وہ لڑکی رک گئی۔ اس نے
وہاں کو دپاکر کھول دیا۔

تھے۔ اندر آجائیے۔ لڑکی نے ڈبے مہذبائیں بیٹھے میں کہا
و پھر دکرے میں داخل ہو گئی۔ سور صدر اور کپشن ٹکلیں اندر
راہل ہوئے۔ یہ ایک خاص بڑا کمرہ تھا جہاں ایک آدمی ایک الماری
کے لئے رکھی ہوئی سر کے بیچے بیٹھا ہوا تھا۔

”آپ کو فرست ایڈ دے گا۔“ لڑکی نے سور اور اس کے
ساتھیوں سے کہا اور پھر وہ اس آدمی کی طرف مڑ گئی جواب انھوں کر
کر واہو گیا تھا۔

”بلدی کرو سیروز۔“ انہوں نے پاس مائی کے آفس میں بھی جانا
کے۔ لڑکی نے کہا۔

”میں۔“ ابھی لو۔ اس آدمی نے کہا اور مڑ کر الماری کھولی۔
کل میں سے ایک بڑا سائیڈ یکل باکس نکال کر میز پر رکھا جکہ سور
صدر اور کپشن ٹکلیں اور وہ لڑکی ایک طرف رکھے ہوئے صوفوں پر
بیٹھے ہوئے تھے۔ لڑکی ہوتی بیٹھے سور اور اس کے ساتھیوں کو اس

کاؤنٹر کے اندر ہی تیجے بیٹھ گئی تھیں۔ اسی لمحے ایک بار پھر سور جاہش
کی آوازیں سنائی دیں۔ یہ فائرنگ صدر نے کی تھی اور اس بار بذری
گسلی کے بیچے سے انسانی چیخ سنائی دی۔

”خیزدار اب اگر گویاں برسائیں تو پورے کلب کو ہموں سے
ازادیجاں گا۔“ سور نے یلکت پیچ کر کہا۔

”میں شجر مائی بول رہا ہوں۔ تم کون ہو۔“ اپنا نک ایک
تجھی ہوئی آواز سنائی دی۔

”ہم ہمہن ہیں اور تم سے ملنے آئے تھے لیکن اپنا نک ہم پر
فائرنگ کھول دی گئی۔“ سور نے اوپنی آواز میں کہا۔

”فائرنگ بند کر دی جائے اور ہمہن توں کو میرے آفس میں بہنچایا
جائے۔“ وہی تجھی ہوئی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی
سیروں کے بیچے ٹھیک ہوئے لوگ تیری سے پاہر نکلنے لگے البتہ ان
سب کے بھردوں پر شدید حرب کے نتائج نہیاں تھے۔

”پاہر آجاؤ اب تم پر کوئی حمد نہیں ہوگا۔“ اس لاکی نے
ستون کے عقب سے پاہر آتے ہوئے کہا جس کے ہاتھ اور الحائے پر
سور اور اس کے ساتھیوں پر فائرنگ کی گئی تھی اور جوں کیپیں
ٹکلیں اور صدر بھی ستونوں کی اوٹ سے باہر آگئے۔

”آؤ۔ میں تھیں پاس کے آفس چھوڑ آؤ۔“ لڑکی نے اس بار
بیٹھے دوسرا نک لمحے میں کہا۔

”جہاں فرست ایڈ پاکس ہے یا نہیں۔“ سور نے ٹرانے

“اوہ اچھا۔ آؤ۔ اس آدمی نے کہا اور واپس مڑ گیا۔
جاوہ۔ میں اب واپس جاؤں گی۔ اس لڑکی نے کہا اور اس
کے ساتھ ہی وہ اس راہداری میں آگے بڑھتی پلی گئی۔ حنور صدر اور
کہیں شکیل تینوں اس موجودوں والے کے بیچھے چلتے ہوئے آگے
بڑھے تو انہوں نے دیکھا کہ وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں تھے جس
میں سیحیاں تیچے ایک ہڑے ہال میں جا کر ختم ہوا ہی تھیں۔ وہاں
جوئے کی میں موجود تھیں اور وہاں جو اکھیلے والے سب اونچے طبقے
کے لوگ دکھانی دے رہے تھے جن میں مرد بھی تھے اور عورتیں بھی
وہاں مشین گتوں سے سچے افراد کافی تعداد میں موجود تھے۔ اس آدمی
کی راستہ نامی میں وہ تینوں اس ہال میں بیٹھے اور پھر ایک سائیڈ پر موجود
راہداری کی طرف بڑھ گئے جس کے اختتام پر ایک دروازہ تھا جو پرندے
تھا۔ دروازے کی سائیڈ میں دیوار کے ساتھ ایک فون شکا ہوا تھا۔
اس موجودوں والے آدمی نے فون پہنچ کے نکلا اور اس پر موجود
ہٹ سے نمبروں میں سے چھد نمبر رکی کر دیئے۔

“کون ہے۔ ایک جھوٹی ہوئی آواز سنائی دی۔
سٹوکر یوں رہا ہوں یاں۔ آپ کے ہمہان آئے ہیں۔ اس
موجودوں والے نے موذ بات لجھے میں کہا۔

“اب بیٹھے ہیں انہیں پیشل روم میں بخواہ۔ میں ایک ضروری
کال سن کر ابھی وہاں بیٹھ جاتا ہوں۔ دوسری طرف سے اسی
طرح بیٹھنے ہوئے کہا گیا۔

انداز میں دیکھ رہی تھی جیسے وہ ان کے ہمراوں سے ان کے اصل
کوائف جان لینا چاہتی ہو جبکہ سیر و رنے ہڑے ماہر ان انداز میں تندر
کے بازو در دروازگائی اور پی یاندھ دی۔ پھر یہی کارروائی اس سے
صدر اور لیپشن شکیل کے ساتھ دوہرائی اور یہچے ہٹ کر کھوا ہو گیا۔
“آداب۔ لیکن یہ سن لو کہ یاں مائی کے کمرے میں اسلوکاں
نہیں آتا اور یاں مائی اونچی آواز میں بات کو بھی پسند نہیں کرتے
اس لئے اگر زندہ واپس آنا چاہتے ہو تو ان دونوں باتوں کا خیال
رکھنا۔ لڑکی نے کہا۔

“ہمیں سمجھاتے کی۔ بھائے اپنے بات کو سمجھا دتا کہ وہ اگر آندہ
رہتا چاہتا ہے تو ہمارے خلاف غلط بات سوچے بھی نہیں۔” تھی
نے غصیلے لجھے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو لڑکی کے بیٹھنے ہوئے
ہوتے مزید بیٹھ گئے۔ اس کمرے سے باہر آ کر وہ اس لڑکی کے بیچے
چلتے ہوئے راہداری کے آخر میں بیٹھ گئے جہاں دیوار تھی۔ لڑکی نے
دیوار پر تین پار تھوڑے انداز میں دستک دی تو دیوار سر کی آواز سے
در میان سے پھٹ گئی۔ اب وہاں ایک لگتے سر اور ہنڑی موجودوں والا
ایک آدمی نظر آ رہا تھا جس کے کاندوں سے مشین گل ٹھی ہوئی
تھی۔

“اوہ تم۔” اس آدمی نے لڑکی کو دیکھ کر ہوئتے ہوئے کہا۔
“انہیں یاں مائی نے اپنے آفس کال کیا ہے۔” لڑکی نے
کہا۔

تھیں۔ لیکن یہ عام ساکرہ تھا ابتدئے چھت میں ایک خوبصورت فانوس
ٹلا ہوا تھا۔ صدر پوری توجہ سے اس فانوس کو دیکھ رہا تھا لیکن
بہر حال یہ عام ساقانوس تھا۔ تھوڑی در ب بعد کلک کی آواز ایک کونے
سنانی دی اور اس کے ساتھ ہی وہاں دروازہ کھو دار ہوا تو وہ تینوں
پونک کر اس دروازے کی طرف دیکھنے لگے۔ ان کا انداز ایسے تھا
جیسے کچھ کسی شعبدہ بازا کو دیکھتے ہیں کہ وہ ٹوپی میں سے کبوتر نکالا
ہے یا طوطا۔ اس کے ساتھ ہی دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور بھاری
جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس نے تیلے رنگ کا سوت پہننا ہوا تھا۔
بھرے پر رنگوں کے مندل نشانات خاصی کثرت سے موجود تھے۔

آنچھیں چھوٹی اور پیشانی حنگ تھی۔ سر کے بال گھنگریا لائے تھے۔
”میرا نام مائی ہے۔“ آئے والے نے سرد لمحے میں کہا اور پھر
تھر کے ساتھ ہی سونے کی کرسی پر بیٹھ گیا۔

”میرا نام مارشل ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں جائس اور
راکن۔“ تھر نے سرد لمحے میں جوابی تعارف کرتے ہوئے کہا
کیونکہ وہ تینوں مقامی بھروس میں تھے۔ انہوں نے کوئی سے روان
ہونے سے بہلے باقاعدہ مسیک اپ کرتے تھے۔

”تم نے جس نشان باری ہمارت اور دلیری کا مظاہرہ کلب بال
میں کیا ہے اس سے میں ذاتی طور پر بے حد حشر ہوا ہوں اس لئے
میں نے ملاحظت کر کے تمہیں بلوایا ہے ورنہ وہاں ایسے انتظامات
ہیں کہ تمہارے جسموں کے پرخے الٹکے ہوتے۔“ مائی نے کہا۔

”یہ بس۔“ اس موبخھوں والے نے کہا اور اس کے ساتھ
ہی اس نے فون پیس دوبارہ ہک سے لٹکا دیا اور پھر اس نے سائیڈ
دیوار پر ایک جگہ ہاتھ رکھ کر دبایا تو سرراہٹ کی آواز کے ساتھ ہی
دیوار درمیان سے پھٹ کر سائیڈوں میں ہو گئی۔ اب سامنے ایک
بند دروازہ تھا۔ اس موبخھوں والے نے اس دروازے کے ہینڈل کو
دبایا تو دروازہ کھل گیا۔ اندر ایک خاصاً بڑا کرہ تھا جس میں صوفے
آئسے سامنے موجود تھے۔ کمرے کو ایک جانی خوبصورت انداز میں سمجھا
گیا تھا۔

”آپ لوگ اندر بیٹھیں۔“ بس ابھی بجاں آ جائیں گے۔
موبخھوں والے نے ایک طرف ہستے ہوئے کہا اور سور سر بلاتا ہوا
اندر داخل ہوا اس کے بیچھے صدر اور کپشن ٹکلیں بھی اندر داخل
ہوئے تو دروازہ خود بند ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی سرد کی ہلکی سی
آواز سنائی دی تو وہ تینوں کھو گئے کہ دروازے کے باہر کی دیوار جاہر
ہو گئی ہے۔

”لگتا ہے ہمیں شب کیا جاہر ہے۔“ صدر نے کہا۔
”ہاں۔“ تمہاری بات درست ہے۔“ کپشن ٹکلیں نے جواب

دیا۔
”مکرمت کرد یہ ہمارا کچھ نہیں بلگا سکتے۔“ تھر نے مت
یناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تینوں صوفوں پر بیٹھ گئے
ابت ان تینوں کی نظریں اس پورے کمرے کا بیقور جائے لے رہیں

- میں تمہارے مت نہیں لگانا چاہتا کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ سیکرٹ سروس کے تربیت یافتہ لوگ ہم عہدوں کے بس کے نہیں ہوتے اس لئے میں تمہیں بتا دیتا ہوں کہ ڈارک فیس کا ایک آدمی جیگر ہے اور صراحتاً تعلق جیگر سے ہے۔ جیگر نے تمہارے آنے سے قبل مجھے قون کر کے ایک سورت اور ایک سروس کا طبیعہ بتایا اور ساتھ یہ ایک کار کا رجسٹریشن نمبر اور مائل مجھے بتایا کہ یہ ایک پورا گروپ ہے جن کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے۔ میں وہ کار تلاش کراؤں اور پھر اس گروپ کو ٹریس کر کے اسے اطلاع دوں۔

اس کے فوراً بعد تم تینوں کلب میں داخل ہوئے۔ میں اپنے آفس میں شارت سرکٹ لیلی دیہن کی سکرین پر تمہیں دیکھ رہا تھا۔ جب تم نے کاؤنٹر گرل لوئی کو گردن سے پکڑ کر کاؤنٹر سے باہر کھینچا تو میں چونک پڑا۔ پھر میرے ملے گلہی سے فائر بگ ہوتی لیکن تم نے جس ماہراستہ لٹانے والی کامباہرہ کیا کہ سوراٹ میں سے گولی دوسری طرف موجود آدمی کو ماری اور پھر یہی کام تمہارے ساتھی نے کیا تو میں سمجھ گیا کہ تم تینوں تربیت یافتہ ہو اور لازماً تمہارا تعلق ہیگی اسی گروپ سے ہے جس کو میں نے تلاش کرنا ہے۔ چنانچہ کنٹریشن کے لئے میں نے تمہیں ہمارا بتایا اور ہماری بتائیں کہ اس گروپ اور تمہارا انداز دیکھ کر میں کشف نہ ہو گیا ہوں کہ واقعی تمہارا قیمت سیکرٹ سروس سے ہے۔ مائی نے مسلسل ہوتے ہوئے کہا۔

- یہ تمہاری خوش فہمی ہے مائی۔ اگر تم سامنے نہ آتے تو اگر لمحے تم سیت تمہارا پورا اکلب سکون کی طرح بکھر چکا ہوتا اور اب بھی تمہارے دل میں کوئی حسرت ہے تو تم وہ حسرت نکال سکتے ہو۔ تقریبے منہ بنتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ اور بھی بتا رہا تھا کہ وہ مائی کی بات سے ذرا بھی سائز نہیں ہوا۔

- تم کون ہو اور کیوں مجھے سے مذاقچہ ہے۔ مائی نے اب ہوتھ چباتے ہوئے کہا۔

- ہمیں ڈارک فیس کے بارے میں معلومات چاہیں اور یہ بھی سن لو کہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ تم نے ڈارک فیس کی طرف سے ذیل کی ہوتی ہے اس نے اکادر کرتے اور لا علیٰ ظاہر کرنے کا کوئی فائدہ نہ ہو گا اور اگر تم اس سلسلے میں کوئی رقم یعنی چلہتے ہو تو وہ رقم بھی تمہیں مل سکتی ہے۔ بہر حال یہ سن لو کہ تمہیں ہر حالت میں اس بارے میں بتانا ہو گا۔ تقریبے سرد لمحے میں کہا۔

- اس کا مطلب ہے کہ سیرا آئینہ یا ددست ہے۔ تم پاکیشی سیکرٹ سروس کے لوگ ہو۔ مائی نے کہا تو تقریبے کے ساتھ ساتھ خدر اور کیپنٹن ٹھکلیں بھی بے اختیار پڑنگ پڑے۔ ان کے شاید تصور میں بھی نہ تھا کہ مائی اس طرح ان کے بارے میں بات کرے گا۔

- تم جو چاہے سمجھ لو لیکن جو میں نے پوچھا ہے اس کا جواب ہو۔ تقریبے بحد لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

طرح بیٹھے رہ گئے تھے۔ اس کے ساتھ ہی ایک بار پھر چھٹ سے چک کی آواز سنائی دی تین اس پار ڈر سر بھی اوپر نہ انھا کے تھے اور جس تیزی سے کیرے کا شتر بند ہوتا ہے اسی طرح ان کے دین بھی ہند رہ گئے تھے۔ ان کی آنکھوں کے سامنے سیاہ چادر سی تن گئی تھی۔

” یہ جیگر ڈارک فس کا کیا ہے سچیف ہے۔ ” تھوڑے کہا۔
” نہیں سچیف تو لارڈ ہللاتا ہے اور دنیا میں کسی کو بھی نہیں معلوم کہ وہ کون ہے اور کہاں رہتا ہے۔ کسی مخصوص قون پر وہ صرف احکامات رہتا ہے۔ جیگر اور اس کا پورا اگر وہ صرف اس کے تماج ہے اور پس۔ ” ماٹی نے جواب دیا۔

” جس مرد اور عورت کے طینے جسیں باتے گئے تھے کیا وہ طینے تم بتاؤ گے۔ ” صدر نے کہا۔

” ہاں۔ عورت سو فس شزاد تھی جیکہ مرد ایشیانی تھا۔ ” ماٹی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جو طینے باتے وہ گران اور جوانی کے تھے کیونکہ وہ اصلی پھر وہ میں تھے۔

” یہ جیگر کہاں رہتا ہے۔ ” تھوڑے کہا۔

” تم اس سبک دہنچنے سکو گے۔ میں خود تمہیں ہاں ہنچا رہتا ہوں۔ ” ماٹی نے ہمیلی بار سکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہیں چھٹ سے چھٹ کی آواز سنائی دی تو تھوڑا صدر اور کیپشن لٹکیل تینوں کی نظر چھٹ کی طرف انصاف میں ہاں کچھ بھی د تھا پاٹ اور سیدھی چھٹ تھی جس کے درمیان فانوس لٹک رہا تھا اور پھر ان کی گرد نہیں چلی ہوئیں تو اسی لمحے مانی اخڑ کر کھوا ہو گیا۔ اس کو انھیں دیکھ کر تھوڑا اور اس کے ساتھیوں نے بھی انھا چاہا تھا کیونکہ دوسرے لمحے یہ حسوس کر کے شفیر رہ گئے کہ ان کے جسم مکث کرنے سے محروم ہو چکے ہیں۔ وہ جس طرح بیٹھے تھے اسی

ہاں۔ کیا ہوا مشن کا۔ جنگر نے چونک کر پوچھا۔
کامیابی۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو جنگر نے بے اختیار
ایک طویل سانس لیا۔
وری گذ مائی۔ تم واقعی کام کرنے والے آدمی ہو۔ کیا ہوا ہے
تفصیل بتاؤ۔ جنگر نے صرت بھرے بچے میں کہا۔
اس گرد پ میں چار مرد اور ایک عورت شامل ہے۔ جب تم
نے مجھے اس مشن کے بارے میں بتایا تو تمین آدمی کلب میں داخل
ہونے اور انہوں نے اہمیتی حریت انگریز طور پر وہاں کارروائی کر
دی۔ مائی نے کہا۔
کیسی کارروائی۔ جنگر نے چونک کر پوچھا تو جواب میں
مائی نے مارٹل اور اس کے ساتھیوں کی تمام کارروائی سے لے کر
آن کے بے حس و عرکت ہونے اور پھر بے ہوش ہونے تک کی
پوری تفصیل بتا دی۔
کیا تم نے انہیں ہلاک کر دیا ہے۔ جنگر نے کہا۔
میں نے ان کے سیک اپ واش کرنے کی کوشش کی لیکن
سیک اپ واش نہیں ہوئے تو میں پریشان ہو گیا۔ بہر حال میں نے
انکا لپٹے ایک پواشٹ پر بچھا دیا اور وہاں انہیں زنجیروں سے جلد
ڈیا گیا۔ ویسے وہ ابھی تک بے حس و عرکت بھی ہیں اور بے ہوش
بھی۔ اس کے بعد میں نے کار کو ٹریس کرایا۔ یہ کار راک کالوفنی کی
ایک کوششی میں کمزی تقر آگئی۔ ہم نے مشینوں کے ذریعے اس

جنگر درسیانے قد اور چھپے بدن کا آدمی تھا۔ اس کے سر کے
بال چھدرے سے تھے۔ اس کی ناک کی توک تھوڑی کٹی ہوئی تھی
جس کی وجہ سے اس کا بھرہ، عیوب سا لگتا تھا۔ البتہ اس کی آنکھوں میں
ذہانت کی تیز چمک تھی۔ وہ ڈارک فس کے ایک سیکشن کا انپارچ
تھا اور ڈارک فس کی طرف سے انہیں اتنے بھاری معادنے لئے
رہتے تھے کہ وہ ان معادنوں کی بنا پر لارڈ اس سے بھی شاندار اندزادی
و ندگی بر کرتے تھے۔ ویسے وہ ایک چھوٹے سے ہوٹک کلب کا
مالک تھا۔ اس وقت بھی وہ اپنے کلب کے آفس میں بیٹھا ہوا تھا کہ
قون کی گستاخانی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور الٹھا لیا۔
میں جنگر بول رہا ہوں۔ جنگر نے کہا۔
مائی بول رہا ہوں۔ دوسری طرف سے مائی کی آواز سخافی
دلی تو رہے بے اختیار چونک پڑا۔

اپ واش تھیں، ہو سکے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ اصل چجزیں میں ہیں
کیا وہ ایشیانی ہیں۔ جیگر نے پوچھا۔

”نہیں۔ وہ مقامی ہیں۔“ مائی نے بتواب دیا۔
”مقامی۔ اودہ۔ پھر تو واقعی چینگ کی ضرورت ہے۔“ ایسا نہ ہو
کہ ہم انہیں ہلاک کر کے مطمئن ہو جائیں اور وہ اصل ہلاک نہ ہوں
اسی صورت میں تو لارڈ ہم سب کے ذیجہ وارستہ جاری کروے
کہا۔ جیگر نے کہا۔

”تو پھر میرے پواتٹ پر جا کر پوری تسلی کر لو اگر وہ اصل
گروپ ہو گا تو اپنے سامنے انہیں ہلاک کرا دیتا اور اگر وہ اصل نہ
ہوں جب تک انہیں ہلاک کرا دیتا۔ پھر مجھے فون کر کے یا آمد نہ تاک
ہیں تھا ریڈائیٹ کے مطابق کام کر سکوں۔“ مائی نے کہا۔

”ہبھاں ہے تھا را پواتٹ اور دیاں کوں اتھارج ہے۔“ جیگر
نے کہا۔

”سیرا پواتٹ برجن ایسٹ کالوں کی کوئی نہیں ایک سو ایک میں
ہے اور دیاں سیرا خاص آدمی ٹریک ہے۔ میں اسے فون کر دیتا ہوں
وہ تم سے مکمل تعاون کرے گا۔“ مائی نے کہا۔

”اوکے۔“ تھیک ہے۔ اسے فون کر دو۔ میں دیاں جا رہا ہوں۔
تجھے نے کہا اور رسپور رکھ کر وہ اپنے کھوا ہوا۔ تھوڑی در بعد اس کی
کار عاصی تیز رفتاری سے برجن ایسٹ کالوں کی طرف بڑھی چلی جا رہی
تھی۔ یہ اسراء کی کالوں تھی اور دیاں وسیع و عریض رقبے پر اسٹھانی

کوئی کو چیک کیا تو اس کوئی کے اندر ایک ایشیانی ہرداور ایک
سوئس شزاد عورت موجود تھی۔ ان کے جیسے وہی تھے جو تم نے
 بتائے تھے۔ ہم نے مشین کے ذریعے ان کی باتیں سیس تاکہ پڑتے
چل کے کہ پورا گردپ کھتا ہے اور کہاں ہے کیونکہ تم نے کہا تھا کہ
گردپ کو ہلاک کرتا ہے عیحدہ عیحدہ نہیں۔ پھر ان کی باتوں سے
معلوم ہوا کہ ان کے تین ساتھی ٹنگ لکب گئے ہوتے ہیں اور ابھی
تک ان کی واپسی نہیں ہوئی اور وہ سوچ رہے تھے کہ مزید کچھ درد ان
کا انتقام کرنے کے بعد وہ خود کنگ لکب جائیں پھانپھ سی سمجھے گی کہ
کنگ لکب میں آنے والے ہٹلے تینوں آدمی بھی ان کے گردپ کے
ہیں لیکن میں نے انہیں فوری طور پر ہلاک کرنے کی بجائے ان پر
لیکن قاتر کر دی۔ اس طرح یہ دونوں ہے ہوش ہو گئے تو میں نے
انہیں بھی دیاں سے انہوں کراپنے مصروفی پواتٹ پر بھجوا کر ان کو
بھی زنجیروں میں جکڑا دیا ہے۔ مائی نے کہا۔

”تھا را مطلب ہے کہ یہ سب ابھی زندہ ہیں۔“ جیگر نے کہا۔
”ہبھاں۔“ میں نے فون اسی لئے کیا ہے کہ اگر تم کہو تو میں پواتٹ
پر فون کر کے دیاں لپنے آدمیوں کو حکم دے دوں کہ وہ انہیں
گویاں مار دیں یا تم خود دیاں جا کر ان کی چینگ کرو گئے کہ کیا
واقعی یہ تھا را مطلوب گردپ ہے یا نہیں۔“ مائی نے کہا تو جیگر
چوک پڑا۔

”اوہ ہبھاں۔“ تم نے ہٹلے بتایا ہے کہ ہٹلے تینوں آدمیوں کے سیک

یعنی ماذل کی کار بھٹے سے موجود تھی۔ جیگر نے اپنی کار بھی اس کے ساتھ لے جا کر روکی اور پھر نیچے اتر آیا جبکہ اس دو ران ٹریک چھانک بند کر کے واپس اس طرف چلا آ رہا تھا۔

”وہ سب کہاں ہیں۔“ جیگر نے پوچھا۔

”وہ سب بے ہوش اور زخمی دن میں جکڑے ہوئے ہیں۔“ ٹریک نے مودباد لیجے میں کہا اور آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی در بعد وہ دونوں ایک دیسخ و عریش تھے تھائے میں داخل ہو رہے تھے جہاں سامنے دیوار کے ساتھ فولادی گندوں میں زخمیں مشکل تھیں اور چار مرد اور ایک ٹورت ان زخمی دن میں جکڑے ہوئے تھے میکن ان سب کی گرد تیس ڈھنکی ہوتی تھیں اور ان کے جسم بے حالت میں نیچے کی طرف ڈھنکے ہوئے تھے۔

”ان کے میک اپ چیک کئے ہیں۔“ جیگر نے سامنے رکھی ہوئی کرس پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”میں سر۔ میکن ان میں سے کوئی بھی میک اپ میں نہیں ہے۔“ ٹریک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”پھر تو یہ بھارا مطلوب گر دپ نہیں ہو سکتا اب تک ہے ایکشیائی آدمی بھارا مطلوب ہے آدمی ہو سکتا ہے۔“ تھیں بتایا گیا ہے کہ انہیں کسے ہوش میں لا یا جا سکتا ہے۔ جیگر نے کہا۔

”میں سر۔“ ٹریک نے جواب دیا۔ ”تم انہیں ہوش میں لے آؤ۔“ جیگر نے کہا۔

شاندار کوٹھیاں تھیں جہاں ہےنے والے گرست لینڈ کے امراہ ملتے سے تعقیل رکھتے تھے۔ تقریباً ایک گھنٹے کی ڈرائیونگ کے بعد وہ برج ایسٹ کالونی میں داخل ہو گیا۔ تھوڑی در بعد وہ ایک عالی شان کوٹھی کے جہازی سائز کے چھانک کے سامنے نیچے چکا تھا۔ تھوڑی تھا جو مائی نے بتایا تھا ابتدہ ستون پر پلیٹ کسی ڈاکٹر آرلنڈ کے نام کی لگی ہوتی تھی۔ جیگر نے کار روکی اور پھر نیچے اتر کر اس نے کال جیل کا بیٹن پر رس کر دیا۔

”کون ہے۔“ ذور قوں سے ایک مروانہ آواز ساتھی دی۔

”جیگر ہوں۔“ جیگر نے کہا۔

”اوہ اچھا۔“ دوسری طرف سے چونگ کر کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی کنک کی آواز ساتھی دی اور جیگر کھو گیا کہ ذور قوں آف کر دیا گیا ہے۔ تھوڑی در بعد چھوٹا چھانک کھلا اور ایک لمبے قد اور درڑشی جسم کا آدمی باہر آگیا۔

چہار انام ٹریک ہے۔ جیگر نے پوچھا۔

”جی ہاں۔“ ٹریک نے جواب دیا۔

”مائی نے تھیں فون کیا ہوگا۔“ جیگر نے کہا۔ ”میں سر۔ میں چھانک کھونتا ہوں۔ آپ کا اندر لے آئیں۔“ اس پار ٹریک نے مودباد لیجے میں کہا اور واپس مزکر اندر چلا گیا جبکہ جیگر دوبارہ اپنی کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا، بحمدِ خدا چھانک کھلا اور جیگر کا اندر لے گیا۔ دیسخ و عریش پورچ میں ایک

عمران کی انکھیں کھلیں تو اس نے پے اختیار اور ادھر دیکھا تو
اس کے چہرے پر حقیقی حریت کے آثارات ابھرائے۔ اس نے دیکھا
کہ ایک بڑے سے تہ تھانے میں رنجیروں میں جکڑا ہوا کھرا ہے۔
اس کی ایک سائیل پر تھوڑا صفرہ اور کمپنیں شکلیں بھی اسی طرح
انجیروں میں جکڑے ہوئے موجود تھے اور وہ تینوں ہوش میں آتے
کہ پر اسک سے گردہ ہے تھے جبکہ اس کی دوسری سائیل پر جو لیا بھی
انجیروں میں جکڑی ہوئی تھی اور اس میں بھی ہوش میں آتے کی
کیفیت تھیاں تھیں۔ سلسلے ایک کری پر ایک دریائے قد اور
پھرے بدن کا آدمی ہیٹھا ہوا تھا جبکہ اس کے ساتھ ایک اور آدمی
کھوا تھا جس کا قد لبا اور جسم ورزشی تھا۔ عمران کے ذہن میں بے
ہوش ہونے سے پہلے کامنظر کسی قلم کی طرح گھوم گیا تھا۔ وہ جو لیا
گئے ساتھ بھیرے سے ملاقات کر کے واپس کوئی میں آگیا تھا۔

ان سب کو ہوش میں لانا ہے یا ان میں سے کسی ایک کو۔
ٹرینگ نے پوچھا۔

سب کو ہوش میں لے آؤں کینہ بھلے اچھی طرح چیک کرلو کہ یہ
درست طور پر زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں یا نہیں کیونکہ یہ
خطرناک سیکرٹ انجیٹ ہیں۔ جیگر نے کہا۔

یہ انکلی بھی نہیں ہلا سکتے جاب۔ آپ بے فکر رہیں۔ ٹرینگ
نے پڑے باعثتاد لجئے میں کہا۔

اُو کے۔ پھر اسیں ہوش میں لے آؤ۔ جیگر نے کہا تو ٹرینگ
ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھول کر اس میں سے
ایک ڈپ نکالا اور پھر اس میں موجود ایک بڑی سرنج کاں کر اس نے
ڈپ و اپس الماری میں رکھا اور سرنج رنگ کے محلوں سے سرنج بھرا
ہوا تھا۔ سوتی پر کیپ چڑھا ہوا تھا۔ ٹرینگ نے ایک آدمی کے قریب
کر سوتی کے اوپر سے کیپ ہٹاتی اور پھر سوتی اس نے اس آدمی کے
بازوں میں اتار دی۔ تھوڑا اس محلوں انجیٹ کرنے کے بعد اس نے اسی
طرح تھوڑا تھوڑا محلوں یا قی تینوں مردوں اور عورت کے بازوں میں
انجیٹ کیا اور پھر خالی سرنج ایک ڈپے میں ڈال کر دھڑا اور جیگر کی
کری کے قریب آکر کھرا ہو گیا۔

اوی نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔
”انہی دھوموں کا نتیجہ ہے کہ اس وقت تمہارے سامنے رنجیوں
میں جکڑا ہوا کھرا ہوں۔“ عمران نے بنتے ہوئے کہا۔
”اس کا مطلب ہے تم نے اس بات کو کنفرم کر دیا کہ تم عمران
ہو۔ پاکیشیانی ایجنسٹ۔ تمہارا اور اس محورت کا حلیہ مجھے بتایا گیا تھا
اپنے ان تینوں کے سلیک و اش نہیں ہو رہے۔ اسی نے تمہیں ہوش
میں لایا گیا ہے ورنہ تم اتنا اٹکف کرنے کے قابل ہی نہیں ہیں۔“
اس آدمی نے کہا اور عمران اس کے مت سے علیوں کی بات سن کر
پے اختیار پھونک پڑا تھا۔
”کس نے ہمارے طیبے بتا رہے تھے۔“ عمران نے حریت پھرے
لئے ہیں کہا۔
”د صرف طیبے بلکہ تمہاری کار کا نمبر بھی بتایا گیا تھا اور ہمارے
آدمیوں نے اس کار کو تلاش کر لیا تو تم بھی سامنے آگے۔“ سامنے
یکے ہوئے آدمی نے سکراتے ہوئے کہا۔
”تم نے اپنا تعارف نہیں کرایا۔“ عمران نے کہا۔
”میرا نام جیگر ہے وہی تمہاری تلاش اور تمہیں بھاں لے آئے کا
کارہا مر گنگ کلب کے مائی کا ہے اور اس وقت تم اسی کے پوانت
پر ہو۔ اپنے تمہارے یہ تینوں ساتھی براہ راست گنگ کلب میں مائی
کے پاس پہنچ گئے اور وہ ان کے انداز سے ہی سمجھ گیا کہ یہ سکرت
ایجنسٹ ہیں یعنی اصل مسئلہ یہ ہے کہ ان کے سلیک اپ و اش نہیں

پھونک تھوڑا صدر اور کیپن ٹکلیں ان کے سامنے ملک اپ کر کے
کار پر گنگ کلب گئے تھے اس لئے بھاں انہیں دیکھتے ہی عمران ہماچان
گیا تھا۔ جیزے سے ملاقات بے سود بڑی تھی کیونکہ جیزے کو
ڈارک فیس کے بارے میں معلومات حاصل ہی نہ تھیں البتہ اس
نے وعدہ کیا تھا کہ وہ اس بارے میں معلومات حاصل کرنے کی
کوشش کرے گا۔ عمران واپس آگیا تھا یعنی پھر جب کافی در بند
تھوڑا صدر اور کیپن ٹکلیں کی واپسی نہ ہوئی تو عمران نے گنگ
کلب جانے کا پروگرام بتایا یعنی پھر اس سے بھٹکے کہ وہ اس پر عمل
کرتا چاہئے اس کے ناک سے ناما نوسی بونکرانی اور اس کے ساتھ
ہی اس کا ڈین تاریک پڑ گیا تھا اور اب ہوش آتے پر وہ لپٹنے
ساتھیوں سیست بھاں رنجیوں میں جکڑا ہوا تھا۔ تھوڑی در بعد اس
کے سارے ساتھی ہوش میں آگئے اور اس کے ساتھ ہی وہ سب اپنے
چیزوں پر کھڑے ہو گئے تھے۔ ان کی رنجیوں کا فیصلہ ڈھیل پڑ گئی
تھیں۔

”تم سب آپس میں ساتھی ہو۔ سامنے کری بے ہیٹھے ہوئے
وہ سیائے قد کے آدمی نے کہا۔

”بھٹکے تم اپنا ہذب افراد کی طرح تعارف کرو۔“ اسکے معلوم
ہو سکے کہ ہم کس درجہ اپنی شخصیت کے سامنے موجود ہیں۔“ - عمران
نے کہا تو وہ آدمی پھونک کر عمران کی طرف دیکھنے لگا۔

”تم وہ عمران ہو جس کی دھومیں پوری دنیا میں ہیں۔“ اس

پہن ٹریس نہ ہوں تب تک وہ ان کوڈن سے آزادی حاصل نہ کو
لے سکتے۔ بہر حال وہ مسلسل اپنی کوشش میں لگا ہوا تھا لیکن ابھی
یہ وہ اپنی کوشش میں کامیاب نہ ہو سکتا تھا اور وہ یہ بات بھی اچھی
ظرف چاہتا تھا کہ جیگر جیسے آدمی اچانک پاسیں کرتے کرتے فائز بھی
کھول سکتے ہیں اور وہ اس وقت جس پوزیشن میں تھے اگر جیگر ان پر
کھوں تو وہ کوئی جدوجہد بھی کرنے کے قابل نہ تھے۔

کیا ہمارا لارڈ سے رابطہ ہے۔ میران نے اس کا دھیان
نانے کے لئے کیا۔

لارڈ کا مجھ سے رابطہ ہے میراں سے کوئی رابطہ نہیں ہے اور ہاں
اب بات چیت کافی ہو گئی ہے اب تمہیں ہلاک ہو جانا چاہیے۔
جیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اپنے ساتھ کھوئے آدمی سے
لاک ہو گیا۔

ٹرینک۔ جیگر نے کیا۔

میں سر۔ اس آدمی نے جو نک کر کیا۔

مٹھیں پٹل لے آؤ میگرین سیت۔ جیگر نے کیا۔

میں سر۔ ٹرینک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب
سے ایک مشین پٹل کمال کر جیگر کی طرف بڑھا دیا۔ میران کے
ہونت بھی گئے تھے اور اس کے ساتھی بے بس کھوئے تھے اور جیگر
سے تو سرف مشین پٹل کا ٹرینک ہی دبانتا تھا جیگر نے مشین پٹل کو
ہاتھ پٹھیک کیا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھرا

ہو سکتے۔ جیگر نے کیا۔
کیا تم اس مانٹی کے استثنے ہو۔ میران نے پوچھا۔
نہیں۔ میرا علیحدہ کلب ہے اور مانٹی کا علیحدہ۔ البتہ ہمارے
بارے میں کام میں نے مانٹی کو دیا تھا۔ کیونکہ میں خود بھی ہمارے
سلسلے نہیں آنا چاہتا تھا اور وہ ہی اپنے ساتھیوں کو سامنے لانا چاہتا
تھا۔ جیگر نے کیا۔

کیوں۔ میران نے بے ساختہ ہو کر کیا۔

اب تم نے بہر حال میری جاتا ہے تو پھر تمہیں ساری بات
کیوں نے بسادی جائے۔ ڈارک فیس کے چیف لارڈ نے مجھے فون پر
ہمارے طبقے اور کار کا شرپ بسادیا تھا لیکن انسوں نے مجھے اور میرے
گروپ کو سامنے آنے سے منع کر دیا تھا۔ کو ان کا یہ حکم تھا کہ تمہیں
اور ہمارے ساتھیوں کو نہیں کر کے فوری طور پر بلا توقف ہلاک
کر دیا جائے لیکن ہمارے ساتھیوں کے میک اپ واش ڈھونے کی
بتا پر ہم اٹھن میں پڑ گئے۔ اب بہر حال یہ بات میں ہو گئی ہے کہ یہ
تینوں ہمارے ہی ساتھی ہیں اس نے اب تمہیں ہلاک کر دیا جانا
چاہیے۔ جیگر نے کہا جیکہ اس دوران میران اپنی الٹیوں کی مدد
سے کوڈن کو چیک کر رہا تھا لیکن ہاؤنڈ شدید کوشش کے وہ
کوڈن میں کوئی بین ٹریس نہ کر سکا تھا حالانکہ ایسا ہونا لازمی تھا
کیونکہ کوئے کھلے بغیر تو ان کی کلاسیاں ان کوڈن میں جلوہی نہ جا سکتی
تمہیں یہیں یہ بین کسی صورت بھی نہیں نہ ہو رہے تھے اور جب تک

گئی تھی۔ عمران دیے ہی ہو تو بھیج کردا تھا۔
— عمران صاحب۔ جو لیا کس طرح آزاد ہو گئی ہے۔ اچانک
مقدار کی آواز سنائی دی۔
— اے آج تک سورپا بند نہیں کر سکا۔ یہ چارہ جنگ کیسے کر
یا۔ — عمران نے سکراتے ہوئے کہا تو سب کے سنتے ہوئے
ہر دس پر یہ لفڑی آگئی۔ تھوڑی در بعد جو لیا واپس آگئی۔
یہاں اس کوٹھی میں ان دونوں کے سوا اور کوئی نہیں ہے۔
جو لیاتے واپس آکر کہا۔

— اس ٹریک کی جیسوں کی کلاشی لو۔ میرا خیال ہے کہ یہ کوئے
ریبوٹ کشڑوں نہ ہیں۔ — عمران نے کہا تو جو لیا تیزی سے ٹریک کی
طرف بڑھی اور اس نے اس کی جیسوں کی کلاشی یعنی شروع کر دی اور
بند ٹھوں بعد وہ واقعی ایک پچھونا ساری ریبوٹ کشڑوں میں آکے اس کی
جیب سے پر آمد کرتے میں کامیاب ہو گئی۔

— بڑھی کر د۔ اس جنگ کو فرست ایڈ دینی ہے ورنہ یہ بلاک ہو گیا
تو ہم کھل اتھیرے میں رہ جائیں گے۔ — عمران نے کہا۔

— اس نے تو میں نے اس کے کوئے میں فائز کیا ہے۔ — جو لیا
نے ریبوٹ کشڑوں کا ربع عمران کی طرف کرتے ہوئے اس کا بیش
پرنس کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی رنجیں کھل کر نیچے جا گئیں۔
— عمران کے ہاتھ آزاد ہو چکے تھے۔ عمران کا خیال درست تھا۔ کثرے
واقعی ریبوٹ کشڑوں کا تھے اس نے وہ ان کے بین ٹرین شکر سکا تھا۔

ہو گیا۔ اس کے بھرے پر یہ لفڑی سختی اور سفاکی کے تاثرات امبر آئے
تھے لیکن اس کے چھٹے کہ وہ ٹریکر دباتا اچانک سائیٹ سے رنجیوں کی
کھروکھراہٹ کی آواز گوئی تو ٹریک اور جنگ دنوں کی گرد نہیں اور
نگوم گئیں اور پھر اس سے چھٹے کہ وہ شاخلات سب سے آخر میں موجود
جو لیا ہوا میں کسی پرندے کی طرح اڑتی ہوئی آئی اور وہ دونوں چھٹے
ہوئے کری سیت نیچے فرش پر جا گئے۔ جو لیا پوری قوت سے
فلائیں لک اس ٹریک کے سینے پر اس انداز میں ماری کہ وہ جنگتا ہوا
ساتھ کھڑے جنگ کے ٹکرایا اور ساتھ ہی وہ کری سے بھی ٹکرایا اور
اس طرح وہ دونوں کری سیت چھٹے ہوئے نیچے جا گئے جبکہ جو لیا
نے فلاںگ لک مار کر ٹکلایا کھائی اور دوسرے لمحے وہ جسے ہی
سیدھی کھڑی ہوتی۔ اس کے ہاتھ میں وہ مشین پیش موجود تھا جو
ٹریک نے جنگ کو دیا تھا اور جو اچانک دھکائی سے اس کے ہاتھ سے
ٹکل کر سامنے جا گرا تھا۔ اس کے ساتھ ہی سد سد کی آوازوں
کے ساتھ ہی ٹریک اور جنگ دنوں کے حلق سے ہے انھیں جنگیں
ٹکیں اور وہ دونوں انھیں کی کوشش کرتے ہوئے گویاں کھا کر
دوبارہ فرش پر گئے اور دن بھر ہوتی ہوئی بکریوں کی طرح پھر کئے گئے۔
ٹریک تو پحمد لمحے پھر کئے بعد ساکت ہو گیا جبکہ جنگ جس کے
ایک کوئے میں گویاں لگی تھیں کچھ درجکہ جنگ کے جنگ جس کے
کی کوشش کی لیکن پھر وہ بے ہوش ہو کر نیچے گر گیا جبکہ جو لیا اس
دوران مشین پیش اٹھائے دولاتی ہوتی در دوالہ کراس کر کے باہر پل

موہود طاقت کے دو مخصوص انہکشن اسے لگائے اور پھر پیش دوبارہ پہنچا کر اس نے اس کی بیلٹ باندھ دی۔
کیپشن ٹھیکیں سے ری تلاش کر لاؤ۔ اسے کری پر بخدا کر باندھنا پڑے گا۔ اگر اسے زنجیر دن میں جکڑ کر کھدا کر دیا گیا تو ہون دوبارہ پہنچا شروع ہو جائے گا اور پھر اس کا بچتا ناممکن ہو جائے گا۔ عمران نے کہا۔

آپ کی بات درست ہے۔ میں لے آتا ہوں ری۔ کیپشن ٹھیکیں نے کہا اور تین تیز قدم اٹھاتا ہے خانے سے باہر چلا گیا تو عمران نے جیگر کو انھا کر ایک کری پر بخدا دیا۔ تھوڑی ور بعد کیپشن ٹھیکیں والیں آیا تو اس کے پاتھ میں ری کا ایک بندل موجود تھا اور پھر عمران نے کیپشن ٹھیکیں کی مدد سے اسے کری کے ساتھ ری سے جکڑ دیا۔

تم دوسری کری لے کر اس کے عقب میں بیٹھ جاؤ۔ یہ تریتی یافتہ آدمی ہے۔ الیمانہ ہو کہ یہ ری کھول لے۔ عمران نے کہا۔ کھول بھی لے جب بھی یہ حرکت تو نہیں کر سکتا۔ کیپشن ٹھیکیں لے کہا۔

اوہ بار۔ جیگر ہے۔ عمران نے کہا اور پھر آگے بڑھ کر لے جیگر کی تاک اور مت دو ہوں پاتھوں سے بند کر دیا۔ پھر کوئی بھو جیگر کے جسم میں حرکت کے تاثرات نہ ہوا، ہونے شروع ہو لے تو عمران نے پاتھ اٹھائے اور سامنے موجود کری پر بیٹھ گیا۔

تم یا ق ساتھیوں کو آزادی دلاؤ۔ میں میڈیکل بالکس تلاش کر لاتا ہوں۔ عمران نے کہا اور دوڑتا ہوا کرے سے باہر چلا گیا تو جو یا نے یاری یاری سب ساتھیوں کے ہاتھ کڑوں سے آزاد کر دیے۔ مس جو یا۔ آپ نے کہے ان کوؤں سے آزادی حاصل کی۔ صدر نے حریت پھرے لجے میں کہا۔

میں بھی جھٹے انٹیاں گھا کر کڑوں کے بین تلاش کرتی ہی میں بین نہ طے تو میں نے پاتھوں کو سکیو کر ان کوؤں سے لگائے کی کوشش شروع کر دی۔ میں نے چونکہ اس کی یاقا عده پر یکیس کی بوفی ہے اس نے جلدی ہی میں اینی کوشش میں کامیاب ہو گی۔ مجھے کامیابی اس وقت ملی جب یہ جیگر عمران کو گولی مارنے ہی والا تھا۔ اس نے مجھے قوری ٹھوڑ پر ایکش میں آنا پڑا۔ جو یا نے ہواب دیا اسی لمبے عمران ایک میڈیکل بالکس اتحادی اندرونی اخطل ہوا۔

عیناں ایک کرے میں اسلکہ موجود ہے تم لوگ باہر کا خیال رکھو۔ کسی بھی وقت کوئی بھی آسٹانا ہے۔ کیپشن ٹھیکیں اس کی پیٹنڈیج کرنے میں میری مدد کرے گا۔ عمران نے کہا تو سوائے کیپشن ٹھیکیں کے یا ق سب جو یا سمیت اس تھے خانے سے باہر طے گے۔ عمران نے کیپشن ٹھیکیں کی مدد سے جیگر کی پیش اتار کر اس کے کوئے میں موجود گولی باہر لکالی اور پھر پیٹنڈیج کر دی۔ ہون کافی تکل جانے کی وجہ سے جیگر کا رنگ زرد پڑ رہا تھا اور اس کا سالس بھی ہموار انداز میں نہ چل رہا تھا اس لئے عمران نے میڈیکل بالکس میں

ہیں ہمیں لیکن ہمارے ایشیا میں خواتین چوڑیاں بنتے کی عادی ہوتی ہیں۔ اس لئے انہیں ہاتھوں کو مخصوص انداز میں سکونتے کا باقاعدہ دھنگ آتا ہے۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
تم نے شاید میرے ہاتھوں کی باقاعدہ بینڈیج کی ہے۔ جنگل
نے فرش پر پڑے، ہوئے میڈیکل بارکس کو دیکھتے ہوئے کہا۔
ہاں۔ کیونکہ ہم تمہیں انداز رکھنا پڑتے تھے۔ عمران نے جواب دیا۔
کیوں۔ اس کی وجہ۔ جنگل نے چونک کروک کر کہا۔

ہمیں لاڑ کے بارے میں معلومات چاہتیں اور وہ تم ہبہ کر سکتے ہو۔ عمران نے اس بار سخنیدہ بچے میں کہا۔
میں نے تو تمہیں بتایا تھا کہ میں خود لاڑ سے رابطہ نہیں کر سکتا۔ وہ خود بچے سے رابطہ کرتا ہے اور ذارک فیں کے تمام سیکھنے کے ساتھ ہی اسیسا ہوتا ہے۔ جنگل نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران اس کے بچے سے ہی لکھا گیا کہ وہ درست کہہ رہا ہے۔
جس میں = تسلیم ہی نہیں کر سکتا کہ ایک ترسیت یافتہ آدمی اس جس سیں پہلاں ہو۔ تم نے الہام اس کا کھوجنگانے کی کوشش کی ہوگی۔ عمران نے کہا۔

میں۔ بچے کبھی اس کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی۔ جنگل
نے مت بناتے ہوئے کہا لیکن اس بار اس کا بچہ صاف بتا رہا تھا کہ وہ بات کو پچاہ رہا ہے۔

کیپشن شکیل بھی اس کے ساتھ ہی کری پر بیٹھا ہوا تھا جس حد لمحوں بعد جنگل نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھو لیں اور ہوش میں آتے ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے پندھا ہونے کی وجہ سے وہ پوری طرح کسما بھی نہ سکا تھا۔
تجھارے کو لپے پر زخم تھا اس نے میں نے جمیں و زنجیروں سیں جکوٹے کی بجائے کری پر بیٹھا یا ہے اور رہی سے اس لئے جگدا ہے کہ تم حرکت کر کے اپنے آپ کو نقصان پہنچا لو گے۔ عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔

وہ۔ وہ لڑکی۔ وہ لڑکی کسیے آزاد ہو گئی۔ جنگل نے حریت بھرے انداز میں واپسی پا میں دیکھتے ہوئے کہا۔
زیکیاں آزاد ہوتا چاہیں تو انہیں کوئی زنجیر قید نہیں۔ کوئی سکتی اس نے اس بات کی فکر چھوڑ دکر وہ کسیے آزاد ہوئی ہے اور کسیے نہیں۔ عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔
کاٹھ میں خود چلک کر لیتا۔ میں نے لڑکی سے پوچھا بھی تھا۔ اس نے کہا کہ ان زنجیروں کو کوئی نہیں کھول سکتا۔ جنگل نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

وہ درست کہہ رہا تھا۔ یہ کوئے دیکھوت کھڑا ونڈا تھے اور ریبوٹ کھڑا وہ اس کی جیب میں تھا۔ اس نے ہم سپ بے بس، ہوئے کھوئے تھے جبکہ ہماری ساتھی لڑکی نے اپنے ہاتھوں کو مخصوص انداز میں سکیو کر ان کڑوں سے ٹکال لیا۔ تھمارے ہمایاں خواتین چوڑیاں

لیا تو وہ میرے کب آگئی۔ پھر اس سے میری ذاتی واقعیت تکل آئی اور وہ ایک رات میرے پاس رہی۔ اس نے مجھے بتایا کہ وہ ذارک فسیں کے لارڈ کی عورت ہے۔ میں نے اس سے بہت پوچھا کہ وہ مجھے اس بادے میں تفصیل سے بتائے لیکن اس نے صرف اتنا بتایا کہ لارڈ جان گرست یونڈا میں ہی رہتا ہے اور اس کا اصل نام اور ہے اور اس کا بھجہ بھی اور ہے اس سے زیادہ اس نے نہیں بتایا۔ دوسرے روز وہ چلی گئی اور پھر کئی روز بعد اس کی لاش کی تصاویر اخبارات میں شائع ہوئیں کہ اسے کوئی مار کر بلاک کر دیا گیا ہے اور پولیس کو اس کی لاش ایک بائش کے دران گوشے سے ملی ہے۔ جیگر تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا۔

یہ کب کی بات ہے۔ عمران نے پوچھا۔

”وہ سال بھٹکی۔“ جیگر نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران مزید کچھ کہا۔ صدر اندر داخل ہوا۔ اس باقاعدہ میں کارڈ میں فون جسکی تھا۔

”کمال آرپی ہے۔“ صدر نے کہا۔

”اس کے من پر باتھ رکھو کیسٹن ٹھکل۔“ عمران نے فون مکمل لیتے ہوئے کیسٹن ٹھکل سے کہا تو کیسٹن ٹھکل نے جیگر کے ہند پر باتھ رکھ دیا۔

”میں۔۔۔ ٹریگ بول رہا ہوں۔“ عمران نے فون آن کرتے ہوئے ٹریگ کی آواز اور لیے میں کہا تو جیگر کا پھرہ دیکھنے والا ہو گیا۔

”دیکھو جیگر۔“ تم ایک بہت چھوٹی پچھلی ہو اور اگر تم بلاک ہو گئے تو جیسی لارڈ کوئی فائدہ نہیں ہے پھر سکتا جیکہ میرا وعدہ ہے کہ اگر تم سب کچھ سمجھ سکا تو میں جیسی زندہ چھوڑ دوں گا۔ اس طرح تم ساری باتیں پر ڈال کر اپنے آپ کو بجا لو گے ورنہ اگر تم پاکیشیا سے ہیاں پہنچ سکتے ہیں تو لارڈ کو بھی کسی نہ کسی طرح تلاش کر لیں گے لیکن تم اس رنگیں دھیا سے ہمیشہ کے لئے محروم ہو جاؤ گے اور یہ بھی بتا دوں کہ مجھے فوری معلوم ہو جاتا ہے کہ تم کب سچ بول رہے ہو اور کب جھوٹ۔ تم نے پہلی بار جو جواب دیا تھا وہ درست تھا لیکن دوسرا جو جواب دیا وہ خلط ہے۔ اب فیصلہ جہارے باقاعدہ میں ہے۔ ہاں یا نا۔ جو جہاری مرضی آئے کرو۔ عمران نے اہمیتی سنجیدہ لیتے میں کہا۔

”کیا تم واقعی مجھے زندہ چھوڑ دو گے۔“ جیگر نے رک رک کر کہا۔

”ہاں۔ میں نے جیسی بتایا ہے کہ تم ہمارے لئے بہت چھوٹی پچھلی ہو۔“ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”پھر میں اتنا بتا سکتا ہوں کہ لارڈ رہتا گرست یونڈا میں ہی ہے۔“ جیگر نے کہا۔

”تم کیسے یقین سے کہ سکتے ہو۔“ عمران نے کہا۔

”اس نے کہ اس کی ایک عورت نے مجھے بتایا تھا۔ وہ اہمیتی خوبصورت عورت تھی لارڈ کسی ضروری مسئلے کی وجہ سے ایک دیساں پڑا۔

اس کا مطلب ہے کہ مشن کا سیاب رہا۔ مائنی نے صرف
بھرے لجھے میں کہا۔
ہاں۔ مکمل طور پر۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
اوکے۔ تھینک یو فار گٹھ یور۔ مائنی نے کہا اور اس کے
ساتھ ہی رابطہ شتم ہو گیا تو عمران نے فون آف کر دیا اور اس کے
ساتھ ہی کپشن شکل نے بھی جیگر کے منہ سے باہتھہ ہٹایا۔
تم تو جادو گر ہو۔ میں سوچ بھی۔ سکتا تھا کہ کوئی شخص ایسا
جادو بھی جانتا ہو گا۔ جیگر نے اہمائی مرحوم باد لجھے میں کہا۔
ویکھو جیگر۔ تم نے ہر حالت میں لاڑکوئیں کرنا ہے اس لئے
لوہر ادھر کی باتیں بتانے کا کوئی فائدہ نہیں بھیں کوئی ایسی مپ دو
جس کے بعد یہ ہم لاڑکوئیں کر سکیں وہ تھماری موت پر کوئی
روئے والا بھی نہ ہو گا۔ عمران نے اس پار اہمائی حشک لجھے
میں بات کرتے ہوئے کہا۔
”ہو کچھ میں جانتا تھا کہ میں نے بھٹکے ہی بتا دیا ہے۔ مزید مجھے کچھ
ضمیر نہیں ہے۔“ جیگر نے دو ٹوکرے میں بات کرتے ہوئے
کہا۔
تم نے لاڑکی عورت کے ساتھ تھیں کافی باتیں کی ہوں گی۔
اں نے کوئی قول تھا۔ تفصیل نہیں بتائیں لیکن کوئی نہ کوئی مپ
بھر جائی دی ہو گئی۔ عمران نے کہا تو جیگر نے بے اختیار آنکھیں
بھر کر لیں۔

کہاں مر گئے تھے تم۔ گھنٹے بھر سے کال کر رہا ہوں۔“ دوسری
طرف سے ایک جنگی ہولی آواز سنائی دی۔
میں جیگر صاحب کے ساتھ تھا تھا نے میں تھا۔ عمران نے
کہا۔
”کیا ہوا ان قیدیوں کا۔“ اس پار دوسری طرف سے قدرے
نرم لجھے میں پوچھا گیا۔
”جیگر صاحب نے اہمیں گویوں سے اڑا دیا ہے۔“ عمران
نے کہا۔
”جیگر کہا ہے۔ اس سے بات کراؤ۔“ دوسری طرف سے کہا
گیا۔
”ہیلو۔ جیگر ہوں رہا ہوں۔“ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد
عمران نے جیگر کی آواز اور لجھے میں کہا اور جیگر کی حالت مزید دیکھنے
والی ہو گئی۔ اس کی آنکھیں حیرت سے پھٹ کر کانوں سے جاگی
تھیں۔
”مائنی ہوں رہا ہوں۔ کیا ہوا ان لوگوں کا۔ ان کے میک اپ
واش ہوئے یا نہیں۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔
”میک اپ تو واش نہیں ہوئے البتہ یہ بات ملے ہو گئی ہے کہ
ان کا تعلق پاکیشیا سکرٹ سروس سے تھا اس لئے میں نے اہمیں
گویوں سے اڑا دیا ہے۔“ عمران نے جیگر کی آواز اور لجھے میں
جواب دیتے ہوئے کہا۔

- نارمن کا کوئی فون ہر آپ کے پاس ہے۔ یہ کوئین دل
در اصل ہماری ملکیت ہے اور ہم نے اسے لارڈ صاحب کو کرانے پر دیا
تھا۔ عمران نے مائی کی آواز اور بچے میں کہا۔

- اوه۔ اوه۔ یہ کہے، ہو سکتا ہے۔ آپ کو یقیناً کوئی غلط فہمی ہوئی
ہے۔ اس عورت نے قدرے پر بیٹا نے بچے میں کہا۔

- محمد۔ آپ نے یقیناً لگ کلب کے بارے میں سنایہ وہ گاں
نے اگر میں چاہوں تو آپ کو آپ کے تمام مستحقین سیت گویوں
سے اڑایا جا سکتا ہے لیکن ہم اس نارمن سے بات کرتا چلہتے
ہیں۔ عمران نے مائی کے بچے میں عزما کر کہا۔

- مم۔ مم۔ میں چیک کرتی ہوں۔ میری ڈائری میں شاید نمبر لکھا
ہوا ہو۔ آپ۔ آپ ہو لدا کریں۔ دوسری طرف سے اہمیتی
گھرائے ہوئے بچے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی فون پر خاموشی
پڑی ہو گئی۔

- کیا اس لارڈ کا اصل نام نارمن ہے۔ عمران نے فون ہس
پر ہاتھ لکھتے ہوئے جیگر سے پوچھا۔

- مجھے نہیں معلوم۔ جیگر نے جواب دیا اور عمران اس کے
جھے سے ہی کچھ گلیا کہ وہ درست کہہ رہا ہے۔

- ہمیلو۔ تھوڑی در بعد اس عورت کی آواز سنائی دی۔

- لیکن۔ عمران نے جواب دیا۔

- ان کے آفس کا فون نمبر ہے نارمن ایکٹریشنل ائرپرائز کا۔ وہ

"اوہ ہاں۔ مجھے اب یاد آ رہا ہے۔ میرے اصرار پر اس نے کہا تھا
کہ وہ اس کے ساتھ کاروش کالوں میں رہتی رہی ہے اور یہ کوئی اس
کے نام پر ہے۔ ہاں۔ اس نے کوئی کاتام بھی بتایا تھا۔ کوئین دل
نام تھا اس کا۔ اس عورت کا نام بھی کوئین ہی تھا"۔ جیگر نے
کہا تو عمران نے ایک طرف پڑا ہوا کارڈ لس فون ہس اٹھایا۔ اس
کو آن کر کے اس نے انکو اسی کا نمبر پر لس کر دیا۔

- انکو اسی پلیز۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نو اتنی آواز سالی
دی۔

- کاروش کالوں میں کوئین دلا کا فون تیر دیں۔ عمران نے
کہا تو دوسری طرف سے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد فون نمبر بتا دیا
گیا۔ عمران نے لائن آف کر کے دوبارہ نمبر پر لس کر کے شروع کر
دیئے۔ آخر میں اس نے لائلر کا بٹن بھی پرسک کر دیا۔

- کوئین دلا۔ ایک نو اتنی آواز سنائی دی۔

- لگنگ کلب سے مائی بول رہا ہوں سہماں لارڈ صاحب ہوں
گے۔ ان سے میری بات کر دیں۔ عمران نے اس پار مائی کی
آواز اور بچے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

- لارڈ۔ سو ری سماں کوئی لارڈ نہیں ہے۔ یہ والا جعلے ایک
خاتون کا تھا وہ وفات پا گئیں تو ان کے شوہر نارمن صاحب نے یہ دل
فرودخت کر دیا اور اب ہم اس کے مالک ہیں۔ دوسری طرف سے
کہا گیا۔

”جی ہاں۔ لیکن آپ بغیر وقت ملے کئے ان سے بات نہیں کر سکتے۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

”میرے پاس بھی وقت نہیں ہوتا۔ اسی لئے تو میں خط و کتابت کے رابطہ کرنا چاہتا ہوں۔ اس کے تجھیک یو۔ عمران نے کہا اور فون آف کر کے اس نے ایک طرف رکھ دیا۔

”تمہارا آفس کہاں ہے جیگر۔ عمران نے جیگر سے مخاطب ہو کر پوچھا جو اس دوران خاموش یہ تھا ہوا تھا۔ جیگر نے پڑے ساتھیا۔ ”فون نمبر کیا ہے۔ عمران نے پوچھا تو جیگر نے فون نمبر بتا دیا۔

”اوکے۔ اب میں چاہتا ہوں۔ اب میرا ساتھی جاتے اور تم۔ ” عمران نے کیبلیں ٹکلیں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور دروازے کی طرف ہڑا گیا۔

”سُو۔ تم نے وہدہ کیا ہے۔ سُو۔ جیگر نے جھینکتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے شین پسل کی محاجات کے ساتھ ہی اس کی آواز اس کے ملک میں ہی دب کر رہ گئی۔ عمران ہڑے بغیر آگئے بڑھتا چلا گیا۔

اس کے تجھیک ڈائرکٹر اور جنل شپر ہیں۔ عورت نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی فون نمبر بتا دیا۔

”ابھی آپ کسی کو فون نہیں کریں گی۔ ہم خود اس سارے معاملہ کی انکو اتری کریں گے۔ پھر آپ سے رابطہ کریں گے۔ سن لیا آپ نے۔ عمران نے مائی ٹکے لجھے میں عراۃ ہوئے کہا۔

”جی اچھا۔ عورت نے احتیاطی ہے ہوئے لجھے میں کہا تو عمران نے کارڈ لیں فون نہیں آف کر دیا اور پھر اسے آن کر کے اس نے انکو اتری کا نمبر بریس کر دیے۔

”انکو اتری پلیز۔ رابطہ ہوتے ہی ایک نسوی آواز سنائی دی۔

”نادر من ائرٹشیل ائٹر رائزر کے تجھیک ڈائرکٹر نادر من صاحب ۲ فون نمبر دیں۔ عمران نے کہا تو جلد لگوں کی خاموشی کے بعد دوسری طرف سے فون نمبر بتا دیا گیا۔ یہ دی فون نمبر تھا جو اس عورت نے بتایا تھا۔ عمران نے رابطہ ختم کر کے نادر من کے نام پر نہیں کر دیے۔

”لیکن تجھیک ڈائرکٹر آفس۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوی آواز سنائی دی۔

”محترم۔ میں نادر اک سے بول رہا ہوں۔ آپ کی کمپنی کا ایڈریس کیا ہے۔ میں اس سے خط و کتابت سے رابطہ کرنا چاہتا ہوں۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ایڈریس بتا دیا گیا۔ ”کیا مسٹر نادر من آفس میں موجود ہیں۔ عمران نے پوچھا۔

گریٹ لینڈ سے ہی کی جا رہی تھی۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو
نارمن پونک پڑا۔
کس شر سے۔ نارمن نے پونک کر پوچھا تو دوسری طرف
سے نمبر سا دیا گیا۔
محلوم کر کے مجھے بناو کہ یہ نمبر کس کے نام پر اور کہاں تھب
ہے۔ نارمن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ
دیا۔

” یہ کون ہو سکتا ہے۔ ” نارمن نے حریت پرے انداز میں
بڑاتے ہوئے کہا۔ تھوڑی در بعد قون کی گھنٹی دوبارہ بیٹھی تو اس نے
پاہتہ پوچھا کہ رسیور الجھایا۔

” لس۔ ” نارمن نے تیر لیجھے میں کہا۔
” سر۔ یہ نمبر ٹریک کے نام پر ہے۔ ” دوسری طرف سے
سیدھی نے جواب دیا اور ساتھ ہی ایک پتہ بھی بتا دیا۔
” تم تے وہاں قون کیا ہے۔ کون ہے یہ ٹریک۔ ” نارمن
نے حریت پرے لیجھے میں کہا۔
” لس یا س۔ لیکن وہاں سے کوئی قون اندر بیٹھی نہیں کر رہا۔ ”
دوسری طرف سے کہا گیا۔

” اچھا میں خود چیک کرتا ہوں۔ ” نارمن نے کہا اور پاہتہ بڑا
کر اس نے قون کے نیچے لگے ہوئے ایک بیٹھن کو پریس کر دیا۔ اب
قون ڈائریکٹ ہو گیا تھا۔ نارمن نے تیزی سے نمبر پریس کرنے

نارمن اپنے بڑیس آفس میں موجود تھا کہ آفس قون کی گھنٹی نج
انھی اور نارمن نے پاہتہ بڑا کر رسیور الجھایا۔

” لس۔ ” نارمن نے رسیور کاں سے لگاتے ہوئے کہا۔
” سر۔ ابھی تھوڑی در بڑھے ایک قون کاں آئی ہے۔ ” قون کرنے
والے تے بتایا ہے کہ وہ ناراک سے بھول رہا ہے۔ اس نے ہماری
کمپنی کا ایڈریس محلوم کیا۔ پھر اپ کے پلے میں پوچھا تو میں نے
اسے بتایا کہ وقت ملے کے بغیر بات نہیں ہو سکتی۔ ” دوسری
طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ ” وہ بے حد سووڈ باند تھا۔

” پھر۔ ” نارمن نے حریت پرے لیجھے میں کہا کیونکہ اسے اپنی
سیدھی کے کاں کرنے کی وجہ بھی میں نہ آئی تھی۔

” جاتب۔ ” کاں آف ہونے کے بعد میں نے دیے ہی کیسوڑ کو
چیک کیا تو پتہ چلا کہ کاں ناراک سے نہیں کی جا رہی تھی بلکہ

مورت تھی۔ وہ ایک کام سے ایک بیمار چلا گیا اور واپس آنے پر پتہ چلا کہ اس کی عدم موجودگی میں کوئی خلف ٹبوں میں راتیں گزارتی رہی ہے تو اس نے اسے ہلاک کرا دیا تھا۔

۔۔۔۔۔ میں کوئین والا کارڈش کالوں سے ماریا بول دی ہوں۔۔۔۔۔
چند لوگوں بعد ایک عورت کی آواز سنائی دی۔

۔۔۔۔۔ لیں۔۔۔۔۔ نارمن بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ کیا سند ہے۔۔۔۔۔ نارمن نے کہا۔

۔۔ جب اپ سے تھوڑی درجھلتے ایک فون کال آئی۔۔۔۔۔ کلگ کلب کا استش شیخر مائی بول ریا تھا۔۔۔۔۔ ماریاتے کہا تو نارمن نے اضافی پوچھا۔۔۔۔۔ عورت نے مزید تفصیل اسے بتا دی۔

۔۔ گو اپنوں نے اپ سے بات کرنے سے منع کیا تھا ایکن چونکہ اس کال کی وجہ سے میں بے صورتی خان تھی اس لئے میں نے اپ کو کال کیا ہے کیونکہ کلگ کلب کے بارے میں سب جلتے ہیں کہ وہ استھانی بدنام کلب ہے اور ہم تو شریف شہری ہیں۔۔۔۔۔ ہم ان کا مقابلہ کیے کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔ عورت نے کہا۔

۔۔۔۔۔ کیا فون کرنے والے نے واقعی کلگ کلب اور مائی کا نام بنا تھا۔۔۔۔۔ نارمن نے حیرت بھرے لئے میں کہا۔

۔۔۔۔۔ لیں سر۔۔۔۔۔ ورنہ میں ذاتی طور پر تو نہ مائی کو جانتی ہوں اور نہ ہی میں کبھی کلگ کلب لگی ہوں۔۔۔۔۔ عورت نے کہا۔

۔۔۔۔۔ او کے۔۔۔۔۔ آپ بے نکر دیں۔۔۔۔۔ آپ آپ کو دوبارہ فون نہیں آئے گا۔

شروع کر دیتے۔۔۔۔۔
۔۔۔۔۔ گیری بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردات آواز سنائی دی۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ نارمن بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ نارمن نے کہا۔
۔۔۔۔۔ اوہ۔۔۔۔۔ لیں سر آپ۔۔۔۔۔ فرماتے۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے مودباد لجئے میں کہا گیا۔

۔۔۔۔۔ ایک پتہ نوٹ کرو۔۔۔۔۔ یہ جہارے آفس کے قریب کا پتہ ہے۔۔۔۔۔
وہاں کوئی آدمی ٹریگ رہتا ہے لیکن وہ فون اخیذ نہیں کر رہا۔۔۔۔۔ وہاں جا کر مخلوم کرو کہ یہ ٹریگ کون ہے اور یہ ہمارت کس مقصد کے نئے کون استعمال کر رہا ہے۔۔۔۔۔ نارمن نے کہا۔

۔۔۔۔۔ لیں سر۔۔۔۔۔ میں نصف لمحتے بعد آپ کو فون کروں گا۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو نارمن نے رسیور لگای تھا کہ فون کی لمحتے لمحی اور نارمن نے ایک بار پھر رسیور لگایا۔

۔۔۔۔۔ کاروش کالوں سے ایک عورت ماریا آپ سے بات کرنا چاہتی ہے۔۔۔۔۔ سیرے پوچھنے پر اس نے بتایا ہے کہ آپ نے یہ کوئی اسے فرودخت کی تھی لیکن اب دوسرے لوگ اس پر اپنی ملکیت جھاڑبے ہیں۔۔۔۔۔ سیدھی نے مودباد لجئے میں کہا۔

۔۔۔۔۔ دوسرے کون لوگ۔۔۔۔۔ اچھا بات کرو۔۔۔۔۔ نارمن نے کہا۔

۔۔۔۔۔ اسے یاد آگیا تھا کہ یہ کوئی کوئین دلا اس نے اپنی عورت کوئین کی موت کے بعد ماریا کو فرودخت کر دی تھی۔۔۔۔۔ کوئین اس کی پستدیدہ

طرح جانتا تھا۔ اس نے مجھے یہ تفصیل بتائی۔ ہم وہاں گئے تو پھر انک کھلا ہوا تھا۔ ہم اندر گئے تو ایک بڑے سے تہ خانے میں دیواروں کے ساتھ رنجیریں نصب تھیں۔ وہاں ٹریک کی لاش پڑی ہوئی تھی۔ اسے گویاں سے چھلنی کیا گیا تھا۔ جیگر کو میں ذاتی طور پر جانتا ہوں اس جیگر کا کوہنار نبی تھا لیکن اس کی باقاعدہ بینیجنج کی گئی تھی۔ جیگر کی لاش ایک کری پر موجود تھی۔ اسے ریوں سے پاندھا لیا تھا اور پھر اسے میں میں گویاں مار کر ہلاک کیا گیا تھا۔ ان دو لاٹوں کے علاوہ اس عمارت میں کوئی آدمی موجود تھا۔ گیری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ فربی ہے۔ او کے۔“ تارمن نے کہا اور اس کے ساتھ یہ اس نے اس باد رسیور کر بیٹھا اور پھر میری کی دراز کھول کر ایک پیشہ کارڈ لیس فون تکال کر اس نے تیزی سے اس کے نمبر پر مک کرنے شروع کر دیتے۔

”جیگر بک۔“ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نوافی آواز سنائی۔

”لاڑا بول رہا ہوں۔“ جیگر سے بات کراو۔ تارمن نے ہدایے ہوئے لہجے میں کہا۔

”سر۔ چیف جیگر آفس میں موجود نہیں ہیں۔ وہ ماٹی کے کسی پواتھ پر لگتے ہوئے میں کیونکہ ماٹی نے پاکیشیانی ہیئتھوں کو کور کر کے اس پواتھ پر ہبھکایا تھا۔ چیف جیگر ان سے پوچھے کچھ کے لئے

”یہ میری گارنٹی ہے۔“ تارمن نے کہا اور رسیور کھو دیا۔

”ماٹی نے کیوں فون کیا ہو گا۔“ اس کا کیا تعلق اس کو مٹھی سے۔ تارمن نے بڑھاتے ہوئے کہا اور پھر ابھی وہ بیٹھا سوچ ہی رہا تھا کہ اس سلسلے میں کیا اقدام کرے کہ فون کی کھٹی نج اٹھی اور اس نے ایک بار پھر باتھ پڑھا کر رسیور انھا بیا۔

”یہ۔“ تارمن نے کہا۔

”گیری کی کال ہے سر۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”کراویات۔“ تارمن نے کہا۔

”ہلے سر۔ میں گیری بول رہا ہوں۔“ بعد نوں بعد گیری کی آواز سنائی دی۔

”یہ کیا پورٹ ہے۔“ تارمن نے پوچھا۔

”سر۔ یہ عمارت کلک کلب کے وسیع نیجہ ماٹی کا خصوصی پواتھ ہے اور ٹریک اس کا آدمی تھا۔“ گیری نے کہا۔

”تحا سے کیا مطلب۔“ تارمن نے پھونک کر پوچھا۔

”سر۔ وہاں عمارت میں دو لاٹوں موجود ہیں۔ ایک ٹریک کی اور دوسری جیگر بک کے مالک جیگر کی۔“ گیری نے جواب دیا تو تارمن نے اختیار اچھل پڑا۔

”کیا۔ کیا کہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔“ تارمن نے تیجے سیکھا۔

”سر۔ میں اپنے ساتھ ایک آدمی کو لے گیا تھا جو ٹریک کو اچھی

میں فوری طور پر ایکریسا کے طویل دہنے پڑ جائیا۔ میں
واپس پر راستہ ہو گا نارمن نے کہا۔

میں بس۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو نارمن نے مردیہ
رکھا اور تیری سے مذکور یونی دروازے کی طرف یڑھ گیا۔ تھوڑی لمحے
بعد اس کی کار ایک لخفی راستے سے نکل کر تیری سے سڑک پر دوڑتی
بھوتی آگے بڑی چلی بجارتی تھی۔ کار وہ خود چلا رپا تھا اور پھر تقریباً
اوچے گھنٹے بعد وہ ایک رہائشی کالوئی میں داخل ہو گیا اس نے ایک
دری میانے درجے کی کوئی گیٹ کے سامنے کار روکی اور پھر تن
پار حصوص انداز میں باردن دیا تو چھوٹا پھاتک کھلا اور ایک معافی
نوجوان باہر آگیا۔

چھاتک کھلو جی۔ نارمن نے کہا۔

میں بس۔ جیسی کے موڈ بات بچے میں کہا اور مذکور واپس
چل گیا پہنچ دھون بھد ہذا پھاتک کھل گیا تو نارمن کار اندر لے گیا۔
اس نے کار پورچ میں روکی اور پھر بچے اتر کر وہ تیر تیز قوم الحجاج
اندر وہنی عمارت کی طرف ہذا صاحا چلا گیا۔ یہ اس کا پیشہ پوست تھا
بھاں وہ لارڈ کے نام سے ذارک فسیں کو کور کرتا تھا اور بھاں اس کی
موہو دگی کا پوری دیا میں کسی کو بھی علم نہ ہو سکتا تھا کیونکہ بھاں
کے فون سیٹ کا تعلق بھی ایک حصوصی سیٹلاتسٹ سے تھا اور بھاں
اسکی مشیزی موجود تھی کہ اندر وہنی عمارت میں اس کی مرثی کے
 بغیر بھی بھی داخل نہ ہو سکتی تھی۔ جب وہ ہو تو جیسی بھی اندر وہنی

گئے ہیں۔ پھر ان کی کال نہیں آئی۔ دوسری طرف سے اہمیتی
موڈ بات بچے میں کہا گیا۔

اوکے۔ نارمن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اب ساری بات
اس کی سمجھے میں آگئی تھی۔ جیگر نے ماٹی کے ذریعے پا کیشیاں
ہجھتوں کو کور کرایا اور جیگر ہماں ہیا۔ پھر پا کیشیاں ہجھتوں نے
چھوٹھن بدل دی۔ شریک کو ہلاک کر دیا گیا اور جیگر کو کرسی پر باتھ دے
کر اہمتوں نے اس سے پوچھ چکے کی۔ جیگر لارڈ کے پارے میں تو کچھ
نہیں بتا سکتا تھا۔ اس نے تینا اس عورت کوئی کے ذریعے اسے
بطور نارمن ہے چاتا ہو گا کیونکہ اسے اطلاع ملی تھی کہ کوئی ایک
رات جیگر کے ساتھ اس کے ٹکب میں گزار چکی تھی جس پر اس
عمران نے ماٹی بن کر کوئین والافون کیا ہو گا۔ اسے معلوم تھا کہ
عمران جس آدمی کی اوڑا اور بچے کی نکل کر ناچاہے آسانی سے کر سکتا
ہے پھر اس نے اس عورت سے ہماں کافون نہ معلوم کیا ہو گا اور
فون کر کے اس نے ہماں کا پتہ معلوم کیا اور اس کی موہو دگی کی
تصدیق کی۔ اس کے بعد وہ جیگر کو ہلاک کر کے نکل گئے اور اس کے
ساتھ ہی وہ بے انتیار اچھل کر کھرا ہو گیا کیونکہ اسے ٹیکل آیا تھا اگر
عمران اور اس کے ساتھی کسی بھی بچے اسے بطور نارمن ہماں گھر
سکتے ہیں اور پھر وہ بے بس ہو جائے گا۔ اس نے بطلی سے رسیور
انھایا اور نیزہ میں کر دیئے۔

لیکن اس کی سیکرٹری کی موڈ بات آولاد سنائی دی۔

"اگر دیوں رہا، ہوں۔" نارمن نے پڑائے ہوئے لمحے میں کہا۔
 "اوہ - اوہ - آپ - آپ فرمائیے۔ حکم فرمائیے۔" مائی نے
 یکٹ بھیک مانگتے والے لمحے میں کہا۔
 "جیگر نے تمہارے ذمے کام نکایا تھا۔" لاڑنے سکھاں لمحے
 میں کہا۔
 "میں سر۔ اور کام مکمل ہو گیا ہے سر۔" دوسری طرف سے کہا
 گیا۔
 "تمہارے اس پواست کا انچارج شریگ نہیں آدمی تھا۔" لاڑ
 نے کہا۔
 "میں سر۔ میں سر۔" مائی کے لمحے میں حریت تھی۔
 "کہنے آدمی تم نے پکڑتے تھے۔" لاڑنے پوچھا۔
 "سر تین آدمی میرے لگب آتے تھے۔ میں نے انہیں بے ہوش
 کر کے ان کا سیک اپ چھیک کرایا۔ لیکن سیک اپ چھیک نہ ہو سکے تو
 میں نے انہیں اپنے پواست پر ہمچا دیا جبکہ ان کے دوسرا تھوں کے
 پارے میں ایک اطلاع مل گئی۔ ان میں سے ایک ایشیائی تھا جبکہ
 دوسری سوئس شزاد لڑکی تھی۔ ان دونوں کو بھی بے ہوش کر کے
 اس پواست پر ہمچا دیا گیا۔ پھر باس جیگر ان کے پارے میں
 کھڑی میشن کے لئے دہاگئے۔ مائی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
 "پھر تمہاری بات ہوتی ہے جیگر سے۔" لاڑنے پوچھا۔
 "میں سر۔ میں نے بات دکی ہے۔ انہوں نے مجھے فون پر بتایا کہ

تمارت میں داخل نہ ہو سکتا تھا۔ وہ گیٹ کے قریب ہی جنے ہوئے
 ایک کمرے میں موجود رہتا تھا۔ تھوڑی درود بعد نارمن ایک آفس کے
 انداز میں بجے ہوئے کمرے میں بیٹھ گیا۔ اس کمرے کی سائیڈ پر ایک
 دروازہ تھا۔ اس نے دروازے کا ہینڈل ٹھما کر دروازہ کھولا اور اندر
 داخل ہو گیا۔ ایک خاص اپارکرہ تھا جس کی دیوار کے ساتھ ایک قد
 آدم مشین موجود تھی جس پر سرخ رنگ کا کور موجود تھا۔ اس نے
 کور ہٹایا اور مشین کو آپس کرتا شروع کر دیا۔ مشین کو آپس
 کرنے کے بعد وہ واپس مڑا اور آفس میں آکر کرسی پر بیٹھ گیا۔ اب
 اس کے پیڑے پر اٹھیاں تھا کیونکہ اب کوئی بھی اس تک نہ بیٹھ
 سکتا تھا اور دیے بھی کسی کو اس کی بھاں موجودگی کا علم نہ تھا اور
 اس نے اس وقت تک بھاں بنتے کا قیصر کر دیا تھا جب تک ان
 پاکیشی ایجنسیوں کا واقعی خاتمہ نہیں ہوا جاتا۔ وحشت کے اس
 کیپول کے پارے میں وہ بے نکر تھا کیونکہ اسے حلم تھا کہ بھاں
 یہ موجود ہے وہاں تک کوئی کسی صورت بھی نہیں آئی سکتا اور اب
 وہ اس وقت تک فروخت نہ کرنا چاہتا تھا جب تک کہ ان
 پاکیشی ایجنسیوں کا حقی طور پر خاتمہ نہیں ہوا جاتا۔ اس نے میرے
 رکھے ہوئے فون کا رسیدور اٹھایا اور تیزی سے نہر پر لیں کرئے شروع
 کر دیئے۔
 "مائی بول رہا ہوں۔" دوسری طرف سے ایک تھقی ہوئی
 آواز سناتی دی۔

لگا دیا۔ مائی نے چار مردوں اور ایک ہورت کو پکڑ کر لپٹے لیکے
خصوصی پواست پر ہنچا دیا۔ جیگر وہاں کنفرم کرنے گیا تو پھر اطلاع
ملی کہ جیگر اور اس پواست کے انچارج ٹرینگ دونوں کو ہلاک کر دیا
گیا ہے۔ لارڈ نے کہا۔

”اوہ۔ فوری بیٹھ۔ جیگر ہلاک ہو چکا ہے۔“ سٹون نے چونک
کر کہا۔

”پاں۔ اور اب پا کیشیائی ہجنٹوں کے خاتمے کامشن تم نے مکمل
خُرنا ہے۔“ لارڈ نے کہا۔

”یہ لارڈ۔ حکم کی تعلیم ہو گی۔ ان کو ٹرینس کرنے کے لئے
کوئی بُپ آپ کے پاس ہو تو بتا دیں۔“ سٹون نے کہا۔

”نادر من انٹر نیشنل انٹر پرائزز کے مشینگ ڈائرکٹر نادر من کے
بادے میں انہیں اطلاع ملی ہے کہ وہ ہمارے بادے میں کوئی
تفصیل جانتا ہے۔ نادر من خود تو ایکریسا کے دورے پر گیا ہوا ہے
لیکن یہ گردپ لامحال اس کے آفس پر ریڈ کرے گا اور نادر من کی
سیکرٹری سے پوچھ چکے کرنے کی کوشش کرے گا۔ تم وہاں پکٹنگ
کر لو ٹھوڑی طور پر۔ تو تم انہیں ٹرینس کر سکتے ہو۔ اس کا آفس جائی
ہو ناہی تم۔“ لارڈ نے کہا۔

”یہ لارڈ۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اوے۔ فوری حرکت میں آ جاؤ اور سنو۔ کسی پوچھ چکے کے چکر
میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے ان کی فوری ہلاکت چلے۔“

ان سب کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ مائی نے جواب دیا۔

”جیکہ یہ سب کچھ الٹ ہو گیا ہے۔ وہاں ٹرینگ اور جیگر کی لاشیں
 موجود ہیں اور وہ پا کیشیائی امتحنٹ فائسب ہیں۔“ لارڈ نے کہا۔

”سر۔ سر۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ یہ کے ملنے ہے سر۔“
مائی نے گھنگھیا ہے، ہوئے بچہ میں کہا۔

”ایسا ہی، ہوا ہے۔ بہر حال اب تم درمیان میں نہیں آؤ گے۔ یہ
کام ہمارے بس کا نہیں ہے۔“ لارڈ نے غراتے ہوئے بچہ میں
کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے باتوں پر جزا کر کر بیٹھ دیا اور ایک
بار پھر شیر پر نیک کرنے شروع کر دیے۔

”سٹون بخل رہا ہوں۔“ رایٹھ قائم ہوتے ہی ایک بھادری سی
آواز ستائی دی۔

”لارڈ فرام دیں ایڈ۔“ نادر من نے تھوس لمحے میں کہا۔
”یہ لارڈ حکم۔“ دوسری طرف سے ہو دیا ہے لمحے میں کہا گیا۔
”پا کیشیا سیکرٹ سروس کے بادے میں کچھ جلتے ہو۔“ نادر من
نے کہا۔

”یہ بس بہت اچھی طرح جانتا ہوں اور ایک ہار تو میں ان سے
ٹکرائی بھی چکا ہوں۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”پا کیشیا سیکرٹ سروس اس ہار گھٹ لینڈ میں ڈارک فیس کے
خلاف کام کرنے کے لئے ہبھی ہوتی ہے۔ میں نے جیگر کے ذمے ان
کی ہلاکت کامشن لگایا۔ جیگر نے یہ کام لگ کلب کے مائی کے ذمے

سٹون لبے تد اور ورزشی جسم کا مالک تھا۔ وہ طویل عرصے تک
گرست لینڈ کی ایک سرکاری آجنسی سے وابستہ رہا تھا اور پھر وہاں سے
فارغ ہونے کے بعد اس نے ڈارک فس کو جائی کر دیا تھا سبھاں
اسے احتیاطی گر انقدر معاونہ اور تمام ممکن ہویات ہیتاں تھیں۔ اس
کا علیحدہ سیکشن تھا جس میں دس افراد تھے اور سٹون اس سیکشن کا
انپارچ تھا۔ وہ ہونکے احتیاطی بخفاہوا تجربہ کار ایکٹس تھا اس لئے اس
کے کار ناموں کی ایک طویل قہرست تھی اس لئے ڈارک فس کا
چیل اڑا بھی نہ صرف اس کی قدر کرتا تھا بلکہ مسئلہ اور الجھے ہوئے
مش اس کے حوالے کئے جاتے تھے اور سٹون کا ریکارڈ تھا کہ وہ آج
تک کسی مش میں ناکام نہ ہوا تھا۔ نارمن اسٹریٹیشن اسٹرپر امز کا
آفس سارہ اس پلازہ کی دوسری منزل پر تھا اور سٹون اس وقت اس

لارڈ نے کہا۔

—یہ لارڈ۔ آپ بے فکر ہیں۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو
لارڈ نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے پھرے پر اطمینان
کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ ایک تو وہ خود ان سے مکمل طور پر
محفوظ ہو چکا تھا اور دوسرا اسے یقین تھا کہ سٹون احتیاطی تیز رفتار
انجیٹ ہے اس لئے وہ لا محالہ ان کا خاتمہ کر لے گا۔

اوہ۔ اوہ۔ یہ سخن ہے۔ وہی قدوقامت۔ وہی اندراز۔ سخون
لے جو بک کر سیدھے ہوتے ہوئے کہا۔
میں سر۔ سیکرٹری نے انہیں کاؤنٹر کی طرف آتے دیکھ کر
کہا۔ اس کی آواز باکس میں سے نکل رہی تھی۔
سر نارمن سے ملاقات کرنی ہے۔ میر انعام لارڈ سیکرٹری ہے۔
اُن آدمی نے ایکری میں لجھے میں کہا۔
”تو ایکری بیان کے درے پر گئے ہیں اور کچھ حلوم نہیں
کہ ان کی واپسی کب ہو گی۔“ سیکرٹری نے جواب دیتے ہوئے
کہا۔
”یعنی ابھی تھوڑی درجتے تو میری بات ہوئی ہے ان سے
جان۔“ آتے والے نے کہا۔
”وہ ایک گھنٹہ جلتے ہیں۔“ سیکرٹری نے جواب
دیتے ہوئے کہا۔
”اگر نارمن صاحب موجود نہیں ہیں تو آپ ہمارا رابطہ لارڈ سے
کروائیں۔“ لارڈ سیکرٹری نے کہا۔
”لارڈ۔“ کون ہیں۔ میں سمجھی نہیں۔“ سیکرٹری نے حریت
پرے لجھے میں کہا تو اس آدمی نے بے اختیار ایک ٹھویں سانس لیا۔
”آپ کا بھجہ بتا رہا ہے کہ آپ واقعی لارڈ کو نہیں جاتے۔“ بہر حال
نارمن صاحب کی رہائش گاہ کہا ہے۔“ لارڈ سیکرٹری نے کہا۔
”نارمن ہیلیس تھرڈ ایلو یو۔“ سیکرٹری نے جواب دیا۔

پلازو کے میں گیٹ کے سامنے سڑک کی دوسری طرف ہی ہوئی
پارکنگ میں موجود کار میں سیٹھا ہوا تھا۔ اس نے کار کا رخ موز کر
سڑک اور سامنے پلازو کے میں گیٹ کی طرف کیا ہوا تھا اور وہ خود
ڈرائیورٹ سیٹ پر موجود تھا جبکہ عقیقی سیٹ پر ایک نوجوان سارہ
سیٹھا ہوا تھا۔ کار کے ڈیش بورڈ کے اوپر ایک چھوٹا سا باکس رکھا ہوا
تھا۔ اس باکس کی چوڑائی کی طرف باقاعدہ چھوٹی سی سکرین تھی جس
پر ایک کمرے کا منظر نظر آ رہا تھا اور ایک شیشے کے دروازے کے
سامنے بیٹھوی کاؤنٹر کے بچھے ایک خوبصورت اور نوجوان لڑکی یعنی
ہوئی تھی۔ وہ کوئی رسالہ پڑھنے میں صرف تھی جبکہ کہہ خالی تھا۔
لڑکی کے سامنے کاؤنٹر ایک فون رکھا ہوا تھا۔ یہ نارمن کا آفس تھا
اور یہ لڑکی اس کی سیکرٹری تھی۔ نارمن چونکہ ایکری بیان ہوا تھا اس
لئے یہ لڑکی قارئ یعنی ہوئی تھی۔ سخون نے اپنے ایک آدمی کے
ڈرائیورٹ مخصوص آدھ اس کمرے میں پہنچا دیا تھا جس کی وجہ سے
اس باکس کی سکرین پر سب کچھ دکھائی دے رہا تھا۔ سخون کے باقی
آدمی بھی اسی طرح کاروں میں سوار اور اور موجود تھے۔
”باس۔ یہ لوگ کس وقت آئیں گے۔“ عقیقی سیٹ پر موجود
سارہ جرنے پوچھا۔
”دیکھو۔“ سخون نے جواب دیا اور پھر جلد لمحوں بعد کمرے کا
دروازہ کھلا تو سخون بے اختیار چونک پڑا۔ دروازے سے ایک
ایکری میں مردا اور ایک ایکری میں ہورت اندر داخل ہو رہے تھے۔

طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو لاڑ بیکر نے
گریڈل دبایا اور ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے سکندری
خاموش بینٹھی انہیں دیکھ رہی تھی۔

“اپنکو اتری پلیز۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نوافی آواز سنائی
دی۔

“ایم پورٹ شیخر کا نمبر دیں۔ لاڑ بیکر نے کہا تو دوسری
طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ لاڑ بیکر نے ایک بار پھر گریڈل دبایا اور
پھر نمبر پریس کر دیئے۔

“ایم پورٹ شیخر آفس۔ ایک نوافی آواز سنائی دی۔
لاڑ بیکر بول رہا ہوں۔ شیخر صاحب سے بات کرو تو۔ لاڑ
بیکر نے کہا۔

“ہو لڑ کریں۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔
یہیں۔ ایم پورٹ شیخر مارٹن بول رہا ہوں۔ ایک بھاری
آواز سنائی دی۔

“لاڑ بیکر بول رہا ہوں۔ میں نے نارمن اسٹرپرائز کے مشیجک
ڈائرکٹر جناب نارمن صاحب سے ملاقات کرنی تھی لیکن یہاں سے
پت چلا ہے کہ وہ ایک گھنٹہ بیٹھے آفس سے ایکریسا جانے کے لئے اٹھ
گئے ہیں۔ وہ اپنی رہائش گاہ پر بھی تھیں بہنچے۔ آپ یہ معلوم کر کے
بنائیں کہ ان کا اپناء ایم پورٹ پر موجود ہے یا نہیں۔ لاڑ بیکر
نے کہا۔

“ان کا فون نہیں۔ میرا مطلب ہے رہائش گاہ کا فون نمبر۔ آنے
والے نے کہا تو سکندری نے نمبر بتا دیا۔

“وہاں فون کر کے معلوم کرو کہ وہ ابھی رہائش گاہ پر موجود ہیں یا
نہیں۔ آنے والے نے کہا۔

“محبے وہاں فون کرنے کی اجازت نہیں۔ سکندری نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

“اوکے۔ میں خود کر لیتا ہوں۔ لاڑ بیکر نے کہا اور ہاتھ پر حا
گر اس نے فون کا رخ اپنی طرف کیا اور پھر رسور انھا کر نمبر پریس
کرنے شروع کر دیئے۔

“نارمن ہیں۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مرد اس آواز سنائی
دی فون سے لٹکنے والی ہلکی سی آواز بھی اس ڈبے سے نکل رہی تھی۔
اس سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ آہ جو یہ سب کچھ نشر کر رہا ہے کس قدر
ظاہر تھا۔

“مسٹر نارمن سے بات کرائیں۔ میں لاڑ بیکر بول رہا ہوں۔
آنے والے نے کہا۔

“وہ تو آفس گئے ہوئے ہیں۔ ابھی تک ان کی واپس نہیں
ہوئی۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

“یہاں آفس میں تو بتایا جا رہا ہے کہ وہ ایکریسا گئے ہیں۔
ایک گھنٹہ بیٹھے اٹھے ہیں یہاں سے۔ لاڑ بیکر نے کہا۔

“ان کا اپناء طیارہ ہے اس لئے وہ جا سکتے ہیں جناب۔ دوسری

میران اور اس کی ساتھی عورت کا حلیہ سن لو۔ ہو سکتا ہے کہ
کے اور ساتھی بھی ہوں۔ بہر حال اب تم نے انہیں فائزہوں سے
خس نہیں ہونے دیتا۔ ان کی کار پر تحری ایکس فائزہ کر دیتا۔
میشون نے کہا اور اس کے ساتھی اس نے لارڈ بیکر اور
لی کی ساتھی عورت کا حلیہ تقسیل سے بیٹا دیا۔
اوہ میں سر۔ یہ مرد اور عورت ہمارے سامنے اندر گئے ہیں۔
کے ساتھ ان کے تین مرد ساتھی اور بھی ہیں یہ سب ایک ہی کار
بیچاں رکھنے ہیں اور۔ فاسٹر نے جواب دیا۔
اوکے۔ ان کی کار پر تحری ایکس فائزہ کر دو اور خود بھی ہٹ جاؤ۔
ہی ایکس فائزہ کر کے تم نے بھی رپورٹ دیتی ہے۔ اور۔ میشون
لے کہا۔
میں باس۔ اور۔ فاسٹر نے جواب دیا تو میشون نے اور
ڈال کہ کر ٹرانسیسیٹر اف کر دیا۔ اس کے ساتھی اس نے ہاتھ
ٹکرائیں لے رکھا پڑے ہوئے اس یا کس کا کوتہ دیا یا تو سکریں
لے گئی۔
تک نے انہیں فوری یلاک کرنا تھا باس۔ سارہ جنے کہا۔
”ایسا ہی ہوا گا لیکن میں پاہتا ہوں کہ انہیں اس انداز میں یلاک
بھائے کہ ان میں سے کسی کے بچ نہ لٹکنے کا کوئی سکوپ نہ رہ سکے۔
اک نے ایئر پورٹ ہٹھا ہے اور ایئر پورٹ سے چیلے سڑک جہاں
کا تھی ہے وہاں ان پر میراں کل فائزہ ہو سکتا ہے۔ میشون نے کہا

”اں کا ذاتی طیارہ موجود ہے جاتا۔“ دوسری طرف سے
جواب دیا گیا۔
”کیا آپ کو یقین ہے۔“ لارڈ بیکر نے کہا۔
”لیکن سر کیونکہ میری طرف سے باقاعدہ تحریری اجازات کے بغیر
کوئی پرائیویٹ طیارہ قلائی ہی نہیں کر سکتا اور گزشت ایک بھتے سے
میں نے کسی ذاتی طیارے کو اجازت نہیں دی۔“ ایئر پورٹ شہر
نے کہا۔
”اگر ہم ایئر پورٹ پر ان سے ملاقات کرنا چاہیں تو ہمیں کیا
انہیں ٹرنس کرنا ہو گا۔“ لارڈ بیکر نے کہا۔
”پی۔ ایف۔ ون علیحدہ سیشن ہے جاتا وہاں۔“ شہر نے
جواب دیا۔
”اوکے۔ تھیٹک یو۔“ لارڈ بیکر نے کہا اور اس کے ساتھی
اس نے رسیور رکھ دیا۔
”تھیٹک یو۔ اب ہم خود ہی ان سے ایئر پورٹ پر ملاقات کر لیں
گے۔“ لارڈ بیکر نے سکرٹری سے کہا اور واپس مزگیا سہند لمحوں
بعد کرہ خالی ہو گیا تو میشون نے جیب سے ایک چھوٹا سا ٹکڑہ
فرکنہی کا ٹرانسیسیٹر لالا اور اسے آن کر دیا۔
”اے۔ میشون کا ٹنگ۔ اور۔“ میشون نے کہا۔
”لیکن۔ فاسٹر ایٹھا ٹنگ یو۔ اور۔“ دوسری طرف سے ایک
مردانہ آواز سنائی دی۔

اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار سوارٹ کر کے اسے آگے بڑھایا اور پھر سڑک پر آ کر وہ دائیں طرف مزگیا۔ اس کے پھرے پر گھرے اٹھیناں کے تاثرات نتایاں تھے کیونکہ اب عمران اور اس کے ساتھیوں کی موت اس کے خیال کے مطابق یقینی ہو چکی تھی۔

عمران اپنے ساتھیوں سیت کار میں سوار سڑک پر آگے بڑھا چلا جا تھا۔ وہ ایسونگ سیت پر عمران خود تھا جبکہ سائینے سیت پر جو لیا اور اپنی سیت پر صدر، کپشن تکلیل اور ہنور بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ سوار کی چالہ سے ایئر پورٹ چارے تھے۔

“عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ تار من ایئر پورٹ نہیں پہنچنے والا اپنے گراونڈ ہو گیا ہے۔ صدر نے کہا۔

“ہاں۔ میرا بھی یہی خیال ہے۔” عمران نے جواب دیتے اسے کہا۔

“تو پھر تم ایئر پورٹ کیوں چارے ہو۔” جو لیا نے چونک کر

“ایئر پورٹ دیکھئے۔” عمران نے منتر سا جواب دیا۔
کیا مطلب سیا تم مذاق کر رہے ہو۔” جو لیا نے برا سامنہ

- تمہری ایس فائز کرنے والے بچھلے موڑ کے بعد نظر نہیں آتے۔
اوور۔ عمران نے کہا۔
وہ دا میں طرف مز کر اب چکر لگا کر ایم پورٹ کی طرف جا رہے
ہیں۔ اور۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔
اوکے۔ تمہینک یو۔ اور ایڈن ال۔ عمران نے کہا اور
ٹرانسیشن اف کر کے جیب میں ڈال دیا۔
یہ کون تھا اور تم نے کب اس سے رابطہ کیا۔ میرے سامنے تو
کوئی بات نہیں ہوتی تھا دی۔ جو دیانتے حریت پھرے لجھے میں
کہا۔

مرد ہر یات خواتین کے سامنے کرتے ہیں تو پھر جی لیا اہم ہو
تے۔ عمران نے سکراتے ہوئے کہا اور اس کے سامنے ہی اس
نے کار شارٹ کر دی۔

عمران صاحب۔ آپ نے اشارہ تک نہیں کیا تھا۔ کون ہے یہ
سٹون۔ اور کیسے آپ کو یہ سب کچھ پتہ چلا۔ صدر نے کہا۔
یہ لارڈ کوئی گروپ ہے۔ ظاہر ہے جیگر کی موت کا علم اسے
ہو گیا اس لئے وہ فوراً انڈر گراؤنڈ ہو گیا۔ اس کا طیارہ ایم پورٹ پر
ہو جو دے۔ رہائش گاہ پر بھی وہ نہیں ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ
کسی چیپ گیا ہے اور اس وقت تک وہ سامنے نہیں آئے گا جب
تک ہم ہلاک ہو جائیں اور یہ سٹون گروپ اسی لئے سامنے لا لیا گیا
ہے۔ اس سٹون گروپ نے اپنے طور پر واقعی اہتمامی کامیاب ٹرپ

بنتے ہوئے کہا یعنی پھر اس کے بچھلے کہ عمران کوئی جواب نہ
اچانک اس کی جیب سے ٹوں ٹوں کی آوازیں لٹکنے لگ گئیں۔ اس
نے کار کو ایک سائیڈ پر کر کے روک دیا اور پھر جیب سے ٹرانسیشن
ٹکال کر اس نے اس کا بیٹھ آن کر دیا۔

مرے عزماً کا ننگ۔ اور۔ دوسری طرف سے ایک مردانہ تو
ستائی دی۔

یہ سے میکل ایڈنگ یو۔ کیا رپورٹ ہے۔ اور۔ عمران
نے کہا۔

بچھلے روڈ پر آپ کی کار پر تمہری ایس فائز کیا گیا ہے۔ اور۔
دوسری طرف سے کہا گیا۔

وہ تو میں نے چیک کر لیا تھا یعنی اس گروپ کا باس کون ہے۔
اوور۔ عمران نے کہا۔

ٹرانسیشن یہ کسی سٹون کو کال کی گئی ہے اور یہ سٹون ایم پورٹ
سے بچھلے عمران جگہ پر ایک موڑ پر موجود ہے۔ اور۔ دوسری
طرف سے کہا گیا۔

تم نے کال رسیو کرنے والے کو تو چیک کیا ہو گا۔ اور۔
عمران نے کہا۔

ہاں۔ ہماس آپ موجود ہیں جہاں سے ایم پورٹ جاتے ہوئے
تھے یہ سٹون پر براؤن ٹکر کی نئے ماذل کی کار موجود ہے۔ اس کا رسم
سٹون نے کال رسیو کی تھی۔ اور۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

تھی۔
 رہائش گاہ میں جب تم سب میک اپ میں مصروف تھے۔ میں
 نے فون پر یہ ساری پلاسٹک کر لی تھی۔ عمران نے جواب دیا۔
 عمران صاحب۔ یہ تحری ایس کیا ہوتا ہے۔ میں تو یہ نام ہی
 بھلی بار سن رہا ہوں۔ صفوہ نے کہا۔
 یہ ایک چھوٹا سا کیپول ہوتا ہے جو کار کی باؤنڈی کے ساتھ
 چک جاتا ہے۔ اس میں سے ریز نہتی ہیں جو روشنی میں ستاروں کی
 طرح تھکتی ہیں۔ اب جب ہماری کار سنوں کے سامنے پہنچے گی تو وہ
 ہوا سے یہ چک دیکھ کر بکھر جائے گا کہ جب ہماری کار ہے پھر ایک
 ہی میانگ ہم سب کے لئے کافی ہو گا۔ عمران نے مزے لے لے
 کر جواب دیتے ہوئے کہا۔
 لیکن انہوں نے فوری ہم پر حمد کیوں نہیں کیا۔ وہ تحری ایس
 کی جگہ مسائل بھی تو فائز کر سکتے تھے۔ جو یادے کہا۔
 ”ٹرانسپورٹ ٹاؤر سے“ کیے ج سکتے تھے۔ عمران جگہ کا انتخاب
 اس نے کیا گیا ہے تاکہ سڑک سے کافی فاصلے سے میانگ فائز کیا
 ہے۔ ٹاؤر کی مشینی صرف سڑک اور اس کے قریبی علاقوں کو ہی
 چھپ کرتی ہے جبکہ مودا کی وجہ سے کافی فاصلے سے بھی ہم پر میانگ
 نہ کیا جا سکتا ہے۔ اور اس طرح وہ ٹاؤر چینگ سے ج سکتے
 ہیں۔ عمران جواب دیا۔

لیکن اب بھی تو ٹاؤر نے انہیں چھپ کیا ہے۔ جو یادے

چھایا تھا کہ انہوں نے نارمن کی سیکرٹری کے کمرے میں ایس بی او
 ایلوں ہنڈرڈ لگائیا ہوا تھا لیکن یہ ان کی بد صحت تھی کہ لگانے والے
 نے جلدی کی اور اسے کاؤنٹر کی سائینٹ پر اس طرح لگا دیا جسے سوچ
 بورڈ لگایا جاتا ہے۔ سچتا نچہ جسے ہی میں اندر داخل ہوا میں نے اسے
 چھپ کر دیا۔ یہ اس قدر طاقتور ہوتا ہے کہ اس کمرے میں ہوتے
 والی معمولی سی آواز بھی کافی فاصلے پر نظر کر دیتا ہے اور اس کے
 رسیوٹنگ آلے کی سکرین پر تمام منظر بھی وہ دیکھ سکتے ہیں۔ سچتا نچہ
 میں سمجھ گیا کہ نارمن نے ہمیں ثبپ کرنے کے لئے کسی گروپ کو
 آگے بڑھایا ہے اور اس سے یہ بہت کشفہ ہو گئی کہ نارمن ہی
 ڈارک فیس کا لارڈ ہے اور لاہماں اس کا رابطہ اب سنوں سے ہو گا۔
 اس نے سنوں سے ہم اس کا تھکانہ معلوم کر سکتے ہیں اور چونکہ مجھے
 چھپنے سے اس بات کا خدش تھا اس لے میں نے اسے چھپ کرنے کے
 لئے ٹرانسپورٹ ٹاؤر پر کام کرنے والے ایک آدمی سے ایک دوسرے
 آدمی کے ذریعے بات کر لی۔ اس ٹاؤر کے ذریعے اس پرے ایسے
 میں نہ صرف کاروں کی نقل و حرکت چھپ کی جاتی ہے بلکہ ان کے
 پاس ایسے آلات بھی ہیں کہ وہ کاروں میں ہونے والی لٹکھو بھی سن
 سکتے ہیں۔ سچتا نچہ اس نے یہ ساری رپورٹ دی ہے۔ عمران نے
 تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

لیکن میں تو مستقل ہمارے ساتھ ہوں۔ میرے سامنے تو تم
 نے کوئی بات نہیں کی۔ جو پہا ابھی تک اپنی بات پر اڑی ہوتی

لئی۔ عمران نے کہا تو ایک بار پھر سب ہنس پڑے اور پھر تھوڑی در بعد عمران نے کار کو سائینٹ پر لے چاہا شروع کر دیا۔ سائینٹ ور ان تھی اور وہاں تھماڑیاں اور درخت کثرت سے تھے۔ عمران نے کار آگے لے جا کر درخون کے ایک تھنڈے کے اندر موڑ دی تو عقیقی بیٹ پر ہیٹھے ہوئے کیپن شکلیں، صدر اور سور تیتوں نیچے اترے اور تیزی سے آگے بڑھتے چلے گئے جبکہ عمران بھی کار سے نیچے اتر آیا تھا کیونکہ اس نے کار کی بڑی لاشیں بند کرنے کے ساتھ ساتھ کار کی اندر دو فی لاسٹ بھی بند کر دی تھی۔ اس طرح اندر حیرے میں وہ جو یا کے ساتھ کار کے اندر پہنچنا شائستگی کے خلاف بکھرا تھا سب جلد لجوان بند و سری طرف سے جو یا بھی نیچے اتر آئی۔

کیا سخون سے محروم ہو جائے گا کہ نارمن کہاں ہے۔ جو یا تے کہا۔

سخون نے ہر حال روپورت تو اسے دینی ہو گی اس نے کوئی دل کوئی رابطہ تو ہو گا۔ عمران نے کہا تو جو یا نے اشیات میں سر بلہ دیا۔

کہا۔ اب تو خصوصی طور پر جیلنگ کی گئی ہو گی۔ عمران نے جواب دیا اور جو یا نے اشیات میں سر بلہ دیا۔ عمران صاحب۔ اب آپ کا کیا پروگرام ہے۔ صدر نے کہا۔

اس موڑ سے ہیطے ہم کار سائینٹ سے اندر لے جا کر روک دیں گے اور پھر پہلی چکر کاٹ کر عقیقی طرف سے جا کر اس سخون کو کو کر لیں گے۔ عمران نے کہا۔

یہ کام آپ ہمارے ذمے نگاہیں۔ صدر نے کہا۔

ٹھیک ہے۔ میں اور جو یا کار میں بیٹھ کر ہم راجھا پڑھیں گے تم من مکمل کریں گا۔ عمران نے کہا۔

کیا پڑھیں گے۔ کیا مطلب۔ جو یا نے جو ٹک کر کہا۔ جس طرح ہر تعلیم کے لئے نصاب ہوتا ہے جسے پڑھ کر امتحان دنیا پڑتا ہے اور امتحان میں پاس ہونے پر ڈگری ملی ہے اسی طرح عاشقی کا بھی نصاب ہوتا ہے جس میں ہمچوں، ادھھا، لیلی، بخون، کسی پخون اور اس جیسے بے شمار قسمے ہوتے ہیں۔ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

میں صدر کے ساتھ نہیں جاؤں گا۔ یہ لفڑ سور نے غصے لیتے میں کہا اور سب بے انتیار اس پڑے۔

ہاں۔ اب ہم بھائیوں کی گلکنو پر تو کوئی ڈگری نہیں

بہر حال اب اس کی پوری قیمت دسوں کی جائے گی۔ نارمن
نے کافی سپ کرتے ہوئے خود ظالمی کے انداز میں کہا اور پھر ابھی
اس نے کافی ختم کی ہی تھی کہ میر پر موجود شناسیز سے سینی کی آواز
نکلنے لگی تو اس نے ہاتھ پڑھا کر ٹراں سیزٹ انھایا اور اس کا بیٹن آن کر
دیا۔

ہسلو۔ ہسلو۔ سون کالنگ لارڈ۔ اور۔ دوسری طرف سے
سون کی آواز سنائی دی۔
لکن۔ لارڈ انتنگ یو۔ کیا رپورٹ ہے۔ اور۔ لارڈ نے
کہا۔

لارڈ۔ پاکیشیانی ہجھنوں کے پرچے ازا دیتے گئے ہیں۔
اور۔ دوسری طرف سے سون کی سرت بھری آواز سنائی دی۔
بچہ قاتھاتہ تھا۔

اوہ۔ گلا ٹھو۔ تفصیل بتاؤ۔ اور۔ نارمن نے سرت
بھرے بچے میں کہا تو دوسری طرف سے سون نے تفصیل بتا دی کہ
 عمران کی کار پر تحری اسی فائز کر دیا گیا تھا اور پھر یہ کار جسے ہی موز پر
بچھی اس پر میراں کی فائز کر دیا گیا اور کار کے پرچے الگے۔

کیا تم نے الٹینان کر دیا تھا کہ اس کار میں وہ سب موجود تھے
اور سب ہلاک ہو گئے ہیں۔ اور۔ نارمن نے کہا۔

لکن لارڈ۔ ایک عورت اور چار مرد اس کار میں سوار تھے اور یہ
پانچوں ہی ختم ہو گئے ہیں۔ اور۔ سون نے جواب دیتے ہوئے

نارمن اپنے آفس میں موجود تھا اسے سون کی طرف سے تفصیلی
رپورٹ مل چکی تھی کہ کس طرح عمران لارڈ بیکر کے روپ میں آیا
اور پھر اس نے کہاں کہاں فون کر کے معلومات حاصل کیں اور اب
سون نے کس طرح اسے بلاک کرنے کے لئے ٹرپ بھایا ہے تو وہ
پوری طرح مطمئن ہو گیا کہ اب عمران اور اس کے ساتھی کسی طرح
بھی ہلاک ہونے سے بچ سکیں گے اس لئے اب اس نے پوری
عمارت کو ہاتھی الرٹ رکھنا فضول تھا اور اخذ کر سائیٹ روم میں
موجود میشین کو آف کر کے اس پر گورڈال دیا تھا اور پھر اس نے فون
پر جیسی کوکال کر کے اسے بلیک کافی لائے کا کپہ دیا تھا کیونکہ وہ
شراب بے حد کم سیتا تھا البتہ بلیک کافی پینے کا شو قہیں تھا۔ تھوڑی در
بعد جیسی نے بلیک کافی کی پیالی اس کے سامنے رکھ دی اور واپس چلا
گیا۔

اُس بار اس دعات کے لئے خاصی پریشانی انھاناتا پڑی ہے لیکن

کہنے ہوئے لجھے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سلام کیا اور مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

آن شیطانوں کی موت پر مجھے اس قدر خوشی ہو رہی ہے کہ میرا دل چاہتا ہے کہ پورے گریٹ لینڈ کے ہر آدمی کو دولت سے لا د دین۔ نارمن نے سرت بھرے لجھے میں کہا اور اس کے ساتھ دین۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور انٹھایا اور تحری سے تحری پرنس کرنے شروع کر دیے۔

”وی آئی پی گلب“ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوائی آواز سنائی دی۔

”نیشی سے بات کرو۔ میں نارمن بول رہا ہوں“ نارمن نے اس پار اپنے اصل لجھے میں کہا۔

”میں سر ہو لاؤ کریں سر“ دوسری طرف سے کہا گیا۔
”اللھو۔ نیشی بول رہی ہوں“ چند لمحوں بعد ایک مستrenom نسوائی آواز سنائی دی۔

”نارمن بول رہا ہوں نیشی“ نارمن نے بے تکلفات لجھے میں کہا۔

”اوہ آپ۔ ویے آج کیے آپ کو نیشی کی یاد آگئی ہے۔ آپ تو مجھے بھول گئے تھے۔“ دوسری طرف سے شکالت بھرے لجھے میں کہا گیا۔

”تم بھولنے کی چیز تو نہیں ہو۔“ اس کاروباری صعروقیت کی وجہ

کہا۔

اوکے۔ جسیں اس کا خصوصی انعام دیا جائے گا۔ اور ایسے آل۔ نارمن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹراں سیز اف کر کے اسے واپس سیپر رکھ دیا اور پھر اس نے انٹر کام کار سیور انٹھا اور یکے بعد دیگرے دو بیٹن پریس کر کے اس نے جیری کو کال کر دیا۔ تھوڑی در بعد جیری آفس میں داخل ہوا۔

”لیک سر۔“ جیری نے اندر داخل ہو کر مودبناش لجھے میں کہا۔
جیری۔ آج رات میں میں رہوں گا۔ میں نیشی کو جہاں کال کر رہا ہوں۔ تم نے تمام انتظامات کرنے ہیں۔“ نارمن نے کہا۔
”حکم کی تعییں ہو گی جتاب۔“ جیری نے جواب دیا۔

”شراب کا کوش موجود ہے یا نہیں۔“ نارمن نے پوچھا۔
”موجود ہے۔ جتاب۔ آپ کا بھی اور ماڈام نیشی ہو شراب ہیتی ہے وہ بھی موجود ہے۔“ جیری نے ”وہ باد لجھے میں کہا۔

اوکے۔ جاؤ اور کھانے وغیرہ کا اچھا انتظام کرو۔“ نارمن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گوٹ کی اندر دلی جیب سے بھاری مایست کے کرنی تو نوں کی گذی تکال کر جیری کی طرف بڑھا دی۔

”جو فرق آئے دہ کر لو۔ باقی چہار انعام“ نارمن نے بڑے شہاباش انداز میں کہا۔

”شش۔ شش۔ شکریہ جتاب۔“ جیری نے سرت سے

عمران کی کار ویسٹرن کالونی میں داخل ہوئی تو اس کے سارے ساتھی چوکنا ہو کر سیدھے ہو گئے کیونکہ انہیں بھی بتایا گیا تھا کہ نادمن عرف ارڈ ویسٹرن کالونی کی کوئی تحریکیں اے میں موجود ہے۔ صدر، تنور اور کپینٹن ٹکلی نے سٹون پر فائرو پایا تھا جبکہ اس کے دوسرے ساتھی کو جو سیرائل لے کارہٹ کرنے سڑک کی طرف دش کئے کھرا تھا، بلکہ کر دیا گیا تھا۔ پھر سٹون کو بے ہوش کر کے دلپس وہاں لے آیا گیا جہاں عمران اور جو لیا موجود تھے۔ اس کے بعد عمران نے شخص اندھا میں تشدیز کر کے سٹون سے تفصیلات معلوم کیں تو اسے پتے چلا کہ سٹون نے شخص ٹرانسیسیٹر ناول پر موجود اطلاع دینی تھی جس پر عمران نے ٹرانسیسیٹر پر ٹرانسیسیٹر ناول پر موجود رہا۔ اسے رابطہ کیا اور اسے بتایا کہ وہ سٹون سے ٹرانسیسیٹر کاں کرا رہا ہے۔ وہ اپنی شخصی مشیری کے ذریعے اس کاں کا دوپادھ سپاٹ ٹرنسی

سے تم سے رابطہ نہیں ہو سکا لیکن آج میں صرف جہارے لے شخصی طور پر ویسٹرن کالونی کی کوئی تحریکیں موجود ہوں۔ آجاؤ۔ میرا وعدہ کہ تمیں ہر لحاظ سے خوش کر دیا جائے گا۔ نادمن نے کہا۔ اوه اچھا۔ گذیوڑ۔ میں ایبھی تجھ رہی ہو۔ دوسری طرف سے اچھائی مسٹر بھرے لجھ میں کہا گیا۔

اوکے۔ نادمن نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے اتر کام پر جیزی کو کال کر کے اسے نیٹسی کے بارے میں سما دیا اور پھر تھوڑی در بعد نیٹسی جب کمرے میں داخل ہوئی تو نادمن پے اختیار اس کے استعمال کے لئے اٹھ کھرا ہوا۔ تھوڑی در بیک ان کے درمیان لڑکے شکوئے ہوتے رہے۔ پھر وہ دونوں شراب پینے میں مصروف ہو گئے کہ اچانک نادمن کو یوں محسوس ہونے لگا جیسے اس کا ذہن کسی لشوکی طرح چکراتے لگا۔

یہ۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ یہ میرا دنیا کیوں ٹھووم رہا ہے۔ اچانک نیٹسی نے گھبرائے ہوئے لجھ میں کہا۔

اوہ۔ اوہ۔ میرا بھی سر چکرا رہا ہے۔ لیکن اس شراب میں تو۔ اوہ۔ اوہ۔ نادمن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن پر کسی نے سیاہ پر دھھیلا دیا ہو اور اس کے ساتھ ہی اس کے تمام احساسات اس سیاہ پردے کے نیچے غائب ہو گئے۔

فصلیے لیجئے میں کہا۔

اے تھیں۔ ہم نے اس نارمن یا الارڈ سے اپنا مال واپس لینا ہے۔ صدر تم جا کر اندر بے ہوش کر دینے والی کس فاتر کرو اور پھر حقی طرف سے اندر جا کر پھانک کھول دینا۔ عمران نے کہا تو صدر سر بلاتا ہوا کار سے اتر اور پھر تیر تیر قدم انٹھاتا آگے بڑھتا چلا گیا پھر سڑک کر اس کر کے وہ کوئی کی سائیڈ لگی میں داخل ہو کر ان کی نظریں سے ناک ہو گیا۔ پھر کافی در بعد پھانک کھلا اور صدر یا ہر آیا تو عمران نے کار اسٹارٹ کی اور اسے کوئی کی گیٹ کی طرف لے گیا۔ صدر نے پورا گیٹ کھول دیا تھا اور عمران کار اندر لے گیا۔ پورچا میں دو کاریں موجود تھیں ان میں سے ایک کار وہی تھی جس میں وہ عورت سوار تھی۔ عمران نے کار روکی اور پھر وہ تیجے اتر ا تو صدر پھانک بند کر کے واپس آگیا۔

مران صاحب پکن میں ایک آدمی ہے، ہوش پڑا ہے۔ جیکہ ایک افس ناکرے میں ایک مرد اور کار والی عورت کر سیوں پر بے ہوش ہے، ہوتے ہیں۔ وہ دونوں شاید شراب پلی رہے تھے۔ شراب اور جام بھی لیجے فرش پر پڑے ہیں۔ صدر نے اسے اطلاع دیتے ہوئے کہا اور عمران نے اشیات میں سر بلادیا۔ تھوڑی در بعد وہ اس افس ناکرے میں پہنچ گئے۔

اس عورت اور نارمن کو انھا کر دوسرے کرے میں لے جاؤ اور دیسان تلاش کر کے انھیں کر سیوں پر جکڑ دو اور سورہ تم کن میں

کے ہجان = کال رسیو کی جائے گی اور پھر عمران کے کہنے پر سون نے خود لارڈ کو ٹرانسپر کال کر کے اسے بتایا کہ پاکیشیانی بینشون کو ختم کر دیا گیا ہے جس پر لارڈ نے بے حد سرت کا انکھار کیا اور پھر کال ختم ہوتے پر عمران کے اشارے پر سورہ نے سون کی گردن تو ز کر اسے ہلاک کر دیا کیونکہ عمران نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ وہ اگر اس کی سرضی کے مطابق کال کرے گا تو عمران خود اسے زندہ چھوڑ دے گا۔ پھر رہڑنے اسے اطلاع دی کہ سون نے جو کال کی ہے اسے دیسٹر کالونی کی کوئی تبریزائیں اے میں وصول کیا گیا ہے تو عمران اپنے ساتھیوں سمیت ہیاں پہنچ گیا تھا۔ تھوڑی در بعد انہوں نے کوئی غیر یا اسیں اے ٹریک کر لیں تھیں عمران کار آگے بڑھائے لئے گیا کیونکہ اس کوئی کے پھانک پر ایک کار موجود تھی اور اس کی ڈرائیورگ سیٹ پر ایک خوبصورت عورت بیٹھی ہوتی تھی۔ اسی لمحے پھانک کھلا اور کار اندر پلی گئی اور پھانک بند ہو گیا۔

اس کا مطلب ہے کہ باقاعدہ چین سنایا جا رہا ہے۔ عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔
“چین۔ کیا مطلب؟” جو یا نے جو بک کر اور حیرت پھرے لیجے میں کہا۔

اس عورت کا اس انداز میں آنا ہتا رہا ہے کہ ہماری موت کا جیسے سنایا جا رہا ہے۔ عمران نے کہا۔
“میں اس کوئی کوہی صیرانلوں سے ازا دوں گی۔” جو یا نے

نیں شیات اور اسلج کی بڑے چیزیں پر سمجھنگ کے ساتھ ساتھ تقریباً ہر قسم کے چھوٹے بڑے جرام میں ملوث راتی ہے۔ اس کے دش کے قریب سیکشنز ہیں جن میں دو سکیشنز باقاعدہ تربیت یافتہ ہفتونوں کے ہیں۔ ان کے ذریعے وہ مشن مکمل کئے جاتے ہیں جو ان کے بعد نہیں ہو سکتے۔ ان میں سے ایک سیکشن کا انچارج جیگر تھا جبکہ دوسرے کا سٹون۔ اس کے علاوہ ایکسائی ٹیکمی دھاتوں اور ساتھی فارموں کی خرید و فروخت کا دھنڈہ بھی کیا جاتا ہے۔

مران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”بڑے باتھ بیچھیلائے ہوئے ہیں ان لوگوں نے۔ جو نیا لئے کہا اور عمران نے اشیات میں سرپناہ دیا۔ تھوڑی در بعد کیپشن ٹکلیں انہوں داخل ہوا تو اس کے باتھ میں ایک جگ تھا جس میں پانی براہ راست تھا۔ پھر جو نیا نے انہی کر اس محورت کے جزوے دونوں ہاتھوں سے بھینچ کر اس کا نہ کھولا تو کیپشن ٹکلیں نے جگ میں ہو چکا اس کے حق میں ڈالنا شروع کر دیا۔

”ہس کافی ہے۔“ مران نے کہا تو کیپشن ٹکلیں نے جگ ہشا ہوا، جو نیا نے اس محورت کے دھنڈوں سے باتھ ہٹا لے۔

”یہ جگ لیں۔ میں اس آدمی کا نہ کھوتا ہوں۔ آپ اس کے حق میں پانی ڈالیں۔“ کیپشن ٹکلیں نے جگ جو نیا کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور مران نے اختیار سکرا دیا۔ تھوڑی در بعد ان دونوں کو ہوش آنا شروع ہو گیا اور پھر ان دونوں نے ہوش میں آتے

موجود آدمی کو ہلاک کر دو۔ میں اس دوران اس آفس کی تفصیلی تلاشی لے لوں۔“ عمران نے کہا تو سب نے اہیات میں سرپناہ اور پھر صدر نے تارمن اور کیپشن ٹکلیں نے اس محورت کو انہا کر کا نہ ہوں پر لادا اور کمرے سے باہر نکل گئے۔ تقریبیے ہی باہر جا چکا تھا۔ جو نیا بھی صدر اور کیپشن ٹکلیں کے ساتھ باہر پلی گئی تھی جبکہ عمران نے میری کی درازیں کھول کر ان کو جنک کرنا شروع کر دیا اور پھر تھوڑی سی کوشش کے بعد وہ ایک خفیہ سیہ تلاش کرنے میں کامیاب ہو گیا جس میں فائلیں موجود تھیں۔ ان فائلوں میں ڈارک فیس کے تمام خفیہ دھنڈوں اور اس کے تمام گروپس کے بارے میں تفصیلات موجود تھیں۔ اس طرح یہ بات بھی کنقرم ہو گئی کہ تارمن ہی ڈارک فیس کا چیف لارڈ ہے۔ مران نے فائلیں ایک طرف رکھیں اور پھر اس آفس سے باہر آگیا۔ ایک جگہ کمرے کمرے میں تارمن اور اس محورت کو کرسیوں پر ریسیوں سے جکڑ دیا گیا تھا۔ وہاں جو نیا اور کیپشن ٹکلیں موجود تھے۔

”پانی لارک ان کے حق میں ڈالو کیپشن ٹکلیں۔“ مران نے ایک کری پر بیٹھتے ہوئے کہا تو کیپشن ٹکلیں سرپناہاتا ہوا کری سے الحا اور بیردی دوڑاے کی طرف مزگیا۔

”تلاشی سے کچھ پتہ چلا۔“ جو نیا نے پوچھا۔

”ہاں یہ ٹھمارت ہی ڈارک فیس کا ہیڈ کوارٹر ہے اور یہ تارمن ہی دراصل ڈارک فیس کا چیف ہے۔ اس کا نام لارڈ ہے اور یہ ڈارک

گئی ہیں جو تم نے ڈارک فیس کے سلسلے میں تیار کر رکھی ہیں۔ میں
یہ فائلیں گرفت لینڈ کے چیف سیکرٹری کے حوالے کروں گا اور شیخ
یہ کہ تھا را مکمل ہیث اپ ہر لحاظ سے ختم کر دیا جائے گا۔ عمران
نے سرد اور اہمائي سنجیدہ لمحے میں کہا۔

”تم چاہتے کیا ہو۔“ نارمن نے ہوت پھاتے ہوئے کہا۔
”وہ دھات کا کیپول ہمارے حوالے کر دو تو ہم جھیں اور
تھا را فائلیں سب کچھ بھول جائیں گے۔“ عمران نے سرد لمحے
میں کہا۔

”صحیک ہے۔ مجھے منکور ہے لیکن وہ میرے قبیٹے میں تھیں ہے
تھا رے خوف کی وجہ سے میں نے اسے ایک خاص مقام پر بھجا دیا
تھا۔ اب مجھے وہاں سے منکرواتا پڑے گا۔“ نارمن نے کہا۔
”کہاں ہے۔“ عمران نے پوچھا۔

”وہ بھر انکالیں کے بلیک دے پر واقع ایک جگہ پر ہے۔“
نارمن نے کہا تو عمران نے اختیار چوتھا کیونکہ وہ اس بلیک
دے کے بارے میں اچھی طرح جانتا تھا۔ یہ بھر انکالیں کا ایک خاص
حلاقو تھا جہاں چار پانچ جگہے ایک ترتیب میں تھے لیکن جہاں
جو نکل پاتی کے اندر پھانسوں کی کثرت تھی اس نے اس پورے علاقے
کو شین الاقوا می طور پر سفر کرنے ممنوع قرار دے دیا گیا تھا کیونکہ
پھانسوں سے نکلا کر بے شمار لاٹپیں اور بھری جہاڑ تباہ ہو چکے تھے۔
اسی وجہ سے اسے بلیک دے کہا جاتا تھا۔

یہ بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے، رسیوں سے جلوے
ہونے کی وجہ سے وہ صرف کمسا کر ہی رہے۔

”تم۔ تم کون ہو۔“ تمہارا کیسے آگئے۔ یہ سب کیا ہے۔“ اس
آدمی نے حریت بھرے لمحے میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھتے
ہوئے کہا جبکہ اس عورت کا پھرہ خوف سے بگدا سا گیا تھا۔
”تھا را نام نارمن عرف لارڈ ہے اور تم ڈارک فیس کے چیف
ہو۔“ عمران نے اہمائي سنجیدہ لمحے میں کہا۔

”میرا نام نارمن ہے لارڈ جس اور میں جرنس میں ہوں۔“ تم
کون ہو۔“ نارمن نے حریت بھرے لمحے میں کہا۔
”ہم وہی ہیں جن کے سوون نے میاں کل مار کر پڑئے ازادیتے تے
میرا نام علی عمران ہے۔“ عمران نے کہا تو نارمن کی آنکھیں سے
حریت اور خوف پھیلتا چلا گیا۔

”اوہ۔ اوہ۔ کیا مطلب۔“ یہ کہیے ہو سکتا ہے۔“ تمہارا کیسے بھی
گئے تھاں کے بارے میں تو سوون کو بھی معلوم نہیں تھا۔“ نارمن
کے لمحے میں بے پناہ حریت تھی اور جب عمران نے اس بلیک کو
ٹریس کرنے کی تفصیل بتائی تو نارمن کی حالت واقعی دیکھنے والی،
گئی تھی۔

”وہی۔ وہی۔ میں سوچ بھی د سکتا تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا
ہے۔“ نارمن نے کہا۔

”میں نے تھا رے افس کی تلاشی لی اور مجھے وہ تمام فائلیں مل

بھی نہیں سکتے۔ نارمن نے کہا تو عمران نے یہ اختیار طویل سائیں یا۔

• تم اسے فون کر دے گے تو وہ کیسے اسے واپس بھیجے گا۔ عمران نے کہا۔

• ظاہر ہے لائچ پر وہ اسے مار کو کس ہمچانے گا اور مار کو کس سے

ظاہر کے ذریعے وہ گریٹ لینڈ لائچ جائے گا۔ نارمن نے کہا۔

• وہاں ہیلی کا پڑ بھی تو آ جاسکتا ہے۔ اسے تو پانی کے اندر موجود چھانیں کچھ نہیں کہ سکتیں۔ عمران نے کہا۔

• نہیں۔ ہیلی کا پڑ وہاں پہنچ ہی نہیں سکتا کیونکہ پورے یلیک

وے اور ہر جو رے پر ایسی ایر کرافٹ کیسی تصب ایں اور پھر میرا

سینڈنگ آرڈر ہے کہ کوئی بھی ہیلی کا پڑ آئے تو اسے فحایاں ہی جاہ

کر دیا جائے کیونکہ ہیلی کا پڑ کے ذریعے ہمارے دشمن بھی وہاں پہنچ

سکتے ہیں جیکہ لائچ کے ذریعے وہ وہاں نہیں پہنچ سکتے اور جہاز چونکہ

کسی بھرے پر اتر ہی نہیں سکتا اس لئے جہازوں سے ہمیں کوئی

ظرف نہیں ہو سکتا۔ نارمن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

• خوبی ہے۔ تم ٹریک کو فون کرو اور اسے کہو کہ وہ وحات کا

کیپول واپس بھجوادے۔ عمران نے کہا۔

• سوری۔ جیکہ مجھے رقم دو اور یہ سن لو کہ اگر تم نے مجھے ہلاک کر دیا تو پھر قیامت تک تمہیں یہ وحات نہیں مل سکے گی۔ نارمن نے کہا۔

• کون سے جو رے پر۔ عمران نے پوچھا۔

• جو رے کا نام فرااؤ ہے۔ وہاں میرا خاص آدمی ہے ٹریک وہ اس ٹلک دے کا لنگ کہلاتا ہے۔ ہماری سرکلنگ کا نام ترانسھار اس ٹلک دے پر ہی مختصر ہے کیونکہ وہاں ہمارے علاوہ اور کوئی نہیں جا سکتا۔ صرف ہماری مخصوص لاٹپیس ہی وہاں صحیح سلامت انداز میں آ جا سکتی ہیں۔ مجھے یہ معلوم تھا کہ اس وحات کے بیچے سر پاورز پاگل ہو سکتی ہیں اور میں بھور بھی ہو سکتا ہوں اس لئے میں نے اسے وہاں بھجوادیا تھا۔ اب یہ فرااؤ جو رے پر ٹریک کی تحویل میں ہے۔ نارمن نے کہا اور اس کے بعد سے ہی عمران بھی گیا کہ وہ جیول رہا ہے۔

• تم اسے واپس کیے ملکوادے ہو۔ عمران نے کہا۔

• میں ٹریک کو فون کر دوں گا تو وہ اسے واپس بھیج دے گا۔ وہ میرا ماتحت ہے۔ نارمن نے کہا۔

• کیا نہیں ہے اس کا۔ عمران نے پوچھا۔

• لیکن میں کیوں اسے فون کر دوں۔ مجھے کیا طے گا۔ نارمن نے لیکھت پدالے ہوئے لجئے میں کہا تو عمران بے اختیار پوچھ کر اسے دیکھنے لگا۔

• کیا چاہتے ہو تم۔ عمران نے کہا۔

• مجھے رقم چاہتے ہے۔ ساری شہری آدمی ہی اور یہ سن لو اگر میں دعا ہوں تو یہ وحات کسی صورت تم واپس نہیں لاسکتے اور تم وہاں چا

- میں نے ٹکوئے کی بات تو نہیں کی۔ صرف کنفرمیشن کی بات کی ہے۔ تم کنفرم کراؤ کہ جو کچھ تم کہ رہے ہو وہ درست ہے۔ اس کے بعد ہمارا تمہارا معاہدہ ہو جائے گا۔ پھر ہم تمہارے ہمراں ہوں گے اور چیک تمہاری تحویل میں ہو گا۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

- ٹھیک ہے۔ لااؤ فون۔ میں تمہیں کنفرم کراؤتا ہوں۔ نارمن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رابطہ نہیں کرنے شروع کر دیتے۔

- یہ تو سلاست نہیں ہے۔ عمران نے کہا۔ ہاں پیشہ سلاست نہیں ہے۔ جبے کسی صورت بھی چیک نہیں کیا جاسکتا۔ نارمن نے ڈے فوری لجھے میں کہا تو عمران نے ایک سائیڈ پر موجود فون کا رسیور انٹھایا اور نہیں پریس کرتے شروع کر دیتے۔ آخر میں اس نے لاڈر کا پین بھی پریس کر دیا اور پھر رسیور اس نے خود ہی نارمن کے گان سے لگادیا۔

- میں۔ ٹریگ بول رہا ہوں۔ ایک جھیپسی ہوتی مردانہ آواز سالی دی۔ لجھے بے حد کرخت تھا۔

- لارڈ بول رہا ہوں۔ نارمن نے ڈے ٹھکانہ لجھے میں کہا۔ - کون لارڈ۔ سوری۔ میں کسی لارڈ کو نہیں جانتا۔ دوسرا طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم کر دیا گیا۔

- یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ ٹریگ کی یہ جرأت کیسے ہو سکتی ہے۔

- کتنی رقم چلے ہے تمہیں۔ عمران نے کہا۔ ایک کروڑ ڈالر ڈی۔ یہ آدمی رقم ہے ورنہ اب میری بات رو سیاہ سے ہو رہی تھی اور وہ دو کروڑ ڈالر ڈی دینے کو تیار تھے۔ نارمن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

- لیکن اتنی بھاری رقم فوری طور تو ادا نہیں کی جا سکتی۔ البتہ گاری سندھ چیک دیا جاسکتا ہے۔ عمران نے کہا۔

- کس بیٹک کا۔ نارمن نے پونک کر پوچھا۔

- بیٹک آف گریٹ لینڈ کا۔ عمران نے جواب دیا۔

- مجھے منظور ہے۔ نارمن نے چھڈی سے کہا تو عمران نے کوٹ کی اندر ونی جیپ سے ایک چیک بک تکال۔ اسے کھول کر اس پر لکھا اور پھر دستخط کر کے اس نے ایک چیک علیحدہ کیا اور چیک پک واپس جیپ میں ڈال کر اس نے چیک کو نارمن کی آنکھوں کے سامنے کر دیا۔

- ٹھیک ہے۔ مجھے کھول دو۔ میں دھات کا گیپول منگوائیا ہوں۔ نارمن نے سرت بھرے لگئے میں کہا۔

- نہیں۔ جب بیک کنفرم نہیں کر دے گے میں تمہیں یہ چیک مل سکتا ہے اور ہم ہی تمہاری رسیاں کھولی جا سکتی ہیں۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

- نہیں۔ میں کیسے واپس منگواؤں۔ تم میرے ساتھ بھاں کوئی بھی سلوک کر سکتے ہو۔ نارمن نے کہا۔

ہیں۔ لارڈ نے کہا۔
پان محفوظ ہے۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔
میں نے ایک پارٹی سے سودا کر دیا ہے۔ جب میں جسیں حکم
دوس تو تم نے یہ کیپول مخصوصی لائچ پر فراگو سے ماد کو کس بیجو
روتا۔ ہاں سے وہ بھج تک پہنچ جائے گا۔ لارڈ نے کہا۔
سوری لارڈ۔ اب چونکہ معاملات مشکوک ہو چکے ہیں اس نے
اب یہ کیپول آپ کو نہیں مل سکتا۔ ٹریگ نے صاف جواب
دیتے ہوئے کہا۔
کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ جہاری یہ جرأت کہ تم مجھ سے ایسی
بات کرو۔ نارمن نے یہ لفڑ حق کے بل چھینتے ہوئے کہا۔
نارمن ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ نے خود مجھے بتایا تھا
کہ پاکیشیانی الحبست آسائی سے کسی کی بھی آواز اور لمحے کی نقل کر
سکتے ہیں اس لئے آپ نے خود مجھ سے کوڈٹے کئے تھے اور اب آپ
نے خود ہی کوڈ کی خلاف درزی کی ہے اس لئے اب آپ مشکوک ہو
چکے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ آپ خود ہونے کی بجائے وہ الحبست بول رہا
ہو اور میں کیپول واپس بیجو دوس اس نے سوری۔ جب تک میں
کنفرم نہ ہو جاؤں جب تک یہ کیپول آپ کو نہیں مل سکتا۔ ٹریگ
نے اس بار تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔
ٹھیک ہے۔ میں خود آ رہا ہوں۔ نارمن نے تیر لمحے میں

کہا۔

کہ وہ مجھے اس طرح جواب دے۔ نارمن نے لاشوری انداز
سی بڑھاتے ہوئے کہا یعنی اس کی بڑھاتی بڑی واضح تھی۔ عمران
حاموش کھرا تھا۔ اس کے پھرے پر ٹھن کے تاثرات نمایاں تھے۔
پھر اس نے ایک طویل سانس لے کر رسیور کریٹل پر رکھ دیا۔
اوہ۔ اوہ۔ دیری ہیٹ۔ اس پریشانی میں مجھے یاد ہی نہیں رہا تھا
کہ میں نے تو اس ٹریگ سے خود ہی کوڈ مقرر کیا ہوا تھا۔ اوہ دوبارہ
غیر طاؤ اور سیری بات کراؤ۔ نارمن نے کہا تو عمران نے ایک
پار پھر رسیور انھایا اور غیر پریس کر کے آخر میں اس نے ایک پار پھر
لااؤڈر کا یشن پریس کر دیا اور رسیور ایک پار پھر اس نے نارمن کے
کان سے لگادیا۔

ٹریگ بول رہا ہوں۔ وہی جھنی ہوئی کرخت آواز ستائی
دی۔

لارڈ جیفرے بول رہا ہوں۔ اس پار نارمن نے جمع کر کہا۔
بھجے یہ حد تکمیلہ تھا۔
کوڈ تو ٹھیک ہے یعنی۔ دوسری طرف سے اٹھے ہوئے ہے
میں کہا گیا۔

میں نے تم سے خود یہ کوڈٹے کیا تھا۔ جھٹے بھی میں نے ہی
فون کیا تھا یعنی میں خود ہی کوڈ بولنا بھول گیا۔ لارڈ نے کہا۔

ٹھیک ہے۔ فرمائیے۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

وہ دھلات کا کیپول جیرے کے سپیشل سیٹ میں محفوظ ہے یا

"اس کا مطلب ہے کہ میرا شک درست ہے۔ تم لا رڈ نہیں ہو۔
وہی ایجنت بول رہے ہو۔ لا رڈ نے اخود قانون بنایا تھا کہ وہ بلیک
وے پر خود بھی نہیں آئے گا اور میں یہاں کا کنگ ہوں گا اور رہوں
گا۔ سوری۔ اب جو بھی بلیک وے پر آئے گا وہ چاہے لا رڈ ہی کیوں
نہ ہو موت اس کا مقدر ہے۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس
کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

" یہ احق۔ چاہل۔ نائنس۔ اسے کیا ہو گیا ہے نائنس۔
اگر میں قانون بنایا سکتا ہوں تو میں یہ قانون تو بھی سکتا ہوں۔
دوبارہ میری بات کراؤ اس سے۔ نارمن نے اہمی بگزے
ہوئے لنجے میں کہا۔

"سوری نارمن۔ چہار اکھیل واقعی ختم ہو گیا۔ اب یہ شریک
تھماری کسی بات پر یقین نہیں کرے گا اور اس سے اپ کیپول
ہمیں خود واپس لاتا ہو گا۔ کیپشن ٹھکلی ان دونوں کو تلف کر دو۔
غمran نے نارمن سے بات کرتے کرتے گردن موزا کر کیپشن ٹھکلی
سے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ یعنی دروازے کی طرف مڑ گیا اور پھر
اس سے پہلے کہ غمran دروازے تک پہنچتا ہے اپنے عقب میں
ٹھکڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی نارمن اور اس گورت کے پہنچنے کی
آوازیں بھی سنائی دیں لیکن غمran بغیر مزے آگے بڑھتا چلا گیا۔

شریک نے ایک تھنکے سے ریور رکھا اور اس کے ساتھ ہی وہ
انہی کھرا ہوا۔ اس پر بیگیب سی کیفیت طاری ہو گئی تھی۔ اس نے
ہم اندراز میں لا رڈ کو جواب دیا تھا اس کے بعد اسے ایسے محسوس ہو
ہما تھا جیسے اس سے کوئی حققت ہو گئی ہو۔ اسے معلوم تھا کہ اگر
دوسری طرف سے بولنے والا واقعی لا رڈ ہے تو اس کی اور اس کے
ساتھیوں کی زندگیاں شدید خطرے میں پڑ چکی ہیں کیونکہ وہ لا رڈ کے
باہرے سس کاٹی تفصیل سے جانتا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ لا رڈ اگر
پہنچے تو بلیک وے کے تمام جیروں کو بھی میراٹلوں سے اڑا سکتا
ہے اور لا رڈ تھا بھی الیسا ہی آدمی۔ وہ اپنے دشمنوں کو تو ایک طرف
محرومی مخالفت کرنے والوں کو بھی وہ اہمیتی عمر تھا کہ سزا دیا
کرتا تھا اور جہاں تک شریک کا تعلق تھا وہ تو ایک عام سا اسٹھر تھا
اور ایک پار اس کا نکرا اؤ یوی والوں سے ہو گیا اور نیوی والوں نے

ہوں۔ اچانک ایک خیال کے آتے ہی ٹریگ نے چونک کر کہا
اور پھر وہ تیری سے سائینڈ پر موجود فون کی طرف مڑا اور اس نے
رسیور انھا کر تیری سے دو نمبر لیں کئے تو پڑے سے فون سیٹ کے
اپر والے حصے میں ایک سکرین روشن ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی
اس پر دو بارہ نمبر کی قطار نظر آنے لگ گئی۔ یہ اس فون کے نمبر
تھے جہاں سے لارڈ نے اسے بھاں کاں کی تھی۔ ٹریگ چونک طویل
و سے سک لارڈ کا بادی گارڈ رہا تھا اس نے اسے لارڈ کے تمام ٹھکانوں
اور دہان کے فون نمبر کا بھی علم تھا۔ وہ چند لمحے غور سے اس نمبر کو
دیکھا۔

اوہ۔ اوہ۔ تو لارڈ انڈر گراؤنڈ تھا۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ
میرا شک چاہز تھا۔ ٹریگ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
کریڈل دبایا اور پھر کریڈل سے ہاتھ انھا کر اس نے تیری سے دی
نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیے جو سکرین پر نظر آ رہے تھے لیکن
دوسری طرف گھٹنی بھتی رہی اور کسی نے رسیور نہ اٹھایا۔

کیا مطلب۔ اگر لارڈ دہان سے چلا گیا ہے تو جیری تو دہان موجود
ہو گا۔ پھر وہ کیوں فون انڈھہ نہیں کر رہا۔ ٹریگ نے پڑھاتے
ہوئے کہا اور پھر اس نے کریڈل دبایا اور فون آتے پر اس نے ایک
بادر پھر نمبر لیں کرنے شروع کر دیے۔

”پال بول رہا ہوں۔“ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز
ستائی دی۔

اس کی لائچ کو سمندر کے اندر میرا نکلوں سے جباہ کر دیا اور ٹریگ جان
چاکر تیرتا، ہوا قریبی ناپو پر بیٹھ جانے میں کامیاب ہو گیا لیکن دہان د
پاتی تھا اور دی کوئی کھانے کی چیز اس لئے وہ دہان بھوک اور پیاس
سے ایڑیاں رگوتا ہوا ہے ہوش ہو گیا پھر جب اسے ہوش آیا تو اس
نے اپنے آپ کو لارڈ کے سامنے موجود پایا۔ لارڈ نے اسے بتایا کہ اس
کا سخت دری جہاز اس ناپو پر کسی ٹکنیکی غرائبی کو دور کرنے کے لئے رکا
ہوا تھا اور ٹریگ دہان جان یلب حالت میں پڑا تھا اور لارڈ اسے دہان
سے انھا لایا تھا اور پھر اس نے اسے اپنا بادی گارڈ بتایا اور کافی طویل
و سے سک دہ لارڈ کے بادی گارڈ کے فرانس سر انعام دیتا رہا اور اس
نے کہی بار لارڈ کو اس کے دشمنوں سے اپنی جان پر کھیل کر بچایا تھا
جس پر لارڈ نے خوش ہو کر اسے بلیک دے کا کنگ بتا دیا تھا اور
ساتھ ہی خود اس نے قانون بتا دیا تھا کہ وہ کبھی بلیک دے پر نہیں
آئے گا تاکہ ٹریگ کے ساتھی ٹریگ کو ہی اس سارے علاقوں کا
کنگ کجھتے رہیں اور گزشت چار سالوں سے ٹریگ ہی اس سارے
علاقوں کا کنگ بتا ہوا تھا۔ بھاں اس کی زبان سے نکلا ہوا ہر لفظ
قانون تھا۔ اس سارے علاقوں پر اس کی جلا شرکت غیرے حکومت
تھی اور اس لارڈ کی جس نے اس کی نہ صرف زندگی بچائی تھی اور اسے
بلیک دے کا کنگ بتا دیا تھا آج ٹریگ نے اسی لارڈ کی بات ملتے
ہے انکار کر دیا تھا۔

”اوہ۔ اوہ۔ میں خود بھی تو لارڈ کے بارے میں تصدیق کر سکتا۔“

لے پوچھا ہے کہ جس کا لوٹی کاپتے تم نے بتایا ہے اس میں بھی کمی
ہے میں نے اسے آتے جاتے دیکھا ہے۔ پال نے کہا۔
ہاں وی ہے اور یہ کوئی بھی نادر من کی ہے اور وہ وہاں کبھی
کھار آتا ہے۔ ٹریگ نے کہا۔
اوکے۔ میں خود جا کر اس سے بات کرتا ہوں۔ تم کہاں سے
ہوں رہے ہو۔ پال نے کہا۔
بلیک وے سے۔ میرا نسیر نوٹ کر لو۔ ٹریگ نے کہا اور
اس کے ساتھ ہی اس نے اپنا نسیر بتا دیا۔
اوکے۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی
بیٹھے شستم ہو گیا تو ٹریگ نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تکہہ با ایک گھنٹے بعد
فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے رسیور انٹھا دیا۔
پال بول رہا ہوں ٹریگ۔ دوسری طرف سے پال کی
سوچش سی آواز سنائی دی۔
کیا ہوا۔ یہ تمہارے لئے کو کیا ہوا ہے۔ ٹریگ نے حریث
بھرے لئے میں کہا۔
ٹریگ۔ غصب ہو گیا ہے۔ اس کوئی میں جیری کے ساتھ
ساتھ نادر من اور ایک گھورت کی لاٹیں پڑی ہوئی ہیں۔ دوسری
طرف سے کہا گیا تو ٹریگ بے اختیار اچھل پڑا۔
کیا کہ رہے ہو۔ نادر من کی لاٹ۔ کیا تمہارا دماغِ تھیک
ہے۔ کہیں نہیں میں آوت تو نہیں ہو گئے۔ ٹریگ نے چیختے

ٹریگ بول رہا ہوں بلیک وے سے۔ ٹریگ نے کہا۔
اوہ۔ اوہ تم۔ تم نے مجھے کیسے فون کریا۔ دوسری طرف
سے اہمیت حیرت بھرے لئے میں کہا گیا۔
ایک کام پڑ گیا ہے تم سے۔ ٹریگ نے کہا۔
اڑے واہ۔ پھر تو میں خوش قسم ہوں کہ کلگ آف بلیک
وے کو مجھ سے کام پڑ گیا ہے۔ حکم کرو۔ دوسری طرف سے میتے
ہوئے کہا گیا تو ٹریگ بھی بے اختیار ہس پڑا۔
ایک پتہ نوٹ کرو۔ ٹریگ نے کہا اور ساتھ ہی پتہ بتا
دیا۔
ٹھیک ہے۔ توٹ کریا ہے۔ پال نے کہا۔
ہماں ایک آدمی جیری موجود ہوتا ہے۔ وہ فون اخٹھ نہیں کر رہا
تم جا کر اس سے پوچھو کہ وہ کیوں فون اخٹھ نہیں کر رہا۔ ٹریگ
نے کہا۔
یہ جیری وہی تو نہیں جو نادر من کسپنی کے جنرل سینکڑ نادر من کا
ملازم ہے۔ پال نے کہا۔
ہاں وی ہے۔ تم کیسے جلتے ہو اے۔ ٹریگ نے پوچھا
کہ پوچھا۔
میرا ایک کڑون اس کسپنی میں اعلیٰ عہدے پر رہا ہے۔ میں وہاں
جب بھی جاتا تھا تو یہ جیری وہاں موجود ہوتا تھا۔ میرے کڑون نے
پتا کیا تھا کہ یہ جنرل سینکڑ نادر من کا ذاتی ملازم ہے اور یہ میں نے اس

تمام کال کے اطلاع دے دوں۔ پال نے کہا۔
پولیس کو بھی اطلاع کر دیکن ساتھ خود بھی وہاں سے
معلومات حاصل کرو کہ اس کارروائی کے بعد وہاں سے کون کون نہ لٹا
ہے۔ میں اس کا جیسیں محتول محاووسہ دوں گا۔ ٹریک نے کہا۔
ٹھیک ہے۔ میں جیسیں دو گھنٹوں بعد فون کروں گا۔ پال
نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ٹریک نے ڈھیلے
نحوں سے رسیور رکھ دیا۔

وری بیٹھا۔ اس کا مطلب ہے کہ میرا شک درست تھا۔
کیشیانی بیکٹھوں نے لارڈ پر قابو پار کھا تھا۔ وری بیٹھا۔ ٹریک
نے بڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی ایک اور خیال کے آتے
ہوئے پے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے ہمراے پریکھت سرت کے
ہدایت ابھر آئے کیونکہ لارڈ کی ہلاکت کے بعد ایک لحاظ سے پنک
سے کے ذریعے ہونے والی اسلو اور ڈرگ کی تمام سلسلہ کا مالک
خود ہیں گیا تھا۔ اب اسے رقومات لارڈ کو شہ بھجوائی پڑیں گی پنک وہ
رقومات ہو کر وہ دوں ڈالرز میں ہوتی تھیں اس کے ذاتی اکاؤنٹ
جیسا جائیں گی۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ دعویات کا کیپوں جس کے لئے
ہدایا چکر چل رہا تھا وہ بھی اب اس کی ذاتی ملکیت بن چکا تھا اور
سے لارڈ نے خود یہاں یا تھا کہ اس کی قیمت کروڑوں ڈالرز میں ہے۔
لئے دل ہی دل میں فیصلہ کر دیا کہ اب وہ خاصے طویل عرصے
کے اسے فروخت نہیں کرے گا۔ جب ہر طرف سے امن ہو جائے گا

ہوئے لمحے میں کہا۔ وہ جانتا تھا کہ نارمن ہی اصل لارڈ ہے۔ وہ جب
لارڈ بن کر بات کرتا ہے تو اپنی آواز اور بجہ بدل لیتا ہے۔

میں درست کہہ رہا ہوں۔ میں اپنے ایک آدمی کے ساتھ خود
اس کو بھی پر گیا۔ اندر خاموشی طاری تھی۔ پھاٹک بھی اندر سے بند
تھیں تھا۔ جب میں اندر گیا تو وہاں ایک کمرے میں کرسیوں پر
ریسیوں سے بندھی ہوئی دولاشیں موجود تھیں۔ ایک لاش نارمن کی
تھی۔ اس کے سینے میں گویاں ماری گئی تھیں اور دوسری لاش ایک
نو جوان عورت کی تھی اور جھری کی لاش پکن میں پڑی ہوئی تھی۔
اسے شاید بھلے ہے، بوش کیا گیا اور پھر اسی ہے، ہوشی کے عالم میں
اسے گوئی ماری گئی ہے۔ اس کے علاوہ وہاں ایک آفس کے انداز
میں سجا ہوا کمرہ بھی ہے لیکن اس کمرے کی حالت بتا رہی ہے کہ اس
کی مکمل تلاشی مل گئی ہے۔ پال نے اس پار سٹھلے ہوئے لمحے
میں کہا۔

کیا تم نارمن کو ہپاتے ہو۔ ٹریک نے پوچھا۔
ہاں۔ اچھی طرح۔ میں نے بھٹکتے تھیں بتایا ہے کہ میں اس کے
آفس میں بے شمار پار گیا ہوا ہوں۔ پال نے جواب دیتے ہوئے
کہا۔

اوہ۔ وری بیٹھا۔ کیا تم نے معلومات کی ہیں کہ یہ سب کس
لئے کیا ہے۔ ٹریک نے کہا۔

نہیں۔ میں تو فوراً اپس آگیا۔ اب اگر تم کہو تو میں پولیس کو

جائے گا۔ گلہ باتی۔ ٹریک نے کہا اور ہاتھ پڑھا کر اس نے کریڈل دبایا اور پھر تیزی سے اس نے نمبر لیں کرنے شروع کر دیئے۔
“مارٹی بول رہا ہوں۔” رایط قائم ہوتے ہی ایک مرد واد آواز
سنائی دی۔

“ٹریک بول رہا ہوں مارٹی۔” ٹریک نے کہا۔
“میں سر فرمائی۔” دوسری طرف سے موڈ باند لگنے میں کہا
گیا۔

“سن مارٹی۔ لاڑ کو پا کیشیاں مجھوں نے ہلاک کر دیا ہے اس
نے اب بلیک وے کا لنگ میں ہوں۔ میں جہیں مار کو کس کا مکمل
انچارج بتا رہا ہوں۔ کیا تم خوش ہو۔” ٹریک نے کہا۔

“اوہ یاں۔ آپ نے تو مجھے سیری زندگی کی سب سے بڑی
خوشی خوش دی ہے۔ میں حف دیتا ہوں یاں کہ ہمیشہ آپ کی
تائید اوری کر دیں گا۔” مارٹی نے اچھائی سرت پھرے لجھے میں کہا
کہ لنگ مار کو کس خاصا بڑا شہر تھا اور پھر اس کی بندراگاہ تو اچھائی
محلہ تھی اور اس بندراگاہ سے سڑک ہمیشہ سے لپٹے عروج پر رہی
تھی۔ اس شہر اور بندراگاہ کا انچارج ہن جانے کا مطلب تھا کہ ہجھاں
ہو جاؤ بے شمار کلبوں اور ہرامی پیشہ سکھیوں کا سر رہا ہن جانا کیونکہ
سب کلب اور سکھیوں ڈارک فیس کے تحت تھیں اور انہیں
ٹریک ہی کلروں کرتا تھا۔ مارٹی بندراگاہ پر واقع ایک کلب کا صرف
یکسر تھا لیکن اب ہاتھ تمام کلبوں اور بے شمار افراد کا بھی انچارج ہنا

تو پھر وہ اسے کسی بھی حکومت کے ہاتھ فروخت کر دے گا۔ بلیک
وے پر موجود پارٹی جرے اب اس کی ذاتی ملکیت ہن چکے تھے۔ ان
جریروں پر موجود اسلجہ اور ڈرگ کے ہڑے بڑے سلووڑ بھی اب اس کے
ملکی ذاتی ملکیت تھے اور ان جریروں پر موجود افراد بھی اب اس کے
ماتحت ہن گئے تھے۔ وہ اسی طرح کی باتیں سوچتا رہا کہ دو گھنٹوں بعد
خون کی گھنٹی ایک بار پھر نج اٹھی۔ اس نے ہاتھ پڑھا کر رسیور الملا
لیا۔

“میں۔ ٹریک بول رہا ہوں۔” ٹریک نے کہا۔
“پال بول رہا ہوں ٹریک۔” دوسری طرف سے پال کی آواز
سنائی دی۔

“میں۔ کچھ می خلوم ہوا۔” ٹریک نے کہا۔
“یاں پولیس کو میں نے اخلاق کر دی۔ پھر پولیس نے وہاں
انکھواری کی۔ میں نے پولیس ٹافس سے مطمہنات حاصل کی ہیں۔
وہاں کے ایک آدمی نے بتایا ہے کہ اس کوٹھی سے ایک ہجورت اور
چار مرد لئے اور پھر وہ کچھ فاصلے پر موجود ایک سیاہ رنگ کی کار میں
سوچا ہو کر چلے گئے۔ اس آدمی نے اس ہجورت اور چار مردوں کے
جلیئے بھی پولیس کو بتائے ہیں۔ پال نے جواب دیتے ہوئے
کہا۔

“وہ لیکھت ہیں اس نے آسمانی سے جلیئے بدلتے ہیں اس نے
جلیوں سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا جاسکتا۔ جیسیں تمہارا معاوضہ میکا

لوگوں کا تھا تہ تم نے کرنا پے۔ ٹریگ نے کہا۔
ایکن بس۔ اگر وہ ہیلی کا پڑپر دہان گئے تو پھر۔ مارٹی نے
کہا۔

ہیلی کا پڑپر دہان نہیں جمع سکتا۔ اس بات کو چھوڑو۔ جو میں نے
کہا ہے وہ کرو۔ ٹریگ نے کہا۔

میں بس۔ حکم کی تعییل ہو گی بس۔ مارٹی نے جواب
دیا۔

ردن جنے کے اتھارج جیفرے کو میں حکم دے دوں گا۔ تم
نے مار کو کس کا خیال رکھتا ہے۔ ٹریگ نے کہا اور رسیور رکھ
دیا۔ پھر اس نے سیخ کی دراز کھول کر اس میں سے شراب کی ایک
بوتل نکال کر اس کا ڈھونکا ہٹایا اور اسے مت سے لگایا۔ شراب پینے
کے بعد اس نے بوتل ایک طرف رکھی، ہوتی تو کری میں پھینکی اور پھر
ہاتھ پردا کر رسیور اندازیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے فون سیٹ کے
لیے موجود ایک پھونٹا سا پٹن پر لس کیا تو پٹن دبھتے ہی دوسری طرف
سمیں بچنے کی آواز کی، بجائے تیر سمیں بچنے کی آواز سنائی دیتے لگی۔ پھر
سمیں کی آواز آہست ہوتے ہوئے ختم ہو گئی۔

“ماستر بول رہا ہوں۔” ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

“ٹریگ بول رہا ہوں۔” ٹریگ نے جھینے ہوئے لبھے میں کہا۔

“میں بس۔” دوسری طرف سے کہا گیا۔

بلیک دے پر ریڈ الرٹ کر دو۔ تمام جنگروں کے اتھارجوں کو

دیا گیا تھا اس نے وہ اس طرح خوش ہو رہا تھا۔ حیے اسے ہفت اقیم
کی دولت سیر آگئی ہو۔

مار کو کس میں سب کو اعلان دے دو کہ اب تم مار کو کس کے
اتھارج ہو اور یہ بھی بتا دو کہ اب سب کا لٹک میں ہوں۔ ٹریگ
نے کہا۔

“میں بس۔” دوسری طرف سے کہا گیا۔

“اب میرے احکامات عنور سے سن لو۔ اگر تم نے ان احکامات پر
عمل درآمد میں مسحوبیتی کوتاہی بھی برتنی تو جہاری لاش بھی
عیرتاشک حالت میں ہہنچا دی جائے گی۔” ٹریگ نے کہا۔

“آپ حکم دیں بس۔ آپ کو کبھی شکایت نہیں ہو گی۔ مارٹی
نے کہا۔

“ایک عورت اور چار مرد جن کا اصل تعلق ایشیا کے ایک ملک
پاکیشیا سے ہے فراگو آنے کے لئے لا معاہدہ مار کو کس سے لائیج حاصل
کریں گے۔ تم نے ان کا خاتم کرتا ہے۔” ٹریگ نے کہا۔

“فراگو جانے کے لئے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے بس۔ جہاں سے
انہیں بلیک دے کے لئے کیسے لائیج مل سکتی ہے۔ بلیک دے پر تو
صرف مخصوص لا نجیں ہی سفر کر سکتی ہیں۔” مارٹی نے حریت
بھرے لبھے میں کہا۔

“وہ بے حد تربیت یافتہ تیر اور شاطر نوگ ہیں اس نے مخصوص
لا نجیں کو تم مار کو کس سے نکال کر جملے جنے کے ردن بھگا دو اور ان

اطلاع دے دو کہ ڈارک فیس کا چیف لارڈ ہلک ہو چکا ہے اور اب بلیک وے کا کنگ میں ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ مزید مخصوصی احکامات بھی سن لو۔ ٹریگ نے جیختے ہوئے لپٹے میں کہا۔
”یہ کنگ“ دوسری طرف سے بولنے والے کا لپٹہ مزید مودودیا نہ ہو گیا تھا۔

”ایک عورت اور چار مردوں پر مشتمل ایشیائی لجٹ بلیک وے پر سفر کر کے فراگو ہمپٹنے کی کوشش کریں گے۔ ان کا قوری خاتمه کرتا ہے۔ ہر صورت میں اور ہر قیمت پر ٹریگ نے کہا۔
”حکم کی تعییل ہو گی کنگ“ دوسری طرف سے کہا گیا۔
” تمام جمیروں اور شاید وہیں پر موجود استینی ایر کرافٹ گتوں کو چیک کراؤ اور انہیں ہر لمحے آن رکھو۔ کسی بھی ہیلی کا پڑ کو جاہے وہ کتنی ہی بلندی پر کیوں نہ ہو کسی صورت میں سلامت فراگو تک نہیں ہمپٹا چلیتے۔ ٹریگ نے کہا۔
”حکم کی تعییل ہو گی کنگ“ دوسری طرف سے کہا گیا۔
” محفوظی سی کوتاہی بھی تناقلی پر داشت ہو گی۔ ٹریگ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون سیٹ کے نیچے موجود بٹن پر لس کر کے رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے پڑے پر گہمے اٹیباں کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ اب اس کے نقطہ نظر سے ایشیائی لجٹ کسی بھی صورت میں اس تک زندہ اور صحیح سلامت دہن سکتے تھے۔

غمran اپنے ساتھیوں سیت گست لینڈ کے دارالحکومت سے اس کی آخری بندرگاہ مار کو کس پہنچ پکتا تھا۔ مار کو کسی خاصا بڑا شیر تھا اس کے ایک ہوٹل کے کمرے میں اس وقت غمran اپنے ساتھیوں سیت موجود تھا۔ انہیں بھاں پہنچے ہوئے آج دوسرا دن تھا اور بھاں آنے کے بعد غمran اپنے طور پر کام کرتا رہا تھا جبکہ اس کے ساتھی صرف کہوں میں آرام کرتے رہے تھے۔ اس وقت وہ سب غمran کے کمرے میں بینے ہات کافی پہنچے میں سرو ف تھے۔

”غمran صاحب۔ آپ نے یقیناً بلیک وے کے بارے میں معلومات حاصل کر لی ہوں گی۔“ صدر نے کہا۔
” مجھے ہٹلے سے کافی معلومات ہیں۔ بلیک وے دنیا کا سب سے قطرناک راستہ ہے۔ بھاں صدر کی سٹل کے نیچے بے شمار پچانیس موجود ہیں جن کی وجہ سے اس راستے پر سفر کرنا کسی بھی لارنچ، اسٹریم

”جویا نے آنکھیں نکلتے ہوئے کہا۔
”شکریہ۔ تم نے لیڈر کہا ہے۔ کچھ اور نہیں کہہ دیا۔ عمران
نے سکراتے ہوئے کہا۔

”تم باز نہیں آؤ گے۔ جویا نے بھلانے ہوئے لنجھے میں کہا
اور پھر اس سے بھلے کہ مزید کوئی بات ہوتی درمیانی میر موجود فون
کی گھنٹی لنج اٹھی تو عمران نے ہاتھ پڑھا کر رسیور انٹھا دیا جبکہ جویا نے
ہاتھ پڑھا کر لاڈنگ کا بٹن پر لس کر دیا۔
”یہ۔ ماسٹیک بول رہا ہوں۔ عمران نے رسیور انٹھاتے
ہوئے کہا۔

”جیم بول رہا ہوں۔“ دوسری طرف سے ایک سرداشت آواز
ستائی دی۔

”یہ۔ کیا پورٹ ہے۔“ عمران نے کہا۔
”میز۔ میز پورٹ ہے۔“
”مارکوکس۔ بلیک وے پر رینڈ الرٹ کر دیا گیا ہے اور
مارکوکس میں موجود شخصی لا نچیں جو بلیک وے پر سفر کر سکتی
تھیں اُنہیں بھاں سے بلیک وے کے کسی جیسے پرہنچا دیا گیا ہے
اس لئے اب بھاں ایسی کوئی لانچ موجود نہیں ہے جو بلیک وے پر
سفر کر سکے۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”کس نے یہ سب کچھ بتایا ہے جیسی۔“ عمران نے پوچھا۔
”محبے معلوم تھا کہ بھاں مارکوکس میں رینڈ کلب کا شیخ مارٹنی
بلیک وے کے لنگ ٹریگ کا خاص آدمی ہے اور وہ میرا بہت اچھا

یا جہاز کے لئے ناممکن ہے اس لئے اس راستے کو یہیں الاقوامی طور پر
ہر قسم کی مستدری ٹریک کے لئے مسنوں قرار دیا گیا ہے۔ عمران
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تو پھر ہمیں ہیلی کا پڑھ رہتا ہو گا۔“ جویا نے کہا۔
”اس تمام راستے کے جیسوں اور ٹاپووں پر ایسی جدید آٹو ٹریک
کسی وڑا مزدہ ایئر کرافٹ نہیں نصب ہیں کہ ہیلی کا پڑھ سب سے
آغزی بلندی کی حد پر بھی اگر پرواز کرے تو ان سے بیخ کر نہیں جا
سکتا۔“ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
”لیکن جہاز تو جس سے پر اتر دے سکے گا پھر۔“ صدر نے پریشان
ہوتے ہوئے کہا۔

”ہم پیر اشٹوں سے اتر جائیں گے۔“ تون نے کہا۔
”یہ فیر آباد جنرے نہیں ہیں بھاں سب جیسوں پر جراحت پیش
افراوم موجود ہیں اس لئے ہمیں تینجہ بھنچنے سے بھلے ہی گویوں سے الار دیا
جائے گا۔“ عمران نے جواب دیا۔

”تو پھر تم نے کیا بندوست کیا ہے۔“ جویا نے کہا۔
”میں نے تو کوشش کی ہے کہ بھاں کوئی نکاح خواں مل جائے
لیکن بھاں تو سرے سے شادی کا رواج ہی متوقف ہو چکا ہے۔“
”عمران نے کہا۔

”بکواس کرنے کی ضرورت نہیں وردہ میں بحثت ڈپٹی چیف
تمہاری سربراہی موقوف کر کے تقرر کو اس مشن کا لیڈر بنانا دوس

کہ آپ کسی بھی ذریعے سے وہاں جانے کا فیصلہ کر لے گے ہیں۔ صدر نے کہا۔

وہاں ریڈ المرٹ کا ہوتا اور پھر خصوصی لاپتوں کو ماں کو کس بخدر گاہ سے ہٹالیئے کا مطلب ہے کہ نارمن یا الارڈ کی موت کی اطلاع اس ٹرینگ تک پہنچ چکی ہے اور ٹرینگ کو یہ بات معلوم ہے کہ ہم اب اس رحات کے کیپوول کو واپس لینے کے لئے اس پر حملہ کریں گے اس لئے اس نے یہ سارے انتظامات کئے ہیں لیکن ہم وہاں دوسرے انداز میں پہنچیں گے۔ عمران نے اس پار سخنیدہ مجھے میں کہا۔
“کس انداز میں۔” صدر نے پوچھا۔

بلیک وے کے اس کنارے پر مار کو کس ہے تو دوسرے کنارے پر ایک بڑا جریہ رساؤ گا ہے سچونکہ گرست لینڈ سے صرف مار کو کس کا تعلق پتا ہے اس نے ٹرینگ اور اس کے گروپ کی تمام تر توجہ اس مار کو کس پر مبذول ہے جبکہ ہم مار کو کس سے ہوائی جہاز کے ذریعے رساؤ گا۔ لیکن جائیں اور پھر وہاں سے بلیک وے میں داخل ہاں تو یقیناً ٹرینگ کو اس کا اندازہ نہ ہو گا۔ عمران نے کہا۔

وہی لڑاکہ عمران صاحب۔ آپ نے واقعی بہترن حل تلاش کر لیا ہے۔ صدر نے کہا تو عمران سکرا دیا۔ ابھی وہ یاتیں کر ہی رہے تھے کہ اچانک کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور اس کے ساتھ ہی دو آدمی جن کے ہاتھوں میں مشین گئیں تھیں دوڑتے ہوئے اندر داخل ہوئے۔

دوست بھی ہے۔ میں نے اسے فون کیا تھا اس نے مجھے بتایا کہ اب وہ پورے مار کو کس کا اتصال ہے اور پھر اس نے مجھے یہ سب کچھ بتایا ہو میں نے آپ کو بتایا ہے۔ جیرم نے کہا۔

پھر تو ہیلی کا پٹریہ ہی آگے بڑھا جا سکتا ہے۔ عمران نے کہا۔ ہیلی کا پڑا کو وہاں آٹو میٹک ایتنی ایس کرا فٹ گلوں سے فضائی ہی تباہ کر دیا جاتا ہے اور یقول مارٹی فوچ کے دس ہیلی کا پڑا اس طرح فضائی اڑادیسے گئے ہیں اور مارٹی نے اعلیٰ حکام کو بھاری رقومات دے کر معاملات کو روایا تھا۔ جیرم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

اوکے۔ کیلہبائی کوئی ایسا آدمی مل سکتا ہے جو اس بلیک وے پر گائیڈین سکتا ہو اور جس کا کوئی تعلق مارٹی یا اس کے کنگ سے ہو۔ عمران نے کہا۔

اس کے لئے مجھے معلومات حاصل کرنا پڑیں گی سفر مائیکل۔ جیرم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے۔ آپ معلومات حاصل کریں۔ آپ کو ڈبل صحاوفہ ادا کیا جائے گا۔ عمران نے کہا۔

شکریہ۔ میں ایک گھنٹہ مزید لوں گا۔ دوسری طرف سے سرت بھرے مجھے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ فتح ہو گیا تو عمران نے رسورڈ کر دیا۔

آپ نے گائیڈ طلب کیا ہے عمران صاحب۔ اس کا مطلب ہے

ہوئے غذا کر کہا۔
“مم۔ مم۔ مارٹی۔ مارٹی نے۔ اس آدمی کے مت سے رک
س کر نٹلا اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن ڈھلک گئی جپکہ دوسرا
آدمی ہٹتے ہی ختم ہو چکا تھا اور عمران صقدر اور کیپشن ٹکلیں تینوں
دیے ہی کر سیوں پر بیٹھے رہتے۔

“عمران صاحب۔ آپ نے خواہنداہ ہاتھ انحصاریے ورنہ ان کو اندر
بھال ہوتے ہی کو رکیا جا سکتا تھا۔ صقدر تے عمران سے
خاطب ہو کر کہا۔

“ان کے اندر آتے کا انداز اس اپنے تھا کہ یہ ہمیں فوری گولیاں
ہیں مادت اچھتے۔ دوسری بات یہ کہ ان کا انداز عام عہدوں جیسا تھا
اس لئے میں جاتا چاہتا تھا کہ اس کا پس منتظر کیا ہے اور مجھے خوشی
ہے کہ نہ صرف جو لیا بلکہ تحریر نے بھی اپنے آپ کو کنشروں میں رکھا
ہے۔ عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔

“اس مارٹی کو ہمارے بارے میں کیسے علم ہو گیا۔ جو لیا نے
کہا۔

“سیرا خیال ہے کہ جرم اور ہمارے درمیان ہوتے والی کال
ڑیں کر لی گئی ہے۔ اب بہرحال اس مارٹی سے ملتا ضروری ہو گیا
ہے۔ عمران نے کہا تو سب نے اشیات میں سرطاں دیے۔

“خیردار۔ ہاتھ انحصاری۔ ان میں سے ایک آدمی نے چھ کر کہا
اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین گن سیدھی کر لی۔ دوسرے آدمی
نے لات مار کر دروازہ بند کر دیا اور تیسی سے سائیٹ پر ہو کر اس نے
بھی پوزیشن سنبھال لی۔ عمران نے دونوں ہاتھ انحصاریے تھے اس
لئے اس کے ساتھیوں نے بھی ایسا ہی کیا۔

“اے لڑکی۔ تم اٹھ کر ایک طرف ہٹ جاؤ ورنہ ہم جیسی بھی
ان کے ساتھ ہی گولیوں سے اڑا دیں گے۔ بھٹے آدمی نے چھ کر
کہا۔

“اور اگر میں ہٹ جاؤں تو پھر کیا کر دیں گے۔ جو لیا نے وہیں
بیٹھے بیٹھے مت بنتے ہوئے کہا۔

“ان کو گولیوں سے لا کر ہم جیسی ساتھ لے جائیں گے۔ اس
طرح تم زندہ رہ جاؤ گی۔ اس آدمی نے جواب دیا۔

“جھاری یہ جھات کہ تم نے مجھ پر ایسی لٹکائیں والیں۔ جو لیا
نے لیکھت پھرے ہوئے لیجے میں کہا اور پھر اس سے بھٹے کہ وہ آدمی
کچھ سمجھتا۔ جو لیا بھلی کی سی تیزی سے مکت میں آئی اور دوسرے لئے
وہ آدمی جیختا ہوا اچھل کر اپنے ساتھی سے جا لگکرایا۔ اسی لئے تھوڑی
 حرکت میں آیا اور اس کے ساتھ ہی ہٹ رہت کی آوازوں کے ساتھ
ہی دونوں جو ایک دوسرے سے لگرا کر چھکے گئے تھے گولیاں کھا
کر بری طرح تھپٹے لگے جبکہ تحریر نے ایک کے سینے پر پری رکھ دیا۔

“بولا کس نے بھیجا ہے جیسی سبو لو۔ تحریر نے پی کو جھکا دیتے

وازستائی دی۔

• تم۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے۔ مارٹی نے پوچھ کر پوچھا۔

• یاس۔ ہائی دے کلب کے مجرم نے ایک ایسے آدمی کو
لماش کرنے کا حکم دیا ہے جو بلیک وے میں کسی پارٹی کو گانعینڈ کر
سکے۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو مارٹی پے اختیار اچھل پڑا۔

• کیے معلوم ہوا ہے یہ سب کچھ۔ مارٹی نے تیر لجھے میں
پوچھا۔

• یاس۔ میرے کلب میں ایک آدمی ہے وہ قراگوہرے میں بھی
ہم کر چکا ہے۔ اس کو ایسے کیا گیا تو اس نے دہان جانے سے بچنے مجھے
سے بات کی۔ برلنگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

• پھر تم نے کیا کیا۔ جلدی بتاؤ۔ مارٹی نے تیر لجھے میں کہا۔

• یاس۔ میں نے فوری طور پر پیشل اسکوڈ کو اس بارے میں
اطلاع دی۔ پیشل اسکوڈ نے فوری طور پر اس مجرم کو کور کر دیا۔

جرم نے بتایا ہے کہ ریواز ہوٹل میں موجود ایک آدمی مائیکل نے
لیٹ لینڈ کے دارا حکومت کے ایک بڑے سٹریکٹ کی پہ اسے

لی اور اس نے آپ کے بارے میں اور بلیک وے کے بارے میں
اسے تفصیلی معلومات فون پر بھیا کر دیں۔ اس پر پیشل اسکوڈ نے

بلیک اسکوڈ کو ریواز ہوٹل کے اس کمرے کا نمبر بتا کر دہان کارروائی
کرنے کا حکم دیا اور اب تک اس حکم کی تعمیل بھی ہو چکی ہو۔

مارٹی اپنے کلب کے آفس میں موجود تھا۔ اس نے مار کو کس میں
موجود تمام نیٹ ورک کو ایک عورت اور چار مردوں کے گروپ کے
خلاف الرٹ کر دیا تھا اور اسے یقین تھا کہ جسے ہی یہ لوگ نہیں
ہوئے دوسرا سافنس نہ لے سکیں گے جیکن ابھی تک اس بارے میں
اسے کوئی اطلاع دملی تھی اس لئے وہ سلسن تھا کہ یہ گروپ ابھی
مار کو کس نہیں ہے تھا۔ ورنہ اب تک نہیں کر دیا جاتا کیونکہ مار کو کس
میں ڈارَد فسیں کا نیٹ ورک اجتماعی مطبوع ہونے کے ساتھ ساتھ
اجتمائی مسلم بھی تھا اور بچتے مارٹی اس نیٹ ورک کا ایک حصہ تھا
جیکہ اب وہ اس نیٹ ورک کا سربراہ تھا۔ وہ اپنے آفس میں یہاں اس
گروپ کے بارے میں ہی سوچ رہا تھا کہ ملٹے پڑے ہوئے فون کی
معنی نہ اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور المحالیا۔

برلنگ ہوں ہوں پاس۔ گرینڈ کلب سے۔ ایک مودیات

عی۔ ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ یہ گرڈپ ہوٹل سے نکل کر دو
یکسیون میں بیٹھ کر سیدھا ایرپورٹ گیا تھا۔ پھانپ وہاں سے
معلومات لینے پر معلوم ہوا کہ اس گرڈپ نے ایرپورٹ سے ایک
ہی ار ساڑوگا جنرے کے لئے چار ٹرڈ کرایا اور وہ اس چار ٹرڈ ٹھیکے
کے ذریعے رساڑوگا روشن ہو گئے ہیں۔ برکے نے جواب دیتے
ہوئے کہا۔

”رساڑوگا۔ اوه۔ اوه۔ میں سمجھ گیا کہ یہ لوگ وہاں کیوں گئے
ہیں۔ شہیک ہے۔“ مارٹی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
بھڑکا کر کریڈل دیا اور ٹون آنے پر نہیں پریس کرنے شروع کر
لیے۔

”میں کلک ٹریگ بول رہا ہوں۔“ رابطہ قائم ہوتے ہی
ٹریگ کی غرائی ہوتی آواز سنائی دی۔

”مارٹی بول رہا ہوں کلک۔ مار کو کس سے۔“ مارٹی نے
ٹھانٹی موبائل لجھے میں کہا۔

”میں۔“ کلک نے کہا اور مارٹی نے جواب میں اس گرڈپ کی
انداختی سے لے کر اس کے رساڑوگا جانے میں کی تمام تفصیل بتا
لی۔

”اوہ۔“ میں سمجھ گیا۔ اب مار کو کس سے مایوس ہو کر
ساڑوگا کی طرف سے ہماں آتا چاہتے ہیں لیکن وہ احتمل ہیں۔ انہیں
حکوم ہی نہیں ہے کہ جس طرح مار کو کس پر ہمارا ہو لڑا ہے اسی

گی۔ برکے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
”جیرم کا کیا ہوا۔“ مارٹی نے پوچھا۔
”اس کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔“ برکے نے جواب دیا۔
”ریواز ہوٹل سے فوری طور پر تازہ ترین معلومات حاصل کردا اور
محبے جی رپورٹ دوتاک کو فوری رپورٹ دی جاسکے۔“ مارٹی
نے تیر لجھے میں کہا۔

”میں یاں۔“ برکے نے جواب دیتے ہوئے کہا اور مارٹی نے
رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً انuff گھنٹے بعد قون کی گھنٹی ایک بار پھر تنگ
انٹھی تو مارٹی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور انٹھایا۔

”میں۔“ مارٹی بول رہا ہوں۔“ مارٹی نے اپنے نہ صوص حکماء
لچھ میں کہا۔

”برکے بول رہا ہوں یاں۔“ دوسری طرف سے یہ کے کی آواز
ستائی دی۔

”میں۔“ کیا رپورٹ ہے۔ مارا گیا ہے گرڈپ۔“ مارٹی نے
چونکہ کر پوچھا۔

”تو سر۔ کلک سیشن کے دونوں آدمیوں کی لاشیں اس کرے
سے ملی ہیں انہیں گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا ہے ہونکہ ریواز ہوٹل
کے تمام کرے ساؤنڈ پروف ہیں اس لئے کسی کو وہاں ہونے والی
فائزگ کا عالم ہے ہو سکا اور وہ گرڈپ ہو پائیں کروں میں شہرا ہوا تھا وہ
بھی غائب ہو چکا ہے۔ جس پر پورے مار کو کس میں اس کو گلاش کیا

غمran اپنے ساتھیوں سیست رساؤگا کے ایک ہوٹل کے کرے میں موجود تھا۔ انہیں چارڑا طیارے سے مار کو کس سے بہاں پہنچنے والے ابھی ایک گھنٹہ گذراتھا تو غمran تو مار کو کس کے مارٹی سے دو دو باتھ کرتا چاہتا تھا لیکن اس کے سارے ساتھیوں نے مارٹی سے بیٹھنے کی بجائے رساؤگا پہنچنے پر اصرار کیا تاکہ چلنے اور جلوشن نکمل کیا جاسکتے تو غمran ریوواز ہوٹل سے دو ٹیکسیوں کے ذریعے سیدھا ایر پورٹ پہنچا اور پھر ایک چارڑا طیارے سے وہ بہاں پہنچ گئے۔

غمran صاحب۔ ہمیں ہوٹل میں بیٹھنے کی بجائے آگے بڑھنا پہنچے۔ صدر نے کہا۔

آگے بڑھنے کے لئے ہمیں کوئی نہ کوئی شپ چلہے اور رساؤگا کا مارے لئے بالکل نہیں جگدے۔” غمran نے کہا اور اس کے ساتھ اس نے فون کار سیور الٹھایا۔ فون کے نیچے موجود ہیں کوپریس کر

طرح وہاں رساؤگا پر بھی ہمارا کنٹرول ہے۔ اب رساؤگا ہی ان کا مقتل ہے گا۔ اوکے۔ کنگ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو مارٹی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اس کے پھرے پر اٹینان کے تاثرات ابراہیم تھے کیونکہ ایک لمحہ سے اس کے سر سے بیٹھل گئی اور یہی بات اس کے اٹینان کے لئے کافی تھی۔

چونکہ اور قدرے حریت بھرے بجھے میں کہا۔
ہاں - ہم نے بلیک وے کے ایک جیرے فرائوج پہنچا ہے لیں
مار کو کس سے ہباں تک ریٹ الرٹ کر دیا گیا ہے۔ عام لاپچیں ویے
یہ نہیں جا سکتیں جبکہ ایلی کاپڑ کو فتحا میں ہی حیا کر دیا جاتا ہے
اس نے میں نے رساؤ گا کی طرف سے ہباں پہنچنے کا سوچا ہے لیکن
عمران ہم پہلی بار آئے ہیں اور ہمارے پاس آگے بڑھنے کی کوئی پ
بھی نہیں ہے۔ تمہارے بارے میں مجھے معلوم ہے کہ تم بھری
ستھنک میں خاصے ملوث ہتے ہو اس نے میں نے تمہیں کال کیا
ہے۔ عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”بلیک وے کا سارا اسلد تو ڈارک فس کا ہے۔“ ہادرڈ نے
کہا۔

”ہاں تمہاریکن ہم نے اس ڈارک فس کے لارڈ کا خاتمہ کر دیا ہے
اب بلیک وے پر کشڑوں نر گیک کا ہے۔“ عمران نے کہا۔
”اوہ اچھا۔ نہیک ہے پھر میں آپ کی مدد کر سکتا ہوں۔“ ویسے یہ
یہاں کہ مار کو کس کی طرح رساؤ گا میں بھی ان کا نیٹ ڈرک
ہو جوہ ہے اور یہ لوگ خاصے تیڑا اور قحال ہیں اس نے آپ کو فوری
رساؤ گا چھوڑ کر جعلے شحال کی طرف ایک چھوٹے جیرے اوزان پہنچا
ہوا۔ اوزان میں ایک کلب ہے جس کا نام ہالی ڈے کلب ہے۔ اس
کے شیخ اور مالک آر تھر کے پاس ہو پرلاج ہے۔ میں اسے قون کر دیتا
ہوں۔ آپ اسے اس کی مرضی کا معاوضہ دے دیں تو وہ ہو پرلاج

کے اس نے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر انکو اتری کے نمبر پر سک کرنے
شروع کر دیتے۔

”انکو اتری پلیز۔“ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک سوائی آواز سنائی
دی۔

”ہباں سے گرست لیٹڈ کے دارالحکومت کا رابطہ نمبر دیں۔“
عمران نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے
کریڈول دبایا اور پھر نمبر پر سک کرنے شروع کر دیتے۔

”ہوںی کلب۔“ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی
دی۔

”ہادرڈ سے بات کرو۔ میں پرنس بول رہا ہوں۔“ عمران نے
کہا۔

”ہوںلڈ کریں۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہے۔“ ہادرڈ بول رہا ہوں۔ چند لمحوں بعد ایک بھادڑی سی
مردانہ آواز سنائی دی۔

”پرنس آپ ڈھپ بول رہا ہوں۔“ عمران نے کہا۔
”اوہ۔ اوہ۔ آپ کہاں سے بات کر رہے ہیں۔ پاکیشیا سے۔“

”دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

”نہیں۔ میں اس وقت بھر کالاں کے جیرے رساؤ گا سے بات
کر رہا ہوں۔“ عمران نے کہا۔

”اوہ۔ ہباں کیا ہوا۔ کوئی خاص مشن ہے کیا۔“ ہادرڈ نے

فون کی حصتی بختے ہی ٹریک نے باختہ بڑھا کر رسیور اٹھا دیا۔
 لس - کنگ بول رہا ہوں ۔ ٹریک نے تیز اور تحملات لے
 میں کہا۔
 راجہ بول رہا ہوں کنگ - رسادوگا سے ۔ دوسری طرف سے
 ایک موڈ باند آواز ساتھی دی۔
 لس - کیا روپرٹ ہے ان پاکیشیائی سمجھنوں کے بارے
 میں ۔ ٹریک نے پونک کر پوچھا۔
 باس - وہ چار سڑ طیارے سے بھاں پہنچے ۔ ہم نے ان کا کھوچ لگا
 دیا۔ وہ بھاں کے ایک مقامی ہوٹل میں ٹھہرے ۔ جب ہم نے اس
 ہوٹل کا سرانگ لگایا تو بھاں ان کے کرے خالی پڑے تھے ۔ ہم نے
 بھاں چیلگ کی تو بھاں موجود فون کی سیکوریتی سے مخلوم ہوا کہ
 اپنے نے وہاں سے گریٹ لینڈ کے وارا حکومت کاں کی ہے اور اس

آپ کے جوابے کر دے گا اور ہوپر لائچ کے بارے میں یقیناً آپ کو
 مخلوم ہو گا کہ اس لائچ میں زیر آب چھانوں سے بچنے کا خود کار سُم
 ہے اور آر تھرپونکہ اس بیلکل وے پر اپنا عیسیدہ وحندہ کرتا ہے اس
 لئے اسے ایسے راستوں کا بھی علم ہو گا کہ ہوپر لائچ آپ کو فراگوں
 پہنچادے گی ۔ ہاوارڈ نے کہا۔

کوری گلڈ بادوڈا ۔ تم نے تو سارا مستردی حل کر دیا ہے ۔ گلڈ شو
 اب ۔ صرف آر تھرپونکہ جیسی بھاری معاوضہ ملے گا ۔ عمران
 نے کہا۔

ٹلکری پرس ۔ آپ وہاں پہنچ کر اس سے رابطہ کریں ۔ آپ کا کام
 ہو جائے گا ۔ ہاوارڈ نے کہا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

آؤ چلیں ۔ اب وہاں وقت شائع کرنے کا کوئی فائدہ نہیں
 ہے ۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھی بھی سہلاتے ہوئے انہیں
 کھڑے ہوئے۔

- اس کلگ - لیکن ان کے بارے میں مزید کوئی تفصیل - وہ پر نے پوچھا۔

- اسیں - مزید کوئی تفصیل معلوم نہیں ہے البتہ اس گروپ نے بلیک وے پر سفر کر کے فراہم پہنچا ہے اس لئے اسے روکا جا رہا ہے۔

- اور اچھا - میں بھجو گیا کلگ - اب میں انہیں شکس کروں ۷۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

- کیا مطلب - کیا بھجو گے ہو۔ ٹریگ نے حیران ہو کر پوچھا۔

- کلگ - آپ کی سرضی اور اجازت کے بغیر کوئی بلیک وے پر سفر نہیں کر سکتا البتہ جیساں اووزان میں ایک ایسا گروپ ہے جس کا اخراج آرٹھ ہے ہالی ڈے کلب کامالک آرٹھ - اس کے پاس وہ پر لائی ہے اور وہ اس پر لائی کی مدد سے بلیک وے میں چھوٹے ہونے کام کرتا رہتا ہے۔ یہ لوگ یقیناً اس پر لائی کے حصوں کے لئے اووزان اے، ہیں گے۔ وہ پرے جواب دیتے ہوئے کہا۔

- نجیک ہے - تم تمام معاملات کو چھیک کر کے مجھے فوری پورٹ دو۔ کلگ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دیبا ہا اور پھر قون سیٹ کے لیے موجود چھوٹا سا ٹین پر لیں کر دیا۔

- دوسری طرف سے تیز سینی بھنے کی آواز سنائی دی اور پھر آواز آئتی ختم ہو گئی۔

کے بعد وہ کمرے چھوڑ کر چلے گئے ہیں - ہم نے مزید انکوائری کی تو معلوم ہوا ہے کہ یہ گروپ اس ہوٹل سے سیدھا پتدرگاہ ہچا اور پھر ایک بڑی لائی ہائزر کے وہ اووزان چلے گئے ہیں - اب تک وہ وہاں پہنچ بھی چکے ہوں گے۔ راجہ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

- نجیک ہے - میں وہاں ان کے بارے میں ہدایات دے دیتا ہوں لیکن، ہو سکتا ہے کہ وہ صرف ڈاچ دینے کے لئے وہاں گئے ہوں اس لئے تم نے بہر حال ہمہاں ہر طرح سے ہوشیار اور الرٹ رہتا ہے۔

- ٹریگ نے کہا۔ میں کلگ - دوسری طرف سے کہا گیا تو ٹریگ نے کریڈل دیبا ہا اور پھر تیزی سے نسیریں کرنے شروع کر دیے۔

- وہ پر بول رہا ہوں۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مرداد آواز سنائی دی۔

- کلگ ٹریگ بول رہا ہوں۔ ٹریگ نے کہا۔

- اور - میں کلگ - حکم - دوسری طرف سے چونک گر پھٹے سے ایسا ہو موہبہ لجھے میں کہا گیا۔

- رساؤ ڈگ سے ایک گروپ ہو ایک ہورٹ اور چار مزدودیں پر مشتمل ہے ایک مخصوصی لائی کے ذریعے اووزان ہچا ہے۔ یہ گروپ مقامی نمیک اپ میں ہو سکتا ہے لیکن دراصل وہ پاکیشانی لجھت ہیں - تم نے انہیں شکس کرنا ہے اور فوری طور پر ہلاک بھی کرنا ہے۔

ٹریگ نے کہا۔

"یہ گروپ تو بھیجا ہی نہیں چھوڑ رہا اور لگتا ہے کہ جب تک ہلاک نہیں ہو گا تب تک بھیجا چھوڑے گا بھی نہیں۔" ٹریک نے پڑھاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میخ کے کونے پر موجود شراب کی بوتل المخاکر اسے کھووا اور من سے لگا کر غضا غافت پینا شروع کر دیا۔

"مسٹر بول رہا ہوں۔" ایک موعدہ بات اواز ستائی دی۔
"کنگ بول رہا ہوں ماسٹر۔" کنگ نے تھکنا کلے میں کھا۔
"یہ کنگ۔ حکم" دوسری طرف سے کہا گیا۔
"اوڑان جیہے سے پر کوئی ہالی ڈے کلب ہے جس کا مالک اور شیر آر تھر ہے۔ اس کا کوئی گروپ ہے اور یہ گروپ ہو پر لائچ کے دریے پلیک وے پر کام کرتا ہے۔ کیا یہ درست ہے۔ تم نے تو آج ٹک چھے اس بارے میں کوئی رپورٹ نہیں دی۔" کنگ نے تیز بجے میں کہا۔

"تھیں کنگ۔ آپ کو ملتے والی احتجاج غلط ہے۔ ہو پر لائچ آج ٹک پلیک وے پر کبھی نہیں آئی۔" ایسے ہو اوڑان جیہے سے کرافٹ جیہے کے درمیان اکثر دلکشی کرنے پے اور کرافٹ جیہے ہماری رائچ سے یا ہر ہے اور ہمارا وہاں کوئی سیٹ اپ نہیں ہے۔" ماسٹر نے جواب دیا۔

"تو اب سن لو۔ پاکیشیانی بحث اب اس ہو پر لائچ کے دریے فراگو ہمچا چلتے ہیں۔" اس نے اب یہ ہماری نیوی ہے کہ پلیک وے پر ٹسے ہی ہو پر لائچ نظر آئے تم نے اسے الاونا ہے اور اس میں موجود افراد کی لاشیں یا ان کے نکوئے میخ میں پیش کرنے ہیں۔ ٹریک نے کہا۔

"حکم کی تعییل ہو گی کنگ۔" دوسری طرف سے کہا گیا تو ٹریک نے ہن آف کر کے رسیور رکھ دیا۔

حالات میں باقاعدہ کپیشن اسے چلاتا تھا۔ ہالی ڈے کلب کے مالک آر تھر کو عمران نے گارنٹنڈ جیک دے کر یہ لائچ حاصل کی تھی البتہ اس نے کپیشن کو ساتھ لے جانے سے انکار کر دیا تھا اور آر تھر سے اسے بلیک وے اور اس کے ارد گرد کے علاقے کا ایک نقشہ مل گیا تھا جو اہمیتی تھا اور چونکہ آر تھر کا بڑا بھی اس سارے علاقے سے متعلق تھا اس نے آر تھر کو بھی اس سارے علاقے کے پارے میں خاصی تفصیلی معلومات حاصل تھیں اور گرت یمنڈ کے دار الحکومت کے ہاؤرڈ کی کال کے بعد آر تھر اس سے کھل کر تعادن کر رہا تھا۔ عمران نے جب اسے بتایا کہ اہسوس نے فراگو جیرے پر جاتا ہے تو آر تھر نے سب سے پہلے اس لائچ کے کپیشن کو نظر بند کرنے کا حکم دے دیا۔ عمران کے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ لائچ کا پانک اوڑاں میں ٹریگ کے مناندے کا حصیقی بھائی ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے بھائی کی مدد کے لئے سنبھری کر دے۔ اس کے علاوہ عمران نے آر تھر سے مل کر فراگو پہنچنے کا ایک علیحدہ راست تلاش کر لیا تھا جس پر ٹریگ کے آدمیوں کا کوئی کنٹرول نہ تھا۔ گویہ راست کافی طور پر جھائیں عمران کو اس کی پرواہ نہ تھی۔ البتہ آر تھر نے اس کے سے مخصوص اسلج کا بھی بندوبست کر دیا تھا جس کے ساتھ پینے کے پانی کے بڑے کمین بھی خاصی تعداد میں تھے تاکہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو سفر کے دوران کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ اٹھائی پڑے۔ اسیں اوڑاں سے روانہ ہوئے چار گھنٹے گزر گئے تھے اور اب وہ ایک

کھلی اور نئی انداز کی نئی لائچ خاصی تیز رفتاری سے سندھ کی سطح پر چلتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ یہ چونکہ ایک مخصوص شاکن کی لائچ تھی اس لئے اسے ہو پر لائچ کہا جاتا تھا۔ اس کے متعدد انداز کی وجہ سے اس کی رفتار عام لاٹکوں سے کافی زیادہ تھی اور پھر جس قدر تیزی سے یہ مز سکتی تھی اس قدر تیزی سے عام لاٹک = مز سلکت تھی اس لائچ میں ایک مخصوص کمبوڈرائڈ سسٹم نصب تھا جو لائچ کے انحن کو آٹو میٹک انداز میں کنٹرول کرتا تھا۔ یہ سسٹم نہ آپ چھانوں کی نشاندہی ہیٹھ سے کر دیتا تھا اور پھر لائچ کو ان چھانوں سے بچانے کے لئے اس کا رائج خود بخود ہوا درستہ تھا لیکن چونکہ زیر آب چھانوں کا سلسہ صرف ایک مخصوص ایسیتے میں تھا اس لئے اس ایسیتے کو بلیک وے کہا جاتا تھا۔ اس مخصوص ایسیا میں داخل ہونے کے بعد اس لائچ کا کنٹرول اس کے سسٹم سے جوڑ دیا جاتا تھا جیکے عام

ساتھی بے اختیار ہونک پڑے۔

جس کس نے بتایا ہے عمران نے ہوٹ پھاتے ہوئے کہا۔

”مجھے یہ بات ٹریگ کے میں آدمی ماسٹنے بتائی ہے۔“ رونالڈ نے جواب دیا۔

”کیا تم نے اس سے رابطہ کیا تھا۔“ عمران نے پوچھا۔
”ہاں۔ ہمارے درمیان رابطہ رہتا ہے۔ اس نے مجھے کال کر کے بتایا کہ پاکیشیانی امپٹ ہو پر لائچ کے ذریعے فراگو ہمچنا چلہتے ہیں جیکے لئے ٹریگ اسیں ہلاک کرنا چاہتے ہیں اس لئے اگر ہو پر لائچ مار کو کے نواح میں نظر آئے تو اسے تباہ کر دیا جائے۔“ رونالڈ نے جواب دیا۔

”پھر تم نے اسے ساری تفصیل بتادی ہو گی۔“ عمران نے کہا۔

”میں۔ میں نے صرف حامی مجرمی اس لئے کہ آر تھر میرا ہجن ہے اور ٹریگ سے میں نے ذاتی طور پر استقام لیتا ہے۔ اس نے میری ایک گورت کو زبردستی انہوں نے تھا۔ میں اکیلا تو اس کا کچھ نہ بگاؤ سکتا تھا میں اب اگر قدرت نے مجھے موقع دیا ہے تو میں اس موقع سے خاندہ الحادوں گا۔“ رونالڈ نے کہا۔

”لیکن اب تم تم پر اعتماد کیے کریں گے۔“ عمران نے کہا۔
”اگر میں نے آپ سے دھوکہ کرنا ہوتا تو میں یہ سب کچھ آپ کو

جیکے مار کو ہمچنے والے تھے۔ جیکے مار کو ایک چھوٹا سا جیکرہ تھا جہاں انسوں نے ایک آدمی رونالڈ سے ملنا تھا۔ رونالڈ سے آر تھر نے فون پر تفصیلی بات کر لی تھی۔ رونالڈ اس سارے علاقوں کا کیدا تھا اور رونالڈ نے ان کے ساتھ آگے فراگو کے لئے سفر کرنا تھا کیونکہ راستے میں آتے والے تمام جیکروں پر سکھروں کا ہولڈ تھا اور وہ لوگ بغیر کسی خاص ٹپ کے کسی بھی لائچ کو نہ صرف آگے نہ جانے دیتے تھے بلکہ اکثر وہ لائچ کو تباہ کر کے سامان وغیرہ لوٹ یا کرتے تھے جیکے رونالڈ کو سب اچھی طرح جلتے تھے اس نے آر تھر کے بقول رونالڈ کے بغیر وہ کسی طرح بھی اس علاقوں میں الہیناں سے سفر نہ کر سکتے تھے اور پھر تھوڑی دریخداں کی لائچ جیکرے پر ہے ہوئے گھاث پر بیٹھ گئی۔ رونالڈ اپنی مخصوص شخصیت کی وجہ سے فوراً ہی ہبھان بیا گیا اس نے سیاہ رنگ کا چست بہاں ہوتا ہوا تھا اور سیاہ رنگ کی جیکٹ پر اس نے سفید رنگ سے شارک پھلی کی تصویر لگائی ہوئی تھی جو دور سے ہی نظر آرہی تھی۔ تھوڑی دریخداں لائچ پر بیٹھ گیا۔ عمران نے اس سے اپنا اور اپنے ساتھیوں کا تعارف کرایا۔

”آپ فراگو جانا چاہتے ہیں۔“ رونالڈ نے کری پر ہمچنے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ آر تھر نے تم سے بات تو کی تھی۔“ عمران نے کہا۔
”بیات تو کی تھی لیکن اس وقت تک مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ آپ کا تھق پاکیشیا سے ہے۔“ رونالڈ نے کہا تو عمران اور اس کے

لے جیپ سے ایک چھوٹا سالنیکن مخصوص ساٹت کا ٹرانسیسٹر لالا اور
اس پر فریکھ نسی ایڈجسٹ کر کے اس نے اس کا بین آن کر دیا۔
”ایلو۔ ایلو۔ رونالڈ کانٹگ فرام مار کو۔ اور۔ رونالڈ نے
باد بار کال دیتے ہوئے کہا۔
”میں۔ ماسٹر ایڈنٹگ یو۔ اور۔ چند لمحوں بعد ایک بھاری
لی آواز سنائی دی۔
”ماسٹر۔ میں نے تمام چیزیں کر لی ہے۔ ہو پر لائچ مار کو کے
اوگر دھونو دھیں ہیں۔ اور۔ رونالڈ نے کہا۔
”یکن اوزان سے تو ہی اخلاق ملی ہے کہ وہ لوگ ہو پر لائچ پر
وار ہو کر مار کو کی طرف یاتے دیکھے گے ہیں۔ اور۔ ماسٹر نے
کہا۔
”ہو سکتا ہے کہ وہ راستے میں ہی کرناگ کی طرف ٹڑکے ہوں۔
”ہاں۔ ہر حال ہیں آئے۔ اور۔ رونالڈ نے کہا۔
”اوے۔ نحیک ہے۔ اب جب تک وہ نظر لئیں کیا کیا جا سکتا
ہے۔ اور۔ ماسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
”میں نے کراس فائز رائلیس لے کر گوگر ہمچافی ہیں۔ اگر تم
اجازت دے دو تو مجھے بے حد فائدہ ہو گا۔ اور۔ رونالڈ نے
ٹے مت بھرے لہجے میں کہا۔
”کتنی رائلیس ہیں۔ اور۔ ماسٹر نے پوچھا۔
”چالسیں ہزار۔ اور۔ رونالڈ نے جواب دیا۔

ساتاہی کیوں۔ بلکہ اگر میں چاہتا تو بڑی آسانی سے آپ کی لائچ کو
تباه کر کے ماسٹر سے بھاری انعام و صول کرتا اور یہ بھی ساودوں کے
آپ چاہے، ہو پر لائچ میں تردودے پر کیوں نہ سفر کریں۔ آپ ٹریگ
کے آدمیوں سے کسی سورت نہیں بخیکیں گے۔ یہ لوگ ہر طرف
پوری طرح الرٹ ہیں۔ مار کو جوہرے کے بعد جیسے ہی آپ تردودے
پر پڑھیں گے آپ ان کی زد میں آجائیں گے اور پھر کسی بھی ٹاپو سے
ہونے والے خوفناک میزانیں حملے کا آپ کے پاس کوئی تود نہیں ہو
گا۔ رونالڈ نے کہا۔

”اور تم اگر ساخت ہو گے تو کیا کرو گے۔“ عمران نے کہا۔
”میں آپ کے سامنے ٹرانسیسٹر ماسٹر سے بات کر کے اس سے
زبردستے پر سفر کرنے کی اجازت طلب کر دوں گا اور پھر اس کی
اجازت کے بعد ہمیں فراگو کے قریب ہمچنے ٹک کوئی نہ روکے گا
کیونکہ ماسٹری بھاں کا عملی اچارج ہے۔ رونالڈ نے کہا۔
”اور تمہاری شرط کیا ہو گی۔“ عمران نے کہا۔

”بھی کہ ٹریگ کو بے بس کر کے آپ اسے میرے ہوا لے کر
دیں گے۔ میں اس سے اپنا ذاتی استقامت لوں گا تو میری ہلاقہ نہیں
مطمئن اندھائیں گزد جائے گی کیونکہ میرے اندر قبائلی ہون دوالہ
ہے اور استقامت لے بغیر ہم لوگوں کو کبھی پہنچن آہی نہیں سکتا۔
رونالڈ نے جواب دیا۔

”اوے۔ نحیک ہے۔ گرو بات۔“ عمران نے کہا تو رونالڈ

کے بعد جسیے ہی ہم آگے بڑھیں گے ہمیں فوراً چھیک کر دیا جائے گا اور پھر ہم پر میرا نلنوں کی بارش کر دی جائے گی۔ یہ ٹھیک ہے کہ ہو پر لائچ زیر آب پھنانوں سے بچ جائے گی لیکن اوپر سے پرستے والے میرا نلنوں سے نہیں بچ سکے گی اس نے میرا خیال ہے کہ ہم یہ لائچ کو گار چھوڑ کر عوام خوری کے بیاسوں میں کاپر فیز کے ذریعے زیر آب سفر کرتے ہوئے فراگو ہمچیں اور پھر وہاں جو کارروائی، روونہ کی جائے یعنی سن لیں کہ میں اس کارروائی میں بذات خود حصہ نہ لے سکوں گا۔ میں آپ کو فراگو بیکھا کر واپس گو گار ہمچیں جاؤں گا۔ بتتے جب آپ کارروائی مکمل کر لیں گے تو پھر میں گو گار سے اکر اپنا انتظام لوں گا۔ روتالڈ نے کہا۔

ٹھیک ہے۔ ہماری یہ تجویز حالات کے مطابق درست ہے۔“
غمran نے کہا تو روتالڈ کا پھرہ، مکمل اتحاد۔

مجھے کیا ملتا ہے۔ اور ما سڑ نے کہا۔
”میں فیصلہ مجھے مل رہا ہے۔ اس میں سے دس فیصلہ چھار اڑو گا اور روتالڈ نے جواب دیا۔
اوکے۔ ٹھیک ہے۔ اجازت ہے۔ تم ایسا کرو کہ لائچ پر رینے کر اس کا جھنڈا لگا لو۔ میں تمام سپائلیس پر احکامات دے دوں گا۔
تمہیں چھیک نہیں کیا جائے گا۔ اور تمہیں کہا۔
”ٹھیک یہو ما سڑ۔ اور روتالڈ نے کہا۔
”اوکے۔ اور ایڈنڈا۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو روتالڈ نے ٹرانسیور اف کر دیا۔
”یہ گو گار کہاں ہے۔“ غمراں نے پوچھا۔
”یہ فراگو جہرے کے مغرب میں تھے باہپاں نات کے قاطلے ہے۔ گو گار اور فراگو کے درمیان بھی ار رقب پھانسیں ہیں اس نے کوئی لائچ گو گار سے آگے چاہی نہیں سکتی۔“ روتالڈ نے کہا۔
”وہاں کس کا کنزہول ہے۔“ غمراں نے پوچھا۔
”آر تھر کے گروپ کا۔“ روتالڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
”ہمارا اب کیا پروگرام ہے۔“ ذرا وسماحت سے بات کرو۔“
غمran نے کہا۔

”آپ کا نام ما نیکل ہے نا۔ تو مسٹر ما نیکل۔“ تریک کا بلکیک وے پر سیٹ اپ اہتا نی وسیع ہے اس نے گو گار بیک تو ہم رینے کر اس جھنڈے کی وجہ سے بغیر کسی چیلنگ کے لائچ جائیں گے لیکن گو گار

بات یاد کیا ہے۔ تجوید مت باندھو۔ ٹریگ نے غصیلے لمحے میں کہا۔

اہمی ایجھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ پورا نجگوکار جس سے پر موجود ہے۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو ٹریگ نے اختیار اچھل پڑا۔

کیا کہہ رہے ہو۔ گوگار جس سے پر۔ لیکن وہ بھائیں تک آپنی کہے۔ ٹریگ نے حلق کے بل چھینتے ہوئے کہا۔

علوم نہیں کنگ۔ حالانکہ ہر طرف مکمل چینگ جاری ہے لیکن یہ لائق خالی ہے البتہ اس میں احتیاتی جدید ترین اسلو ب موجود ہے۔ ماسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

وہ پاکیشیانی ایجنت کیاں ہیں۔ اب لائق خود بخود تو بھائیں نہیں ہیچ سکتی۔ ٹریگ نے تیر لمحے میں کہا۔

گوگار میں ان کی تلاش جاری ہے۔ جلد ہی ان کا کھونج لگایا جائے گا۔ ماسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

ویکھو ماسٹر۔ یہ سب جہاری کوتاہی ہے ورنہ یہ پاکیشیانی ایجنت اتنی آسانی سے گوگار نہیں ہیچ سکتے۔ اب بھی وقت ہے انہیں تلاش کر کے ہلاک کر دو۔ ورنہ اس کا خیال ہے تھیں بھگتا پڑے گا۔ ٹریگ نے احتیاتی غصیلے لمحے میں چھینتے ہوئے کہا۔

یہی کنگ۔ حکم کی تعییں ہو گی۔ دوسری طرف سے ہے ہے ہے لمحے میں کہا گیا تو ٹریگ نے غصیلے سے رسید کر یہاں پر جمع دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھا اور تیر تیر قدم اٹھاتا ہیر وقی دروازے کی صفائی چاہتا ہوں۔

ٹریگ اپنے بیٹھ روم میں دو عورتوں کے ساتھ یہ شراب نوشی میں مشغول تھا کہ پاس پڑے ہوئے اتر کام کی گھنٹی بج ائمی تھی ٹریگ نے اختیار چونک پڑا۔ اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا شراب کا جام ساتھ موجود عورت کے ہاتھ میں دیا اور پھر رسید اٹھا لیا۔

کیا بات ہے۔ کیوں ڈسٹرپ کیا ہے مجھے۔ ٹریگ نے حلق کے بل چھینتے ہوئے کہا۔

ماسٹر آپ سے فوری بات کرنا چاہتا ہے کنگ۔ دوسری طرف سے موبد باش لمحے میں کہا گیا۔

ماسٹر۔ اسے کیا ہوا ہے۔ کرو بات۔ ٹریگ نے اس پار ہرے نرم لمحے میں کہا۔

کنگ۔ میں ماسٹر بول رہا ہوں۔ آپ کو ڈسٹرپ کرنے کی صحافی چاہتا ہوں۔ ماسٹر کی محض راست بھری آواز سلطانی دی۔

سیری تحویل میں ہے اور پاکیشیانی ایجنت یہ دعات واپس حاصل کرنے کے لئے ہمارا پہنچا چاہتے ہیں۔ میں نے ہر طرف تاکہ یہ بندی کروار کھلی تھی پھر مجھے اطلاع ملی کہ پاکیشیانی ہمبوں نے آرٹر سے ہوپر لائچ بھاری قیمت دے کر عزیزی ملی ہے تاکہ وہ زیر آب چھاتوں سے بچ کر فراگو ہجت سکیں لیکن تمہیں معلوم ہے کہ ایسا حکم نہیں ہے لیکن ابھی ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ ہوپر لائچ گوگار میں موجود ہے اور اس میں کوئی آدمی موجود نہیں ہے البتہ اہمیت جدید ترین اسٹریٹ اس میں موجود ہے۔ اور ”ٹریک تے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”پھر تم کیا جانتے ہو۔ اور“ ہمنی نے کہا۔

”میں ان پاکیشیانی ہمبوں کا خاتمہ چاہتا ہوں اور کیا چاہتا ہوں اور“ ٹریک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے ہو جائے گا۔ اور“ ہمنی نے جواب دیا۔

”تم اس ہوپر لائچ کو قوری طور پر تباہ کر دو اور پھر ان پاکیشیانی ہمبوں کو گوگار میں تلاش کر کے ہلاک کر دو تاکہ وہ فراگو کارخہ ہی دگر سکیں۔ اور“ ٹریک نے کہا۔

”تم فکر مت کرو۔ ہوپر لائچ کو میں اپنے قبستے میں کر لیتا ہوں۔“ یہ اہمیت قسمی لائچ ہے۔ باقی رہے پاکیشیانی ایجنت۔ تو گوگار میں وہ سیری نظرہوں سے نہیں بچ سکتے اس نے تم بے فکر رہو۔ اور“ ہمنی نے کہا۔

طرف پر صاف چلا گیا۔ اس نے دیاں موجود ہمبوں کی طرف مزکر بھی دیکھا تھا۔ جیسے اس کے لئے ان کا سماں وجود عدم موجود برابر تھیت رکھتا ہوا۔ تھوڑی درجہ بندی اپنے آفس میں داخل ہو رہا تھا۔ کری پر پیٹھ کر اس نے سیر کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک ٹریسیز نکال کر اس نے سیر پر رکھا اور پھر اس پر ایک قریبی قسمی ایجنت کر کے اس نے اس کا شن پر لیں کر دیا۔

”ہمچو۔ ہمچو۔ ٹنگ ٹریک کا نگ۔ اور“ ۴۰ تیز لمحے میں بار بار کال دے رہا تھا۔

”میں۔ ہمنی اسٹریک یو۔ اور“ یہ تینوں بعد ایک مردانہ آواز ستائی دی۔

”ہمنی۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ تمہارے جنے میں گوگار میں ہوپر لائچ پہنچی ہے۔ اور“ ٹریک نے کہا۔

”ہاں۔ مجھے اطلاع ملی ہے۔ ہوپر لائچ آرٹر کی ہے۔ اس کا نال سماں لایا گیا ہو گا۔ اور“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”یہ تو مجھے بھی معلوم ہے کہ ہوپر لائچ آرٹر کی ہے لیکن اس لائن میں میں دشمن پاکیشیانی ایجنت گوگار بنتے ہیں۔ اور“ ٹریک نے کہا۔

”پاکیشیانی ایجنت تمہارے دشمن۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا تھیں تمہاری بات۔ اور“ ہمنی نے حریت بھرے مجھے میں کہا۔

”لارڈ نے پاکیشیا سے ایک قسمی دعات الائی ہے جو اس وقت

رونالڈ کی رہنمائی میں عمران اور اس کے ساتھی کا پڑھنے کی مدد
سے سندھ کی گہرائی میں تیرتے ہوئے فراگو کی طرف بڑھے ٹلے جا
رہے تھے۔ کاپڑھنے مخصوص ساخت کا پشکھا تھا جو بیڑی سے چلتا تھا
اس میں سے تیز ہوا عینی طرف کو جاتی تھی جس کی وجہ سے اسے
پکڑے ہوئے آدمی کا جسم ایک جھٹکے سے آگے کی طرف بڑھتا تھا۔
اس طرح عام انداز میں تیرتے کی وجہ سے اس طرح تیزی سے آگے
بڑھاں ساتھا کہ جیسے کسی شخص کی مدد سے اسے پاتا ہو کھیچا جا رہا
ہو۔ جیسی وجہ تھی کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی رفتار خاصی تیز
تھی اور وہ تیر آب چھانوں سے پہنچتے ہوئے آگے بڑھے ٹلے جا رہے تھے
ہر لامپ ایہوں نے گوگار کے ساحل پر چھوڑ دی تھی اور میراںکوں پر
سمی جو اسلخ دہ ساتھ لے آتے تھے وہ بھی انہیں لامپ میں ہی چھوڑنا پڑا
تھا۔ ان کے ساتھ اب صرف مخصوص ساخت کا اسلخ دائر پروف

اوکے۔ گذیانی۔ اور ایسہ آں۔ ”ٹریک نے کہا اور اس کے
ساتھ ہی ٹرانسیور کر کے اس نے اسے واپس میر کی درواز میں رکھا
اور پھر دروازہ پنڈ کر کے وہ اٹھا اور واپس اپنے بیٹھ روم کی طرف بڑھ
گیا اب اس کے پھرے پر اٹھیان کے تاثرات تھے۔ گواہی رات تو
ایک طرف شام بھی نہ ہوئی تھی لیکن ٹریک کی عادت تھی کہ وہ یا تو
آفس میں بیٹھا رہتا تھا یا پھر اپنے بیٹھ روم میں جا کر آرام کرتا تھا اس
لئے آفس سے انتہا کر وہ ایک بار پھر بیٹھ روم کی طرف بڑھ گیا تھا۔

اور ہٹ کر جی ہوتی ہے۔ اس میں فراؤ کی حفاظت کرنے والے سلسلے افراد رہتے ہیں۔ بلیک وے کی طرف لاپتوں کا گھاٹ ہے۔ چھوٹی عمارت کی چھت پر ایمنی ایئر کرافٹ گنس نصب ہیں اور وہ آٹو بیک ہیں۔ روٹالڈ کی آواز سناتی دی۔

وہاں انداز آکتے سلسلے افراد ہوں گے۔ عمران نے پوچھا۔
ہمیں کے لگ بھگ ہیں کیونکہ وہاں شریک کی اجازت کے بغیر کوئی داخل نہیں ہو سکتا اس نے وہاں زیادہ افراد کی ضرورت نہیں۔ ان سلسلے افراد کا انتشارج ماسٹر ہے۔ اس چھوٹی عمارت کے اندر بڑی بھی مشینیں نصب ہیں جن کی مدد سے ماسٹر یا بیٹھے پورے بلیک وے پر کنٹرول رکھاتے ہیں۔ روٹالڈ کی آواز سناتی دی۔

کیا وہ ہمیں بھی چیک کر سکتا ہے۔ عمران نے پوچھا۔
اوہ نہیں۔ مشینیں صرف سندھر کی ٹھیک پر پٹنے والی لاپتوں یا جہازوں اور فسائیں الائے والے ہیلی کاپڑوں کو چیک کر سکتی ہیں۔ روٹالڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران خاموش ہو گیا اور پھر تقریباً چار گھنٹوں کے تکڑا دیے والے مسلسل سفر کے بعد وہ فراؤ کو جرمے پر بھائی گئے۔

اب مجھے اجازت دو۔ میں نے واہس جانا ہے۔ روٹالڈ نے کہا۔

کچھ دریہ کسی گریک میں آرام کرو۔ میں نے تم سے پہنچد باتیں کر لی ہیں۔ پھر واہس پلے جانا۔ عمران نے کہا اور پھر وہ سب

تحصیلوں میں بہد موجود تھا جبکہ ان کے ہاتھوں میں پانی میں استعمال ہونے والی مخصوص گنسیں تھیں جو انہوں نے گودار سے یہی خریدی تھیں کیونکہ روٹالڈ کے بقول کبھی کبھی شارک ہمپلیوں کے گرد وہ اس طرف آنکتے تھے اس نے گنوں کی ضرورت پڑ سکتی تھی۔ گو انہیں ابھی تک تو کوئی شارک ہمپلی نظر نہ آئی تھی لیکن عمران بھی جانتا تھا کہ انسانی بو سونگھے کر دو کسی بھی وقت بخودار ہو سکتی تھیں۔ سندھر کے اندر ہر طرف پستاں ایکھری ہوئی تھیں۔ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے کسی پہاڑی علاقے میں اچانک سیلاہ آگیا ہو اور پانی اس پہاڑی علاقے کے اوپر سے گذر دیا ہو لیکن طاقتور ناڑیوں کی سی رُدشی میں وہ اطمینان سے بیچتے پھاتے آگے بڑھے پلے جا رہے تھے۔
ہمیں اوپر سے تو جیکیں نہیں کر لیا جائے گا روٹالڈ۔ عمران نے سر پر موجود کٹشوب کے ٹھانے سے بات کرتے ہوئے کہا۔

نہیں۔ ان کے تصور میں بھی دیکھا کہ تمہارا تھی کہ بھی فراؤ کو بیٹھنے لگتے ہیں۔ روٹالڈ کا ہواب سناتی دیا۔

تم کبھی فراؤ لو گئے۔ عمران نے پوچھا۔
سینکڑوں یار گیا ہوا ہوں۔ کیوں۔ روٹالڈ نے کہا۔
وہاں کی تفصیل بتاؤ کیونکہ تم نے تو واہس پلے جانا ہے۔ عمران نے کہا۔

وہاں جرمے کے درمیان دو ہماڑتیں ہیں۔ ایک بڑی عمارت ہے جس میں شریک کی دہاٹ اور آفس ہے دوسری چھوٹی عمارت ہے

ٹکلیں نے کہا۔
ہاں۔ مجھے معلوم تھا یعنی اس کی رہنمائی کے بغیر ہم بیان تک
نہ پہنچ سکتے تھے اس نے مجبوری تھی۔ عمران نے جواب دیتے
ہوئے کہا۔

”اب بیان کس طرح آپریشن کرتا ہے۔“ جو یاد نے کہا۔
”بھرے کے اس طرف کوئی پہرہ نہیں ہوگا۔ ان کی تمام تر توجہ
ٹیک دے کی طرف ہوگی۔ اس نے اپرچڑھ کر ہم دو گروپوں میں
 تقسیم ہو جائیں گے۔ میں اور جو یا بڑی عمارت میں جا کر اس ٹریک
کو سنبھالیں گے جیکہ سور صدر اور کیپشن ٹکلیں اس چھوٹی عمارت
میں داخل ہو کر وہاں موجود افراد اور ماسٹر کا خاتمہ کریں گے۔“ عمران
نے کہا۔

”یہ ٹھیک رہے گا۔ ہم پورے بھرے کو آسانی سے سنبھال لیں
گے۔“ سور نے سرت بھرے بجھے میں کہا اور اس کے اس اخبار
سرت پر عمران سیت سب ساتھی بے اختیار سکرا دیئے کیونکہ وہ
اس کی وجہ کچھتے تھے کہ سور کو ایکشن میں آنے کافری ہینڈمل رہا تھا
پچھے در آرام کر لیئے کے بعد انہوں نے تحملیوں میں سے اسلہ ٹھال کر
اپنی جسمیں میں ڈالا۔ عمران نے صرف مشین گنسیں اور مشین پیٹل
لئے تھے جیکہ طاقتور بم سور اور اس کے ساتھیوں کے پاس تھے۔

”مران صاحب۔ ہماری واپسی کیسے ہوگی۔“ اچانک صدر
نے کہا۔

بھرے کے ایک ہٹے کریک میں داخل ہو گئے۔ غوطہ خوری کے
باہم اتار کر ایک طرف رکھ دیئے گئے۔

”اس ٹریک کا حصہ یہ یاؤ دیوار ہوتا ہے۔“ عمران نے رو تالا سے کہا۔

”تم نے گینڈا تو دیکھا ہوا ہو گا۔“ رو تالا نے کہا۔

”ہاں۔ کیوں۔“ عمران نے چونک کر پوچھا۔

”بس اگر انسان گینڈا بن جائے تو وہ ٹریک ہو گا۔ اہمیتی طاقتور
یکن مکمل یا تو۔“ رو تالا نے جواب دیا۔

”اب تم واپس کیوں جا رہے ہو۔ ہماری واپسی اکتنے
بھی ہو سکتی ہے۔“ عمران نے کہا۔

”اوہ نہیں۔ میں اس آپریشن میں حصہ نہیں لے سکتا۔ میری
مجبوری ہے اور میں نے ہٹلے ہی تم سے کہا تھا کہ میں جسیں بیان ہبھا
کر واپس چلا جاؤں گا۔“ رو تالا نے یقین کر کر ہوتے ہوئے
ہوئے کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ تم ڈبل گیم کھیلانا پڑتے ہو۔ آتھر سے بھی
سرخہ رہنا چاہتے ہو اور ماسٹر سے بھی۔“ عمران کا الجھ بیکٹ یدل
گیا اور پھر اس سے ہٹلے کہ رو تالا کوئی جواب دیتا۔ عمران کا ہاتھ جیب
سے باہر آیا اور دوسرے لمحے سترست کی آوازوں کے ساتھ ہی
کریک رو تالا کے طبق سے نکلنے والی جمع سے گونج اٹھا۔ وہ تیجے گرا اور
چند لمحے چپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔

”یہ واقعی ڈبل گیم کھیلنا چاہتا تھا مران صاحب۔“ کیپشن

بُولیا جب اس بڑی عمارت کے قریب پہنچے تو انہیں ملکوم ہوا کہ دوتوں سلسلے افراد یا قائدہ عمارت کے گرد گھوم کر پھرہ دے رہے ہیں لیکن ان کا انداز ایسا تھا ہیسے وہ جملہ قدیمی کر رہے ہوں۔

ہمیں بغیر قاتلانگ کے ان کا طائفہ کرنا ہے۔ عمران نے کہا اور جو لیے اشیات میں سر بلادیا اور پھر وہ دوتوں تھائیوں کی اوٹ لیتے ہوئے ان کے قریب پہنچ گئے۔ اس وقت وہ دوتوں سلسلے افراد ایک جگہ رک کر آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ عمران نے جو لیا کو ویس رکنے کا اشارہ کیا اور خود آگے بڑھ کر اس نے یہ لفظ ان دوتوں پر کسی بھجو کے چیتے کے سے انداز میں چھلانگ لگا دی اور وہ دوتوں پہنچنے ہوئے تھے اگرے یہی تھے کہ عمران یہ لفظ اچھلا اور اس کے دوتوں سے پوری قوت سے ملکھا، ملکھا وہ دوتوں کے سیتوں پر پڑے تو وہ بھی آوازوں کے ساتھ ہی وہ دوتوں ایک بار پھر تھے اگرے اور بہری طرح چھپتے گے۔ ان کے ناک اور متہ سے خون فوارے کی طرح نکل رپا تھا اور پھر چند لمحوں بعد وہ ساکت ہو گئے۔ عمران نے ان کے دلوں پر چھوس انداز میں ضربیں لگائیں تھیں جس کا نتیجہ ان کی خوری صورت کی صورت میں تھا۔

اوہ۔ عمران نے مزکر جو لیا سے کہا اور جو لیا تھا کی اوٹ سے باہر آگئی۔ تھوڑی ویر بھو وہ دوتوں عمارت کے دروازے سے اندر واصل ہو رہے تھے ساتھر کوئی حفاظت نہ تھا۔ وہ دوتوں آگے بڑھ رہے تھے کہ اپنانگ دور سے ان کے کانوں میں کسی کے چھٹے کی آواز

یہاں ایک خصوصی ساخت کا ایسی کاپڑ موجود ہے میراں کل پروف ہے۔ یہ صرف ٹریگ کے آنے جانے کے لئے ریزرو ہے۔ دونالڈ نے مجھے اس کی تفصیل بتائی تھی اس لئے اس کے ذریعے ہم آسانی سے مار کو کس پہنچ جائیں گے۔ عمران نے جواب دیا۔

میراں کل پروف کیسے ہو سکتا ہے۔ جو لیے حریت بھر لجئے میں کہا۔

اس میں کوئی مخصوص ڈیواس ہے جس کی وجہ سے میراں توں کا رخ بدھ جاتا ہے اور وہ اسے ہٹ نہیں کر سکتے۔ عمران نے جواب دیا تو سب نے اشیات میں سر بلادیے اور پھر تھوڑی دری بحد دہ سب ایک ایک کر کے گریک سے نٹے اور پھر انوں کو پھول لگانے ہوئے اور جو ہے پر تھنچ گے۔ شام کا ملک جاساندھم اہر طرف پھیلا ہوا تھا۔ جو ہے پر درٹوں اور تھائیوں کی خاصی کثرت تھی۔ ایک طرف ایک خاصی بڑی عمارت نظر آ رہی تھی جس کے باہر وہ سلسلے افراد کوئے نظر آ رہے تھے جبکہ دوسری طرف اس عمارت سے قدرے چھوٹی عمارت موجود تھی۔ ہیاں بھی وہ سلسلے افراد کی موجودگی ظاہر ہو رہی تھی۔ اس چھوٹی عمارت پر اینہی ایم کرافٹ لگیں بھی دور سے نظر آ رہی تھیں۔

اوہ جو لیا۔ عمران نے جو لیا سے کہا اور پھر انوں کی اوٹ لیتے ہوئے دوتوں اس بڑی عمارت کی طرف چھتے چلے گے جبکہ تھوڑے اور دوسرے ساتھی چھوٹی عمارت کی طرف بڑھ گئے تھے۔ عمران اور

ہو کے گولی گینڈے اور بکری دونوں کے ساتھ یکساں سلوک کرتی ہے۔ عمران نے یقینت فراہم کی جسے میں کہا تو ٹریگ دوبارہ دھم سے کریں چیزیں گرسائیں۔

“ستو ٹریگ۔ تم نے ہمیں روکنے کی بے حد کوشش کی لیکن تم دیکھو کہ ہم ہماراں تک پہنچ گئے ہیں اور اب تک اس جھیڑے پر موجود سب افراد ختم ہو چکے ہوں گے۔ چہار اماسترا اور اس کا گروپ اور اس کی عمارت میں موجود تمام مشیری تباہ کر دی گئی ہو گی۔ ہم ہماراں چہاری اس عمارت میں موجود ہر آدمی ختم کر دیا گیا ہو گا۔ صرف تم زندہ رہنے کے ہو اور ستون۔ تم نے صرف دھات کا وہ کیپول دایپس لینا ہے۔ اب یہ چہاری سرخی ہے کہ تم ہمیں اگر وہ دایپس دے دو تو ہم نہ ہو شی کے دایپس پلے جائیں گے درست دوسری صورت میں تم بھی بلک کر دیے جاؤ گے اور کیپول ہم خود کلاش کر لیں گے۔” عمران نے احتیاطی سرد لمحے میں کہا۔

“تم۔ چہاری یہ ہدایت کہ تم ٹریگ کو دھکیاں دو۔” ٹریگ نے یقینت پھرے ہوئے لمحے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اچھل کر عمران پر حمد کر دیا۔ بھاری مجرم جسم کا مالک ہونے کے باوجود اس کے انداز میں تیری تھی لیکن دوسرے لمحے ہرگز ایس کی آوازوں کے ساتھ ہی وہ جنگتا ہوا ہملو کے بل پہنچ فرش پر ایک دھماکے سے چاگرا۔ گولیاں اس کے دونوں کانوں کا ندھوں پر گلی تھیں۔

میں پھاہوں تو چہاری ایک ہڈی توڑ سکتا ہوں لیکن

ستالی دی۔ یہ مردافت آواز تھی اور کوئی بڑے غصے کے عالم میں چھکر پات کر رہا تھا۔

“یہ ٹریگ ہے۔ میں اسے سنجھاتا ہوں۔” تم باقی عمارت کو دیکھو اور جو بھی نظر آئے گویاں سے ازاادہ۔ عمران نے سرگوشی کے انداز میں جو یا سے کہا اور جو یا سر طاقتی ہوئی آگے بڑھ گئی۔

“ناشنس۔ پہنچ لیکھت ان کے قابو میں نہیں آ رہے۔” ناشنس۔ اب وہی آواز ہرگز اتی ہوئی ستالی دے رہی تھی لیکن اس کی پڑھاہت اس قدر اوپنی تھی کہ باہر تک واضح طور پر ستالی دے رہی تھی۔ عمران آگے بڑھا اور پھر ایک کمرے کے کھلے دروازے سے اندر داخل ہو گیا۔ کرہ آفس کے انداز میں جا ہوا تھا اور ہنڈی سی کری پر واقعی ایک گینڈے نہ آؤں یہ سمجھا ہوا تھا۔ عمران کو دیکھ کر اس کی چھوٹی چھوٹی آنکھیں تیزی سے پھیلنے لگ گئیں۔

“تم۔ تم کون ہو۔ کیا مطلب ہے؟” اس آدمی نے ایسے لمحے میں کہا ہے وہ لا شعوری طور پر بول رہا ہو۔

“میرا نام علی عمران ایم ایس سی۔ قی ایس سی (اکسن) ہے۔” عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

“اوہ۔ اوہ۔” تم ہماراں ہے؟ تم کیسے پہنچ گے۔ یہ کہے جنکن ہے۔ ٹریگ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

“یئٹھے رو ٹریگ۔ مجھے مخلوم ہے کہ تمہارے اندر گینڈے جیسی قوت ہے لیکن میرے ہاتھ میں مشین پیٹل ہے اور تم چلتے

یاں - یہ موٹے دماغ کا آدمی تھا۔ ایسے آدمی مر تو سکتے ہیں لیکن
عقل استعمال نہیں کر سکتے۔ عمران نے کہا۔
یہاں صرف عورتیں تھیں دس کے قریب۔ میں نے سب کا
خاتر کر دیا ہے۔ جو بیانے کہا۔
اُرے پھر تو تمہیں بیڈی کفر کا خطاب ملا چاہیے۔ عمران نے
کہا۔

انہیں بیڈی مت کرو۔ وہ سرے سے عورتیں ہی نہیں تھیں۔
گھنگی کی پوت تھیں۔ جو بیانے نظرت پھرے لجئے میں کہا تو
عمران ہے اختیار سکر دیا۔ پھر تھوڑی در بعد تحریر صدر اور کمپن
تبلیل بھی وباں پہنچ گئے۔ تحریر تے واقعی یہاں کھل کر ایکشن کیا تھا
یہیں کے نیچے میں چھوٹی عمارت اور اس میں موجود تمام سُلخ افراد کے
پر نیچے اؤ گئے تھے اور اب بتول ان کے جو بڑے پر کوئی زندہ آدمی
موجود نہ تھا۔ پھر عمران نے اس بڑی عمارت کی کلاشی لی اور جلد ہی
اس نے وہ سور اور پیشیل سیف کلاش کر لیا۔ اس میں دھات کا وہ
کیپول موجود تھا جس کے لئے انہوں نے اس قدر بخت کی تھی۔

وہاں ایک سائیڈ پر مخصوص ساخت کا ہیلی کا پیٹ موجود تھا اور پھر
عمران کے کہنے پر اس بڑی عمارت میں بھی واٹر لیس ہم نصب کر دیئے
گئے۔ تھوڑی در بعد وہ سب اس ہیلی کا پیٹ میں سوار فضا میں بلند
ہوتے چلے گئے اور پھر عمران کے حکم پر جو بیانے دہی چار جر کی مدد سے
واٹر لیس ہم آپریٹ کر دیئے اور نیچے یہ کہ نیچے بڑے پر جیسے آتش

میرے پاس ایسے کھلی تاثوں کے لئے وقت نہیں ہے۔ اب تم بناو
جئے کہ وہ دھات کا کیپول کہاں ہے۔ عمران نے سو دلچسپی میں
کہا۔

تم۔ تم میرے ہاتھوں مارے جاؤ گے۔ تم۔ تم۔ ٹریگ
تے بھر کتے ہوئے انداز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار
پھر انہیں کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے ایک بار پھر ٹھراہٹ کی
آوازیں سنائیں اور کرکہ ٹریگ کے حلق سے نکلنے والی چینخوں سے
گونج اٹھا۔ اس بار گویوں نے اس کی دونوں ہاتھیں چھلنی کر دی
تھیں۔

یو لو۔ کہا ہے دھات کا کیپول۔ عمران نے چھنگ کر کہا۔
سشور روم میں۔ سشور روم میں پیشہ سیف میں۔ ٹریگ
کے منہ سے رک رک کر اخراج لٹکا اور پھر اس کی گردان ڈھنک گئی
اس کے جسم سے خون یوں نکل رہا تھا جیسے بیان میں فوارے چلتے
ہیں۔

تم واقعی موٹے دماغ کے آدمی ہو ٹریگ۔ وہ دل تم آسانی سے
اپنی جان بچا سکتے تھے۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس
کے ساتھ ہی ٹریگ دیا دیا اور گویوں نے اس کا ڈھنول کی طرح اچھرا
ہوا یہ سہ پھلی کر دیا اور پھر جو بھوک ہی اس کی آنکھیں بے نور ہو
گئیں۔ یہ لمحے جو بیانگرے میں داخل ہوئی۔
یہ مر گیا۔ جو بیانے چونک کر کہا۔

Hussain

قہاں پچھت پا لے اخیں مل دیں تاش فرش پہننا تھا اس سے ظاہر
ہوا رہا تھا کہ اس بڑی عمارت کے نیچے یقیناً حساس اسلک کے بڑے
ستور زیبی موجود تھے۔

- عمران صاحب - فیوں چکیک کیا ہے آپ نے یا نہیں - اپا انک
حدود نے کہا۔

- فیوں فل ہے - کیوں جیس اس کا خیال کیے آگیا - عمران
نے حریت بھرے لجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

- آپ یاد بار بڑیگ کو موٹے دماغ کا اکبر رہتے تھے - میں نے سوچا
کہ کسیں وہ فیوں بھرتا ہی بھول گیا ہو اور ہم ایسی کاپز سیت سود
میں جاگریں - صدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

- وہ تم سے زیادہ موٹے دماغ کا نہ تھا کہ خطبے تکش یاد کرتا ہی
بھول جاتے اور میں اور جو بیان حسرتوں کے صدر میں ذکیاں کھاتے
رہ جائیں - عمران نے جواب دیا تو سب بے اختیار انس پڑے۔

ختم شد